میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان

ماہنامہ

صدائے میو

لاہور
پاکستان

بانی: شہید اجمل خاں میو

اگست 2026ء

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

جلد نمبر 16 | سالانہ ممبرشپ:/1000 لائف ٹائم:/10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 3

www.sadaemeo.com...FB:Sada-e-Meo News

میو طلبہ و میو سپوت ایوارڈ کے پروگرامز کا آغاز ستمبر میں ہوگا

آزادی صرف جشن نہیں، ذمہ داری اور احساس کا نام ہے!

کامیابی چاہئے تو ہر فرد کو اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا ہمارا مقصد لوگوں کی زندگی میں آسانی پیدا کرنا ہے

کسی کی مخالفت نہیں اپنائیت کا پرچار ہونا چاہئے صدائے میو پر لوگوں کا اعتماد بلاوجہ نہیں

مری میں پاکستان صدائے میو فورم کا تین روزہ "تربیتی کنونشن" لاہور، اسلام آباد، قصور، رائیونڈ، کوٹرادھاکشن، نارووال، ننکانہ صاحب اور منچن آباد سے نوجوانوں کی شرکت

12 سال بعد انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن کی مہم

برادری میں اختلافات کی نئی لہر الیکشن کمیٹی کی جانبداری کا خدشہ

کوئی بھی امیدوار باقاعدہ انجمن کا حصہ نہیں رہا سب کا تعلق مختلف سیاسی پارٹیوں سے ہے، ممبرشپ کی مد میں ذاتی جیب سے لاکھوں روپے جمع کرائے گئے

بزمِ روشنی

فرمانِ الٰہی
اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچتا

اے نبی کہہ دیجئے! ''میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ کہہ دیجئے میں تم لوگوں کیلئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا اور کہہ دیجئے! مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی بچا نہیں سکتا اور میں اس کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پا سکتا۔ میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچاؤں''۔ (سورہ جن)

☆ کیا آپ جانتے ہیں اعمال لکھنے والے فرشتوں کا کیا ہوتا ہے؟ ☆

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر مومن بندے کے ساتھ دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے اعمال لکھتے ہیں۔ جب وہ بندہ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے ہمارے رب! اب ہمیں کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا آسمان فرشتوں سے بھرا ہوا ہے جو میری تسبیح میں مشغول ہیں''۔ وہ عرض کرتے ہیں: تو پھر کیا ہم زمین میں رہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری زمین میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے جو میری حمد وثنا بیان کرتی ہے''۔ تب وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! پھر ہم کہاں جائیں؟۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے اس بندے کی قبر کے پاس رہو اور سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور لا الٰہ اللہ پڑھتے رہو اور قیامت تک اس کا ثواب میرے اس بندے کے نامہ اعمال میں لکھتے رہو''۔

فرمانِ نبویؐ
سچ اور جھوٹ کا انجام!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ''بے شک سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے وہ شخص صدیق کے لقب سے لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ آدمی کو برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے اور وہ شخص اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے'' (صحیح بخاری)

سرورِ کائناتؐ کا اپنی امت کیلئے قبر کی پہلی رات کو یاد کرنا!

ایک روز رسول اللہ ﷺ ایک جنازے میں تشریف لے گئے۔ تدفین کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھ گئے، صحابہ کرامؓ بھی خاموشی سے آپؐ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ اچانک آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے یہاں تک کہ آپؐ کی داڑھی مبارک بھی تر ہو گئی۔ صحابہ کرامؓ حیران ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''میں اپنی امت کیلئے قبر کی پہلی رات کو یاد کر رہا ہوں'' پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ قبر کی پہلی منزل ہے اگر انسان اس مرحلے میں کامیاب ہو گیا تو آگے کے مراحل آسان ہو جائیں گے اور اگر یہاں ناکام ہو گیا تو آگے کے مراحل اس سے بھی سخت ہونگے۔

نفاق کی خصلتوں سے بچیئے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چار عادتیں ایسی ہیں جس میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں اُن چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اسکا حال یہ ہے کہ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے اور وہ اسی حال میں رہے گا جب تک کے اس عادت کو چھوڑ نہ دے۔ وہ چاروں عادتیں یہ ہیں جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو وہ اس میں خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب کسی سے جھگڑا یا اختلاف ہو تو بدزبانی کرے''۔

(صحیح بخاری)

☆ آپؐ جیسا کوئی نہیں دیکھا ☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا، رنگ سرخی مائل سفید، اور داڑھی گھنی تھی۔ ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، سر کے بال گھنے اور ہلکے گھنگریالے تھے۔ چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے تھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا کسی گھائی سے اُتر رہے ہیں۔ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے قد کے۔ میں نے اُن سے پہلے اور اُن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

جو دعائیں رد نہیں ہوتیں

پانچ دعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں ہوتیں:۔

(1) حاجی کی دعا یہاں تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔
(2) مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔
(3) مظلوم کی دعا یہاں تک کہ اس کی فریاد سننے میں آئے۔
(4) مریض کی دعا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے۔
(5) بھائی کی دعا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں۔ ان سب میں پہلی قبول ہونے والی دعا بھائی کی دعا اپنے بھائی کے لئے ہے۔ (حدیث نبویؐ)

اللہ ہر جگہ حامی و ناصر ہوگا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہؐ! میں رشتہ داروں سے تعلق جوڑتا ہوں مگر وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں تو وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ حکم و بردباری کا سلوک کرتا ہوں لیکن وہ مجھے خاطر میں نہیں لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیری باتیں سچی ہیں تو تم نے ایک دور دراز راستے کو طے کر لیا اور جب تک تو اس عادت پر قائم رہے گا اللہ تعالیٰ تیرا ہر جگہ حامی و ناصر ہوگا۔ (مسلم شریف)

..گہرے الفاظ..

کنارہ کشی بھی صبر اور صدقہ ہے

اسلام نے ہمیشہ رشتوں کو نبھانے کا درس دیا ہے خود کو ذلیل کروانے کا نہیں۔ جو شخص آپ کی عزت نفس کو کچل دے اور آپ کے ذہنی سکون کو تباہ کر دے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لینا بھی ایک قسم کا صبر اور صدقہ ہے۔

احسان!

احسان ہمیشہ نسل دیکھ کر کیا کرو، بکریاں سوکھا گھاس کھا کر بھی میٹھا دودھ دیتی ہیں جبکہ سانپ میٹھا دودھ پی کر بھی ڈس لیتا ہے۔

قصور تمھارا ہے!

جب لوگوں کو یہ احساس ہو جائے کہ وہ تمہیں اپنی مرضی سے نہیں چلا سکتے تو پھر وہ تمہاری عزت کو دوسروں کی نظروں میں گرانے کی کوشش کرتے ہیں خود کو بے قصور ثابت کرنے کیلئے باتوں کا رخ بدل دیتے ہیں اور لوگوں کو یہ یقین دلانے لگتے ہیں کہ قصور تمہارا ہے صرف اس لئے کہ اُن کا اختیار تم پر ختم ہو چکا ہوتا ہے۔

ہوشیاری!

بعض اوقات زیادتی کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اُس نے بہت ہوشیاری سے معاملہ اپنے حق میں کر لیا ہے مگر وہ یہ نہیں جنتا کہ سامنے والا خاموشی سے اللہ تعالیٰ کو اپنا وکیل بنا چکا ہے۔

دل دکھانے والے!

کچھ لوگ دوسروں کا دل دکھا کر، اُن کے جذبات سے کھیل کر، رسو کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دینا لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ قبر کو کتنا ہی سجا لو مردہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔

انمول موتی

کیا نبی کریمؐ غیب کا علم جانتے تھے؟

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ کل کیا ہوگا تو اُس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے نبیؐ! فرما دیجئے! کوئی ایک بھی جو آسمان اور زمین میں ہے غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اللہ پر بھروسہ!

جو ئی کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کیلئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دے گا اور ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے وہ اس کے لئے فافی ہے۔ (سورۃ الطلاق)

سب سے پسندیدہ چیز

حضرت ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اعمال میں کیا چیز اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وقت کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنا۔ (بخاری)

بدترین چور!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا رشاد فرمایا:۔ ''لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! کوئی شخص اپنی نماز کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز میں رکوع اور سجدہ مکمل طور پر ادا نہیں کرتا''۔ (صحیح ابن خزیمہ)

گناہوں سے معافی کا ذریعہ

رسول اللہؐ نے فرمایا: نماز تہجد پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے، تمارے رب کا قرب اور گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

میٹرک، انٹر کے میوطلباء وطالبات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی
کے قابل فخر میوسپوتوں کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں
پاکستان صدائے میوفورم کے زیر اہتمام
سالانہ
میو طلبہ کنونشن
میو سپوت ایوارڈ
ستمبر میں لاہور
اکتوبر میں نارووال
نومبر میں شجاع آباد
لاہور، گوجرانوالہ اور جنوبی پنجاب کے بورڈ سے میٹرک میں 1050 سے زائد نمبر حاصل کرنیوالے طلباء یکم ستمبر تک اور انٹر کے 15 ستمبر تک رزلٹ کارڈ جمع کرا سکتے ہیں
0300-4421184,0333-4426402,0300-8585711,0300-2481227
پاکستان صدائے میوفورم (رجسٹرڈ)

ماہنامہ
صدائے میو لاہور
اگست 2026ء

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدرآباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈرز (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور .... خط وکتابت کا پتہ: ٹیلیین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امر سدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

نجم الحسن میو — لاہور
محمد عامر میو — کراچی
چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور
غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپورخاص
چوہدری محمد اکبر میو — ملتان
چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ
ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

ٹنڈوالہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کا سنگ بنیاد اور لاہور میں تیاری

بدوکی لاہور میں میو ٹیکنکل کالج اور کراچی میں میو ہسپتال پر کام کب شروع ہوگا اس بارے میں سالہا سال سے سوچا ہی جار ہا ہے یا پھر بحث ومباحثہ ہی ہور ہا ہے۔بدوکی میں کالج کی اراضی 40 سال اور کورنگی کراچی میں میو ہسپتال کا پلاٹ کم وپیش 20 سال سے اپنی حسرتوں پر آنسو بہاتا نظر آرہا ہے اور نہ جانے کب تک ڈونرز کی روحوں کو سکون میسر آئے گا لیکن 20 سال پہلے میو ہسپتال کیلئے خریدے گئے 1800 فٹ (8 مرلے) کے پلاٹ پر پاکستان میو اتحاد کی طرف سے ٹنڈوالہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کی سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے جبکہ پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم گذشتہ دنوں چوہدری طاہر اسلام کی طرف سے ایلیٹ ٹاؤن (کاہنہ) سے متصل عطیہ کئے جانے والے پلاٹ پر میو کمیونٹی سنٹر کا سنگ بنیاد کی تیاری کررہی ہے۔اللہ کرے کہ ٹنڈوالہیار اور لاہور میں میو کمیونٹی سنٹر اپنی مثال آپ ہوں اور برادری کے لوگ بلاتفریق ان سے استفادہ حاصل کرسکیں۔میو قوم میں تنظیموں سمیت کچھ بھی بنانا کوئی مشکل کام نہیں۔اس قوم کو اللہ تعالیٰ نے صرف نوازہ ہی نہیں بلکہ خرچ کرنے کا حوصلہ بھی دیا ہے مگر کچھ کرنے کی بجائے خالی بڑی بڑی باتوں نے جو بداعتمادی پیدا کررکھی ہے اُسے بحال کرنے میں ٹائم لگے گا اگر تو لاہور اور ٹنڈوالہیار کے میو کمیونٹی سنٹرز میں کچھ ایسے کام کئے جاتے ہیں جن کی برادری کو ضرورت ہے اور انہیں چلانے کا نظام متاثر کن ہوتا ہے تو وہ کیسے چلیں گے اور اُن کے اخراجات کہاں سے پورے کئے جائیں گے اس بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی لیکن اس کیلئے قوت برداشت پیدا کرنا ہوگی کیونکہ تنقید کرنے والے بارش کے مینڈکوں کی طرح سامنے آئیں گے اور سوشل میڈیا کے ذریعے ایسی ایسی کہانیاں بنا کر چلائیں گے کہ خدا کی پناہ۔میو قوم کے مخیرّ حضرات کو چاہئے کہ اجتماعی مفاد میں کوئی بھی کام میو اتحاد والے کریں یا صدائے میو فورم والے یا پھر کوئی بھی کرے اس کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے تا کہ جس قوم میں آج تک کچھ بھی نہ ہوسکا وہاں بھی کچھ نظر آنے لگے۔ خیراندیش (چیف ایڈیٹر)

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

حاجی طیب محمود میو — کراچی
مفتی محمد ابراہیم میو — کراچی
ڈاکٹر نجمہ حنیف میو — میرپورخاص
حاجی محمد عثمان میو — میرپورخاص
راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد
عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد
سیٹھ حبیب احمد میو — کراچی

برادری میں الیکشن انتشار کا ذریعہ بنتا ہے — شبیر عثمانی
قوم کے پلیٹ فارم کو سیاسی اکھاڑہ نہ بنایا جائے — حاجی نور محمد

برادری میں الیکشن کی بجائے باہم مشاورت سے سلیکشن ہونی چاہیئے، الیکشن میں صدارت کے لئے لاکھوں روپے خرچ کرنے کی بجائے کالج کی تعمیر کے کیلئے فنڈ دینا زیادہ اہم ہے، مشیر وزیراعظم پاکستان

برادری کی ایک تنظیم کے الیکشن میں جس طرح خرچ کیا جارہا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الیکشن برادری مفاد میں نہیں صرف چوہدراہٹ کیلئے لڑا جارہا ہے، ممبر الیکشن کمیٹی انجمن اتحاد وترقی میوات

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو قوم کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت وزیراعظم پاکستان کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی میو اور انجمن اتحاد وترقی میوات کی الیکشن کمیٹی کے ممبر حاجی نور محمد میو نے 16 اگست کو ہونیوالے الیکشن کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کے طریقہ کار کو قوم کیلئے نقصان کا باعث قرار دیا ہے۔شبیر احمد عثمانی نے ''صدائے میو'' سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ برادری میں الیکشن کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے کیونکہ اس سے اتحاد کی انتشار پیدا ہوتا ہے۔الیکشن کی بجائے باہم مشاورت سے سلیکشن ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ انجمن اتحاد وترقی میوات کے الیکشن میں صدارت کے امیدوار لاکھوں روپے خرچ کرنے کی بجائے کالج کی تعمیر کیلئے زیادہ زیادہ فنڈ دینا چاہیئے تا کہ قوم کو فائدہ پہنچ سکے۔حاجی نور محمد میو نے کہا کہ الیکشن کی آڑ میں قوم کے پلیٹ فارم کو سیاسی اکھاڑہ نہ بنایا جائے۔صدارت کے امیدوار اور برادری کی ایک تنظیم کے الیکشن میں جس طرح بے دریغ پیسے خرچ کرر ہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ الیکشن برادری کے مفاد نہیں صرف چوہدراہٹ کے لئے لڑا جارہا ہے اور الیکشن کمیٹی کے بعض ذمہ داران کا من پسند امیدواروں کی سپورٹ سے شفاف الیکشن ہوتا نظر نہیں آتا انہوں نے مزید کہا کہ پہلی بار جس طرح الیکشن لڑا جارہا ہے اس سے کالج اور انجمن کے معاملات میں پہلے سے بھی زیادہ مسائل پیدا ہونگے جو کہ افسوس کی بات ہے۔

حاجی سردار خاں میو — حاجی جمیل ڈھنگل — چوہدری خوشی محمد میو — بابا محمد رفیق میو — حاجی مقبول احمد میو — چوہدری ناصر خاں — ڈاکٹر محمد اکرم میو — کامران خاں میو — چوہدری آس محمد

سرور خاں صدائے میو فورم قصور کے صدر، سردار اصغر سیکرٹری منتخب

حاجی سردار خاں سرپرست اعلیٰ، حاجی جمیل ڈھنگل سرپرست، خوشی محمد میو سینئر نائب صدر، بابا محمد رفیق اور حاجی مقبول نائب صدر

ناصر خاں ایڈیشنل سیکرٹری، ڈاکٹر اکرم جوائنٹ سیکرٹری، کامران خاں انفارمیشن سیکرٹری اور آس محمد میو سیکرٹری نشرواشاعت ہونگے

قصور (نمائندہ صدائے میو) قصور کیلئے پاکستان صدائے میو فورم کے عہدداران کی از سر نو تشکیل دیدی گئی جس کے مطابق حاجی سردار خاں میو (سید پور) سرپرست اعلیٰ، حاجی محمد جمیل ڈھنگل (چھینہ آرلہ) سرپرست، محمد سرور خاں میو (قصور) صدر، چوہدری خوشی محمد میو (کھودے) سینئر نائب صدر، بابا محمد رفیق میو (حویلی پڈھانہ والی) نائب صدر اول، حاجی مقبول احمد (قصور) نائب صدر دوئم، سردار اصغر حسین میو (سید پور) جنرل سیکرٹری، ناصر خاں میو (تلونڈی) ایڈیشنل سیکرٹری، ڈاکٹر محمد اکرم (حویلی خوشحال سنگھ) جوائنٹ سیکرٹری، کامران خاں میو (کالو کھارہ) انفارمیشن سیکرٹری، چوہدری آس محمد میو (جبومیل) سیکرٹری نشرواشاعت ہونگے۔ فنانس سیکرٹری کا انتخاب مشاورت سے کیا جائیگا۔

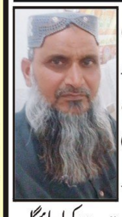

میو کمیونٹی سنٹر کا سنگ بنیاد 14 اگست کو رکھنے پر غور کررہے ہیں، چوہدری نعیم حنیف

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ نے صدائے میو سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری طاہر اسلام میو کی طرف سے دیئے گئے ایک کنال کے پلاٹ پر میو کمیونٹی سنٹر کا سنگ بنیاد 14 اگست کو رکھنے پر غور کررہے ہیں اس حوالے سے حتمی فیصلہ چندروز میں کرلیا جائے گا۔

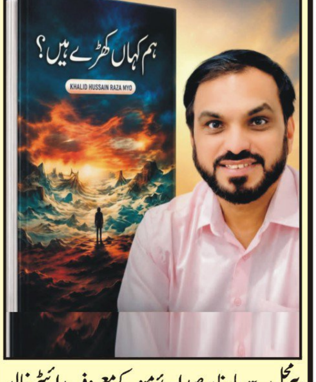

پیرمحل سے ماہنامہ صدائے میو کے معروف رائیٹر خالد حسین رضا میو کی دوسری کتاب ''ہم کہاں کھڑے ہیں'' شائع ہوکر مارکیٹ میں آ گئی

پاکستان صدائے میوفورم لاہور کے رابطہ آفس (صابر اسٹیٹ) لاہور میں تنظیمی معاملات اور میو کمیونٹی سنٹر کی تعمیر کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس میں چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین، چوہدری صابر حسین بلا میو، پروفیسر محبوب عالم، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، چوہدری سعید اقبال میو، محمد سرور خاں، حاجی سردار خاں، ماسٹر عرفان میو، چوہدری شبیر خاں، کبیر خاں میو، اسلم نواب، سردار اصغر حسین، راؤ شوکت علی، خوشی محمد میو، ڈاکٹر محمد اکرم، ممتاز نمبردار، محمد عمران میو، حافظ سلمان طارق اور دیگر شریک ہیں

انجمن اتحادوترقی میوات کی

ممبرشپ کی تاریخ میں توسیع کے بعد الیکشن کی تاریخ بھی بڑھنے کا امکان

الیکشن کے معاملات شفاف بنانے کی باتوں کے ساتھ کمیٹی کے کچھ لوگ کسی نہ کسی کی فیور بھی کررہے ہیں، الیکشن کی تاریخ بڑھانے کا فیصلہ پہلے ہی متوقع تھا صرف بکیں جمع کر کے اندازہ لگانا مقصود تھا

کچھ امیدوار نہ صرف اپنی جیب سے پیسے دے کر ممبرشپ کررہے ہیں بلکہ ممبران کو ذمہ داری کا احساس دلانے کی بجائے ووٹ کے لئے لالچ بھی دیا جارہا ہے۔ دوسری تنظیموں کے لوگ بھی امیدوار بن گئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) انجمن اتحادوترقی میوات پاکستان کے الیکشن کے سلسلے میں الیکشن کمیٹی کا اجلاس 15 جولائی کو کمیٹی کے سربراہ بریگیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو کے دفتر ڈی ایچ اے میں منعقد ہوا جس میں سوائے اس کے کوئی بھی حتمی فیصلہ نہ کیا گیا کہ ممبرشپ کی تاریخ برقرار رکھنی ہے یا بڑھانی ہے اس بارے میں فیصلہ 17 جولائی کو کیا جائے گا لیکن اجلاس سے پہلے ہی 16 جولائی کو ہی ممبرشپ میں 31 جولائی تک توسیع کا اعلان کردیا گیا۔ ممبرشپ میں توسیع کوئی بری بات نہیں مگر الیکشن کے معاملات کو شفاف بنانے کی باتوں کے ساتھ کمیٹی کے کچھ لوگ من پسند امیدواروں کی فیور بھی کررہے ہیں اس لئے اعلان سے پہلے ہی توسیع کا امکان تھا کیونکہ لگتا ہے 16 جولائی کو بک جمع کرانے کے اعلان سے اندازہ لینا تھا کہ کس کی کیا پوزیشن ہوسکتی ہے۔ ممبرشپ کی تاریخ میں توسیع کے بعد الیکشن کی تاریخ بھی آگے بڑھانے کا امکان پیدا ہوگیا ہے۔ الیکشن کے شیڈول کے اعلان سے پہلے ہی بطور امیدوار سامنے آنے والے امیدوار جن کا ایک ہی پینل بننے کا امکان ہے وہ نہ صرف لوگوں کی ممبرشپ کے پیسے بھی اپنی جیب سے دے رہے ہیں بلکہ ممبران کو ذمہ داری کا احساس دلانے کی بجائے ووٹ دینے کی تمام سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ لالچ بھی دیا جارہا ہے جو کہ صدر بن کر قوم کی خدمت کرنے کی بجائے صرف اور صرف چوہدراہٹ کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ عین ممکن ہی الیکشن میں لاکھوں خرچ کرنے والے ہی کامیاب ہوں لیکن جو لالچ کی ہمدردی کے تحت کامیاب ہونگے کالج کے معاملے میں ان سے تعاون کون کریگا یہ ان کیلئے سوالیہ نشان بن جائے گا۔

انجمن اتحادوترقی میوات کی الیکشن کمیٹی کے چیئرمین بریگیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو اپنے دفتر ڈی ایچ اے لاہور میں میو میڈیا کے نمائندہ کے سوالات اور تجاویز کا جواب دے رہے ہیں جبکہ اس موقع پر انجمن کے قائمقام صدر ممتاز شفیق میو اور میو تنظیمات کونسل کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو بھی موجود ہیں

منہالہ کے صوبیدار عبدالوحید میو دہشت گردوں کے حملے میں شہید

عبدالوحید میو سکیورٹی قافلہ کی کمان کرتے ہوئے کراچی سے کوئٹہ جارہے تھے

منہالہ نعرہ تکبیر کی فضا سے گونج اُٹھا۔ شہید کو فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور کے نواحی گاؤں منہالہ کا میو سپوت دہشت گردوں کے حملے میں شہید۔ تفصیلات کے مطابق منہالہ کے عبدالکریم میو کا بیٹا صوبیدار عبدالوحید میو کراچی سے سکیورٹی قافلہ کی کمان کرتے ہوئے کوئٹہ جارہے تھے کہ راستے میں دہشت گردوں نے قافلہ پر حملہ کردیا جس کے نتیجے میں صوبیدار عبدالوحید میو سمیت 10 آرمی کے جوان شہید اور جوابی کاروائی میں 14 دہشت گرد مارے گئے۔ شہید کے جنازہ کے موقع پر منہالہ کی فضا نعرہ تکبیر سے گونج اُٹھی۔ جنازہ میں پاک آرمی کے افسران سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی اور فوجی اعزاز کے ساتھ شہید کو سپرد خاک کیا گیا۔

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ FBR جمیل اختر میو وفات پا گئے

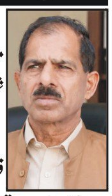

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو برادری میو محلّہ لاہور کی معروف شخصیت اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ FBR چوہدری جمیل اختر میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ مرحوم کا جنازہ اور تدفین اُن کے آبائی گاؤں نتھو کی ضلع قصور میں کی گئی

اسلام آباد میں میو سپوت ایوارڈ اگست میں کیا جائیگا، ڈاکٹر عامر اسرار

ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے میو سپوتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی

صدائے میو کی ٹیم کو بھی مشاورت میں شامل رکھا جائیگا، صدر میو یوتھ فورم اسلام آباد

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں پہلا میو سپوت ایوارڈ اگست میں کیا جائیگا۔ ان خیالات کا اظہار میو یوتھ ویلفیئر فورم اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر عامر اسرار میو نے ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں پاکستان صدائے میو فورم کے تربیتی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان صدائے میو کی ٹیم سالہا سال سے ایوارڈ کی تقریبات کررہی ہے لیکن ہمارا میو سپوت ایوارڈ کا پہلا پروگرام ہے اس لئے اس معاملے میں صدائے میو فورم کی ٹیم سے بھی مشاورت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام آباد، راولپنڈی، ٹیکسلا اور کامرہ سے تعلق رکھنے والے میو سپوتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

الیکشن سے پہلے امیدواروں سے حلف لے کر کھلی کچہری لگانے کی ضرورت ہے

برادری کو انجمن اتحادوترقی میوات سے کوئی دلچسپی نہیں کالج کے مسئلے سے غرض ہے، صدر اور سیکرٹری کی تعلیم میٹرک کافی نہیں

جن امیدواروں نے اپنی جیب سے ممبرشپ کرائی ہے ان کی سکیورٹی دس گنا زیادہ ہونی چاہیئے، معززین برادری کی رائے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) 16 اگست کو ہونیوالے انجمن اتحادوترقی میوات کے الیکشن کے حوالے سے کافی باتیں سننے میں آرہی ہیں۔ کئی معززین برادری کا کہنا ہے کہ برادری کو انجمن سے کوئی دلچسپی نہیں صرف کالج کے مسئلے سے غرض ہے۔ کوٹر دھاکشن کے ایک نوجوان نے کہا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس ممبرشپ کیلئے اور نہ صرف مفت میں فارم بھرے گئے بلکہ لالچ بھی دیا گیا اس لئے جن امیدواروں نے اپنی جیب سے فیس بھری ہے اُن سے سکیورٹی فیس دس گنا لی جائے اور صدارت اور جنرل سیکرٹری کے امیدواروں کی تعلیم میٹرک کی بجائے گریجویشن کی جائے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ الیکشن سے پہلے تمام امیدواروں سے مسجد میں حلف لے کر برادری کی کھلی کچہری لگائی جائے جس میں صرف ممبران اور امیدواران کو ہی شرکت کی اجازت ہو۔ تمام امیدوار برادری کیلئے اپنی سابقہ کارکردگی اور کالج کیلئے لائحہ عمل پیش کریں جس کے بعد سوال جواب کا ٹائم رکھا جائے۔

ماسٹر دین محمد عارف کے بھائی عبدالکریم میو انتقال کر گئے

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) مٹوٹلی کے نواحی گاؤں سے میو اتحاد کے سینئر رہنما اور صدائے میو کے ممبر ماسٹر دین محمد عارف میو کے بڑے بھائی، سہیل اختر اور ندیم اختر میو کے والد محترم چوہدری عبدالکریم (کاٹن فیکٹری والے) قضائے الٰہی سے وفات پا گئے جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

کڑیال کے ٹھیکیدار انور میو کے بھائی عارف میو وفات پا گئے

رائیونڈ (نمائندہ صدائے میو) رائیونڈ کے نواحی گاؤں کڑیال کی میو برادری کی معروف شخصیت ٹھیکیدار محمد انور میو کا چھوٹا بھائی محمد عارف میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں معروف سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

ضلع قصور میں تنظیم سازی کے سلسلے میں شماس شہد مرکز رائیونڈ روڈ قصور میں ضلعی سرپرست اعلیٰ حاجی سردار خاں میو کی صدارت میں ہونیوالے پاکستان صدائے میو فورم ضلع قصور کے اجلاس کے شرکاء محمد سرور خاں میو، ماسٹر عرفان میو، راؤ شوکت علی میو، سردار اصغر حسین، چوہدری نذیر .... کامران خاں، چوہدری ناصر علی، محمد طارق میو، چوہدری عمران میو، چوہدری آس محمد میو، محمد ساجد میو، محمد سلیم میو، حافظ سلمان طارق اور دیگر کا میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو (تصویر: صدائے میو) ....

انٹرویو

اگست 2026ء

ماہنامہ صدائے میو لاہور

میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو

300-2481227

چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیومری میں منعقدہ پاکستان صدائے میوفورم کے تین روزہ تربیتی کنونشن میں لاہور، اسلام آباد، قصور، رائیونڈ، کوٹرادھاکشن، نارووال، منچن آباد اور ننکانہ سے چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین، چوہدری اقبال سحر خاں، پروفیسر محبوب عالم، عبدالستار میو، چوہدری صابر حسین بلا، چوہدری شبیر خاں، کبیر خاں میو، ماسٹر عرفان میو، چوہدری اسماعیل میو، شاہد خاں میو، چوہدری سلیم خاں، ڈاکٹر عامر اسرار، راؤ عمران مقبول، عامر بشیر میو، صابر حسین، ہیڈ ماسٹر یوسف خاں، ہیڈ ماسٹر حبیب احمد، ماسٹر اختر حسین، صوفی وقاص، انجینئر عاقب، سعید اقبال، کیپٹن آزر حسین، مشتاق شائق، حاجی رزاق کارولیا، چوہدری خالد محمود انجم، حافظ ریحان احمد، راؤ اختر علی، محمد یاسر میو، سفیان خاں، ناصر خاں، حاجی اصغر علی، ظفر علی پتھروڑیا، اسلم نواب اور دیگر شریک ہیں

کامیابی چاہئے تو ہر فرد کو اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا ہمارا مقصد لوگوں کی زندگی میں آسانی پیدا کرنا ہے

ہمارا مقصد کسی کی مخالفت نہیں اپنائیت کا پرچار ہونا چاہئے صدائے میو پر لوگوں کا اعتماد بلاوجہ نہیں

قوم کے اتحاد میں بڑی رکاوٹ میو تنظیمیں ہیں

مری میں تربیتی کنونشن سے مقررین کا خطاب

اچھی باتیں کر لینا آسان اصل چیز عمل اور کردار ہوتا ہے، نعیم حنیف میو، تنظیم کو اس لیول پر لے کر جائیں کہ ہمارے بعد بھی کام چلتا رہے، پروفیسر سرفراز میو، ہماری تنظیم کا ہر کام با مقصد اور شفاف ہے، سرور شاہین

جس کے اندر تنقید سننے کا حوصلہ ہے اسکا راستہ کوئی نہیں روک سکتا، حافظ سلمان طارق، صدائے میو کا ہر کام ہمارے لئے باعث فخر ہے، چوہدری اسماعیل میو، تربیتی کنونشن کا انعقاد قابل تحسین ہے، عامر اسرار

ہر سال کنونشن کی میزبانی ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے، چوہدری صابر حسین، قرضہ حسنہ جیسا کام بھی شروع کر دینا چاہئے، مری میں تربیتی کنونشن سے شاہد خاں، حاجی رزاق کارولیا، ماسٹر حبیب اور دیگر کا خطاب

مری (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم کے زیراہتمام لاہور کی ٹیم کی میزبانی میں تیسرا سالانہ تین روزہ تربیتی کنونشن چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیومری میں منعقد ہوا جس میں لاہور، قصور، رائیونڈ، کوٹرادھاکشن ، اسلام آباد ، نارووال ، ننکانہ صاحب اور منچن آباد سے بڑی تعداد میں تنظیم کے ذمہ داران نے شرکت کی ۔اس موقع پر پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میوایڈووکیٹ نے لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ مثبت راستہ رحمان کا اور منفی شیطان کا ہے اس لئے ہمیں منفی چیز سوچنی ہی نہیں چاہئے ۔بحثیت قوم اور تنظیم کے ذمہ دار ہم پر فرض ہے کہ ہمارے کردار اور گفتار میں تفریق نہیں ہونی چاہئے ۔کسی بھی میدان میں کامیابی چاہئے تو ہر فرد کو اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا آج ہم جو کچھ بھی ہیں اپنے والدین اور اساتذہ کی وجہ ہیں لیکن ہم نے اپنوں سے بڑوں کا احترام چھوڑ دیا ہے اسی لئے مسائل کا شکار ہیں ۔ایک نشست سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی سینئر نائب صدر پروفیسر سرفراز احمد میو نے کہا کہ صدائے میوفورم کا مقصد لوگوں کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنا ہے سینکڑوں میل کا سفر کر کے مری آنے کا مقصد سیر وسیاحت نہیں بلکہ ہم جو مشن لے کر چل رہے ہیں اُسے ایسے مقصد کی طرف لے کر جانا ہے جو ہمارے نہ ہونے کے بعد بھی جاری رہے ۔ڈاکٹر امجد نے 17 سال پہلے چند ہزار سے اپنے سفر کا آغاز کیا آج اُس کے پاس 422 ارب روپے کا فنڈ ہے انہوں نے پچاس لاکھ افراد کو قرضہ حسنہ دے کر نہ صرف کاروبار کرایا بلکہ ایسے معیاری تعلیمی ادارے بھی بنائے جن میں بغیر کسی فیس کے تعلیم دی جاتی ہے ۔ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی قوم کے نوجوانوں کیلئے کوئی ایسا کام کر جائیں جو رہتی دنیا تک چلتا رہے ۔مرکزی سیکرٹری جنرل چوہدری سرور شاہین میو نے صدائے میوفورم کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہماری تنظیم پر لوگوں کا اعتماد بلاوجہ نہیں الحمد اللہ ہماری تنظیم کا ہر کام با مقصد اور شفاف ہے ایک ایک پیسے کا حساب رکھا جاتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں صدائے میوفورم جیسا برادری کی کسی اور تنظیم میں موجود نہیں ۔مجلس شوریٰ کے سربراہ چوہدری اقبال سحر خاں نے کہا کہ ہم مری میں یہ تربیت دینے نہیں آتے کہ کس کی مخالفت میں کام کرنا بلکہ ہمارا مقصد اپنی کارکردگی کا جائزہ لے کر اپنے کاموں میں مزید بہتری لانا ہوتا ہے ۔صدائے میوفورم واحد تنظیم ہے جس نے شہید اجمل خاں کا مشن جاری رکھا اور دس بارہ ساتھیوں سے چلتے چلتے یہ ایک بڑا کارواں بن چکا ہے اور ہم نے اس پلیٹ فارم سے بہت کچھ سیکھا ہے ۔صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدائے میوفورم کے پلیٹ فارم سے ہونے والے سارے ہی کام بے مثال ہیں اور منفرد ہیں پھر بھی مزید کچھ ایسا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کی ہماری قوم کو ضرورت ہے گھر گھر میں اختلافات پیدا ہو رہے ہیں ہماری قوم میں طلاق نام کی چیز نہیں تھی لیکن اب یہ عام سی بات ہوگئی ہے ۔ہم اتحاد اور بھائی چارہ کی باتیں کرتے ہیں لیکن تلخ حقیقت یہ ہے برادری میں اتحاد نہ ہونے میں سب سے بڑی رکاوٹ میو تنظیمیں ہیں اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی اس روش کو بدلیں ۔میو یوتھ فورم اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر عامر اسرار نے کہا کہ صدائے میو نے تربیتی کنونشن کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے یہ قابل تحسین ہے ہم بھی کچھ ایسا ہی کرنے کی کوشش کرینگے ۔کنونشن سے صدائے میوفورم نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو نے کہا کہ صدائے میو کا ہر کام ہمارے لئے باعث فخر ہے اس لئے ہم ہر طرح اس کے ساتھ ہیں ۔لاہور کے صدر اور میزبان چوہدری صابر حسین بلا نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہر سال کنونشن کی میزبانی ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے ۔

مری میں پاکستان صدائے میوفورم کے تین روزہ تربیتی کنونشن کی مختلف نشستوں سے چوہدری نعیم حنیف میوایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین میو، ڈاکٹر عامر اسرار میو، چوہدری اسماعیل میو، چوہدری صابر حسین بلا میو اور حافظ سلمان طارق خطاب کرتے ہوئے ....

سپریم کورٹ کا وکیل بننے پر معروف قانون دان اور میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ کے اعزاز میں شنواری ریسٹورنٹ حیدر آباد میں دیئے گئے ڈنر کے موقع پر میو اتحاد کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، شہاب الدین مالبیا میو، حاجی محمد حیات صوبیدار میجر (ر) جاوید میو، قاری محبوب احمد میو، محمد سلیم میو، محمد جمیل میو، عبدالعزیز نکو میو اور دیگر کا مہمان کے ہمراہ گروپ فوٹو۔ اس موقع پر حاجی عبدالحکیم نے غلام نبی میو ایڈووکیٹ کو اعزازی شیلڈ دی اور محمد الیاس نکہ میو نے سندھی اجرک پہنائی

ٹنڈو الہیار میں میو اتحاد نے عرصہ دراز بعد میو ہسپتال کے پلاٹ پر میو کمیونٹی سنٹر کی تعمیر کا آغاز کر دیا

1800 فٹ (8 مرلہ) پلاٹ 2010ء میں خرید کر چھ معززین کے نام میو اتحاد کیلئے رجسٹری کرائی گئی، تعمیر کیلئے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دیدی گئی، میو کمیونٹی سنٹر کن مقاصد کیلئے استعمال ہوگا اسکا فیصلہ مشاورت سے کیا جائیگا، الیاس نکہ

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) سندھ کے شہر ٹنڈو الہیار میں عرصہ دراز کے بعد میو کمیونٹی سینٹر کی تعمیر پر کام شروع کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق 2010ء میں پاکستان میو اتحاد کی طرف سے میو ہسپتال کے لئے پیر کالونی نزد نصر پور پھاٹک ٹنڈو الہیار میں 1800 سکیل فٹ (8 مرلے) کا پلاٹ خرید کر چھ معززین برادری حاجی عبدالرزاق رجبی، مرحوم فتح محمد میو، ٹھیکیدار شہاب الدین، ٹھیکیدار حسن میو اور دین محمد میو کے نام میو اتحاد کیلئے رجسٹری کرائی گئی جس کی بنیادیں تو کئی سال پہلے رکھ دی گئیں لیکن تعمیری کام شروع نہ ہو سکا۔ گذشتہ دنوں میو ہسپتال کے پلاٹ پر میو کمیونٹی سنٹر کی تعمیر کیلئے میو اتحاد کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم میو، غلام نبی میو ایڈووکیٹ، محمد الیاس نکہ میو، شہاب الدین مالبیا، عبدالعزیز نکو میو حاجی محمد حیات میو اور محمد جمیل کا میڈیا پر مشتمل چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے تعمیر کا باقاعدہ سنگ بنیاد کے لئے پلاٹ پر ابتدائی کام شروع کر دیا ہے۔ میو اتحاد کے مرکزی سینئر نائب صدر اور کمیٹی کے ممبر محمد الیاس نکہ نے ''صدائے میو'' سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مہنگائی کے اس دور میں پرکشش میو کمیونٹی سنٹر بنانا کوئی آسان کام نہیں لیکن ہمیں اللہ کے گھر سے امید ہے کہ برادری اس تاریخی کام میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمیونٹی سنٹر کو کن مقاصد کیلئے استعمال کیا جائے گا اس کا فیصلہ باہم مشاورت سے کیا جائے گا۔

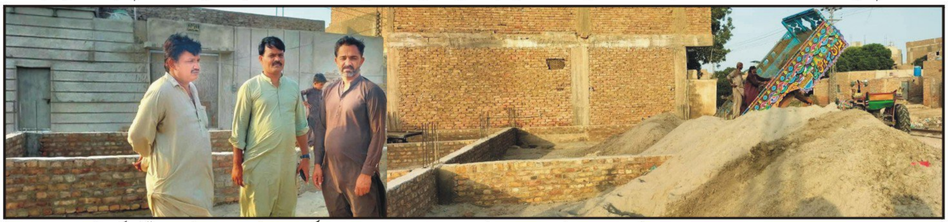

میو اتحاد ٹنڈو الہیار کے نائب صدر عمران میو اور جنرل سیکرٹری انور علی میو پیر کالونی نصر پور روڈ ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کی بنیادوں کی بھرتی کی نگرانی کرتے ہوئے

میو اتحاد کے صوبائی صدر محمد سلیم میو اور حیدر آباد کے جنرل سیکرٹری صوبیدار میجر جاوید میو پاکستان میو اتحاد کے سینئر رہنما عبدالعزیز نکو کو کامیاب انجیوگرافی پر مٹھائی دیتے ہوئے

ڈی سی کورنگی مسعود بھٹو پولیو مہم اور یوسی میں بہترین فلاحی خدمات کے اعتراف میں UC-4 کے وائس چیئرمین اصغر علی میو کو تعریفی سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے

مختیار کار راشد میو کی ضمانت پر سندھ کی برادری میں خوشی کی لہر

جتنے بھی احباب نے کڑے وقت میں ہمارا حوصلہ بڑھایا اور ناانصافی کیخلاف آواز اٹھائی ہم ان کے احسان مند ہیں، نعمان میو

میر پور خاص (فیصل میو سے) سوچی سمجھی سازش کے تحت دو ماہ پہلے گرفتار کئے جانے والے اور جیل میں تشدد کا نشانہ بننے والے میر پور خاص کے مختیار کار راشد میو کی ضمانت سے سندھ کی برادری میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ضمانت کی خبر سنتے ہی سندھ بھر سے بڑی تعداد میں معززین برادری مبارکباد دینے ان کی رہائش گاہ سٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص پہنچ گئے راشد میو اور ان کے چھوٹے بھائی نعمان میو نے مبارکباد دینے کیلئے آنے والے معززین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم ملک بھر کے ان تمام احباب کے احسان مند ہیں جنہوں نے کڑے وقت میں ہمارا حوصلہ بڑھایا اور ناانصافی کیخلاف آواز اُٹھائی۔

ٹنڈو الہیار میں شہید اجمل خاں میو کے دیرینہ ساتھی حاکی مقارب میو کے بیٹے کامران میو کو محمد الیاس نکہ میو، محمد سلیم میو، اشرف خاں میو، محمد حنیف میو، ایوب راسینیا اور دیگر عمرہ کی سعادت پر مبارکباد دیتے ہوئے

میو اتحاد کے رہنما حاجی عبدالحکیم، حاجی حیات میو، عبدالعزیز نکو میو، محمد سلیم میو اور جاوید میو گاڑی کھاتہ حیدر آباد میں ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں میو کے بھتیجے کامران میو کو عمرہ کرنے کی مبارکباد دینے کے موقع پر

ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی کی تعمیر خوش آئند ہے، عمران میو

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) پیار اُلنڈ سے پاکستان میو اتحاد ضلع ٹنڈو الہیار کے نائب صدر محمد عمران میو نے کہا کہ ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کی تعمیر خوش آئند ہے یقیناً اس کے نہ صرف دور رس نتائج سامنے آئیں گے بلکہ اندرون سندھ میں برادری کا ایک ایسا مرکز بن جائے گا جو ہمیشہ کے لئے میو قوم کی شناخت بن جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی بھی تنظیم یا برادری کو منظم رکھنے کیلئے ایسا مرکز ہونا ضروری ہوتا ہے جہاں بیٹھ کر قوم کیلئے کام کیا جا سکے۔

ماہنامہ صدائے میو ضلع ٹنڈو الہیار کے ڈسٹرکٹ رپورٹر عبدالرحمٰن میو میر پور خاص میں غلام نبی میو ایڈووکیٹ کو سپریم کورٹ کا وکیل بننے پر مبارکباد دینے کے موقع پر

سندھ میں میو اتحاد کی طرف سے پہلی بار شہید اجمل ایوارڈ کی تقسیم

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد سندھ کے زیر اہتمام سپریم کورٹ کا وکیل بننے پر غلام نبی میو ایڈووکیٹ کے اعزاز میں تقریب پذیرائی کے موقع پر پہلی بار ٹنڈو الہیار میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی محنت نام کمانے والے میو نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کیلئے شہید اجمل خاں ایوارڈ تقسیم کئے گئے۔ تقریب میں پاکستان میو اتحاد کے مرکزی، صوبائی اور ضلعہ ذمہ داران سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی۔

سابق ہیڈ ماسٹر محمد حسین میو نصر پور میں وفات پا گئے

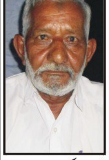

نصر پور (نمائندہ صدائے میو) غریب کالونی نصر پور میں گورنمنٹ پرائمری سکول کے سابق ہیڈ ماسٹر اور صدائے میو کے مستقل ممبر ماسٹر سائیں محمد حسین میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے، جنازہ میں میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

پاکستان میو اتحاد کے رہنما حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، حاجی محمد حیات، محمد عمر میو، انور علی میو، روزدار خاں، عبدالعزیز نکو میو، فضل محمد میو، عبدالرزاق میو اور دیگر محلہ غریب آباد نصر پور میں ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اور صدائے میو کے ممبر سائیں محمد حسین میو کی وفات پر لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے

علی جان میو ایم کیو ایم منگھو پیر کے جوائنٹ انچارج بن گئے

کراچی (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد ضلع ایسٹ کے رہنما علی جان میو کو ایم کیو ایم پاکستان کا جوائنٹ انچارج نامزد کر دیا گیا۔ میو اتحاد کراچی اور سرجانی کے رہنماؤں نے علی جان میو کو جوائنٹ سیکرٹری کا عہدہ ملنے پر مبارکباد دی ہے۔

اگست 2026ء

ماہنامہ صدائے میو لاہور

میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

تحصیل چونیاں میں پاکستان صدائے میوفورم کی تنظیم سازی کے حوالے سے راؤ شوکت علی باگھوڑیا کے ڈیرہ جنڈ والا میں منعقدہ اجتماع سے حافظ سلمان طارق میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، محمد سرور خاں میو، چوہدری شبیر خاں، راؤ شوکت علی باگھوڑیا میو اور چوہدری طیب جاوید میو ایڈووکیٹ خطاب کر رہے ہیں جبکہ اسٹیج پر پاکستان صدائے میوفورم ضلع قصور کے سرپرست اعلیٰ حاجی محمد سردار خاں میو اور ضلع لاہور کے سرپرست اعلیٰ چوہدری طاہر اسلام بھی موجود ہیں (تصویر: صدائے میو)

بڑوں کی مثالیں دینے کی بجائے ان جیسا بن کر دکھائیں

آپس میں لڑنے اور لڑانے والے کسی صورت بھی قوم کے ہمدرد نہیں ہوسکتے

چوہدری صابر حسین
محمد سرور خاں میو
حافظ سلمان طارق

بھائی چارہ کے بغیر کامیابی ممکن نہیں، راؤ شوکت علی باگھوڑیا، ہمارا مقصد قوم کی بھلائی ہونا چاہئے، چوہدری شبیر خاں، اکثریت میں ہوکر بھی ہم لاچار نظر آتے ہیں، جنڈ والا میں میو کٹھ سے طیب چوہدری ایڈووکیٹ اور دیگر کا خطاب

چونیاں (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم قصور کے زیر اہتمام چونیاں کے نواحی گاؤں جنڈ والہ میں راؤ شوکت علی باگھوڑیا میو کے ڈیرہ پر حاجی سردار خاں میو کی صدارت میں برادری کا بڑھ کٹھ منعقد ہوا جس میں تحصیل بھر سے بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی۔ اس موقع پر پاکستان صدائے میوفورم ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو، نائب صدر چوہدری شبیر خاں میو، ضلع قصور کے صدر محمد سرور خاں میو، تحصیل چونیاں کے نومنتخب صدر راؤ شوکت علی باگھوڑیا میو، جنرل سیکرٹری طیب جاوید چوہدری ایڈووکیٹ اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم قصور میں اکثریت میں ہونے کے باوجود لاچاری کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، بھائی بھائی کا دشمن بنا ہوا ہے، رشتوں میں ناچاقی عام ہوگئی ہے ان حالات میں آپس میں لڑنے اور لڑانے والے کسی صورت بھی قوم کے ہمدرد نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے کہا کہ برادری میں جتنی بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں وہ سب اپنی ہی ہیں اس لئے ہمیں کسی کی مخالفت کرنے کی بجائے ہر اس شخص اور تنظیم کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے جو کسی بھی سطح پر اپنی قوم کی بہتری کیلئے کام کر رہی ہے کیونکہ بھائی چارہ کے بغیر کسی بھی میدان میں کامیابی ممکن نہیں۔ مقررین نے مزید کہا کہ ہم اپنے بڑوں کے اتحاد اور جرات کی مثالیں دینے کی بجائے ان جیسے بن جائیں تو ہماری قوم جیسی کوئی قوم نہیں۔ پاکستان صدائے میوفورم کے رہنما جنڈ والا پہنچے تو میزبان راؤ شوکت علی باگھوڑیا کی قیادت میں معززین برادری نے انکا بھرپور استقبال کیا۔ میزبان نے شرکاء کے لئے پرتکلف کھانے کا بھی اہتمام کیا۔

جنڈ والہ میں ہونیوالے پاکستان صدائے میوفورم کی تقریب کے موقع پر تحصیل چونیاں کے نومنتخب عہدداران اور معززین برادری کا مہمانوں کے ہمراہ گروپ فوٹو

شاہد اسلم، حافظ طاہر اور ڈاکٹر شاہین کے والد اسلم خاں میو نارووال میں وفات پاگئے

نارووال (نمائندہ صدائے میو) ڈومالہ کے نواحی گاؤں نیویں رسولپور میں شاہد اسلم میو ایڈووکیٹ حافظ محمد طاہر، ڈاکٹر شاہین میو کے والد محترم اور میواتی دنیا کے سیکرٹری اسد اللہ ارشد میو کے ماموں قضائے الٰہی سے وفات پاگئے، جنازہ میں معززین علاقے نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

میو طلبہ و میو سپوت ایوارڈ کی تقریبات کا آغاز ستمبر میں ہوگا

پہلا پروگرام لاہور میں، دوسرا نارووال میں اور تیسرا شجاع آباد میں منعقد ہوگا، تاریخوں کا اعلان جلد کردیا جائے گا

لاہور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی سیکرٹری جنرل چوہدری سرور شاہین میو نے بتایا کہ لاہور، گوجرانوالہ اور جنوبی پنجاب کے بورڈ سے میٹرک اور انٹر میں قابل تحسین نمبر حاصل کرنیوالے میو طلباء وطالبات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی محنت سے نام کمانے والے قابل فخر میو سپوتوں کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں میو طلبہ و میو سپوت ایوارڈ کے سالانہ پروگرامز کا آغاز ستمبر میں کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ پہلا پروگرام ستمبر میں لاہور، دوسرا اکتوبر میں نارووال اور تیسرا پروگرام نومبر میں شجاع آباد میں منعقد کیا جائے گا اور جلد ہی تمام پروگرامز کے شیڈول کا اعلان کردیا جائے گا۔

سابق ممبر صوبائی اسمبلی چوہدری امجد علی میو کی اہلیہ طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما، سابق ایم پی اے چوہدری امجد علی میو ایڈووکیٹ کی اہلیہ اور سابق ناظم چوہدری ناصر میو کی بھابھی طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے پتوکی میں وگات پاگئیں جنازہ میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

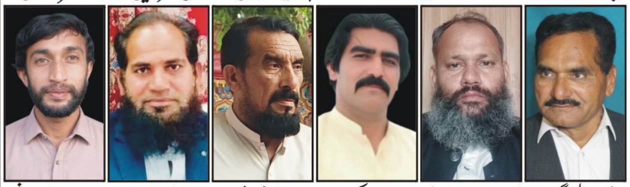

شوکت علی باگھوڑیا | طیب جاوید چوہدری | محمد ساجد لکی میو | چوہدری محمد انور میو | چوہدری عمر دین میو | چوہدری رقیب رفیق

پاکستان صدائے میوفورم تحصیل چونیاں کے عہدداران کا اعلان

راؤ شوکت علی باگھوڑیا صدر، طیب جاوید چوہدری جنرل سیکرٹری، ساجد لکی سینئر نائب صدر

چوہدری انور اور چوہدری عمر دین نائب صدر اور چوہدری رقیب میڈیا سیکرٹری منتخب

چونیاں (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم ضلع قصور کے صدر محمد سرور خاں میو نے باہم مشاورت سے تحصیل چونیاں کی تنظیم کے عہدداران کا اعلان کیا جس کے مطابق راؤ شوکت علی باگھوڑیا (جنڈ والہ) صدر، محمد ساجد لکی میو (تلونڈی) سینئر نائب صدر، چوہدری محمد انور میو (کھارہ جوڑے کھوہ) نائب صدر اول، چوہدری عمر دین خاں میو (منڈی بھاگیوال) نائب صدر دوئم، طیب جاوید چوہدری ایڈووکیٹ (جنڈ والہ) جنرل سیکرٹری اور چوہدری رقیب رفیق میو کو میڈیا سیکرٹری ہونگے۔ سرور خاں میو نے بتایا ضلع قصور کی تمام تحصیلوں کے عہدداران کا انتخاب مکمل کرنے کے بعد جلد ہی ضلع اور چاروں تحصیلوں کی بڑی تقریب حلف برداری منعقد کی جائے گی۔

چیئرمین چوہدری آصف خاں میو کا چالیسواں بڑی تعداد میں سیاسی وسماجی شخصیت کی شرکت

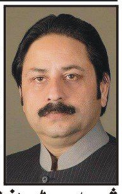

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو برادری کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت چیئرمین چوہدری آصف خاں میو کے چالیسویں کی تقریب آصف پارک ٹاؤن شپ لاہور میں منعقد ہوئی جس میں سیاسی وسماجی شخصیات اور علمائے کرام سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

آصف پارک ٹاؤن شپ لاہور میں معروف سیاسی وسماجی شخصیت چیئرمین چوہدری آصف خاں میو کے چالیسویں کی تقریب میں وزیراعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی، ایم پی اے چوہدری احسن رضا، سابق ممبران اسمبلی چوہدری امجد علی میو، اختر حسین بادشاہ، ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین، چوہدری عبدالوحید میو، افضال پاہٹ اور دیگر شریک ہیں

میو اتحاد احمد پور سیال کے سابق صدر حاجی مظاہر حسین میو (مرحوم) کے صاحبزادے عمران مظاہر میو کے قتل کے خلاف ہونے والے احتجاجی اجتماع میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ شریک ہیں

احمد پور سیال میں لڑنے والوں میں بیچ بچاؤ کرانے والا عمران میو قتل

احمد پور سیال (رپورٹ متین قیصر ندیم) گزشتہ دنوں احمد پور سیال میں لڑنے والوں کو چھڑانے کی کوشش کرنے والے حاجی مظاہر حسین میو کے بیٹے کو عمران میو کو قتل کردیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق میو اتحاد احمد پور سیال کے سابق صدر حاجی مظاہر حسین میو مرحوم کا بیٹا عمران میو نجف پل احمد پور سیال جا رہا تھا کہ ٹوبہ برادری کے نوجوان آپس میں لڑ رہے تھے عمران میو نے دونوں فریق میں بچاؤ کی کوشش کی تو ایک فریق کے مسلح افراد نے عمران میو پر دوسرے فریق کا ہمدرد سمجھ کر فائرنگ کر کے عمران میو کو ہلاک کردیا۔ وقوعہ کی اطلاع ملتے ہی بڑی تعداد میں میو موقع پر پہنچ گئے اور قاتلوں کی گرفتاری کیخلاف بھرپور احتجاج کیا۔

جنگ آزادی 1857ء
منڈِسور کے آزادی پسند میو اور ایکٹر مہندرا

میو فریڈم فائٹ
بیرسٹر کے بی خاں میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

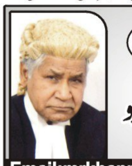

گذشتہ سے پیوستہ

موجودہ دور میں میوقوم کا نام مدھیہ پردیش میں مہندرا میو نے اجاگر کیا۔مہندرا 1970ء میں ضلع ساگر میں پیدا ہوئے۔ڈرامہ میں ڈگری حاصل کی پھرا یکٹر اور ڈائریکٹر بن گئے۔شہنشاہ اورنگ زیب کے اسٹیج ڈرامہ میں اورنگ زیب کا کردار ادا کیا۔فلم منگل پانڈے میں ماہوت کا رول کیا۔منگل پانڈے پہلا شخص تھا جس نے سور اور گائے کی چربی سے بنے ہوئے کارتوس منہ سے کھولنے سے انکار کیا۔اُسے پھانسی دیدی گئی اور اس پر ہندستانی فوجیوں نے میرٹ سے آزادی کی جنگ کا 10 مئی 1857ء کو اعلان کیا اور 11 مئی کو بہادر شاہ کے دربار میں آکر بادشاہ کو منایا یوں جنگ آزادی شروع ہوئی۔مہندرا میو نے پانچ فلموں اور کئی اسٹیج ڈراموں میں کام کیا اور مدھیہ پردیش میں میوقوم کو عوامی سطح پر متعارف کیا۔

مہندرا میو 9 جنوری 2019ء کو بمبئی میں اپنی رہائش جگہ پر مردہ پائے گئے۔ان کی موت کا سوگ ہندوستان کی فلمی دنیا نے دُکھ بھرے انداز میں منایا۔ انہوں نے 49 سال کی عمر پائی۔

منڈِسور کے میواتیوں کے آزادی کیلئے نکلنے کے موقع پر ریاست گولیار کے مہاراجہ سندھیہ جو انگریزوں کا ساتھ دے رہا تھا کے ذاتی لڑا کا گھوڑسوار 200 کے قریب میوپور بیا نے آزادی کا اعلان کردیا اس خبر کی اطلاع 12 ستمبر 1858ء کو برٹش انٹیلی جنس کے جاسوس مولچند نے دی جو میجر رِکس کا نوکر بھی تھا۔بے بس راجہ نے کوئی اعتراض بھی نہ کیا مگر ان کو کسی بھی قسم کی مدد دینے سے انکار کردیا۔اس کے علاوہ میوقوم کا ایک پانچ سو فوجیوں کا دستہ رانی جھانسی کی بھی انگریزوں سے لڑائی میں شامل رہا۔

مدھیہ پردیش کے علاوہ میوقوم کے لوگ یوپی میں بھی مختلف ریاستوں میں یورپین سے آزادی کی جنگ میں پیش پیش تھے۔انگریزوں کی اولین ترجیح دہلی پر اپنا قبضہ بحال کرنا تھا اسی لئے پنجاب سے بہت ساری فوج اور فوجی ساز وسامان دہلی پہنچایا پنجاب میں آزادی کی کوئی بھی تحریک ابھرنے نہ دی تاکہ اُن کے اس دستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

مدھیہ پردیش میں میو آزادی جنگجوئوں پر برٹش کے حملے!

12 نومبر 1857ء کو کیپٹن مکڈونالڈ (Captain Macdonald) نے دیولی نصیر آباد سے نیمک چھاؤنی (واقع مدھیہ پردیش) جو میواتی اور دیگر آزادی پسند جنجوؤں کے محاصرے میں جاری لڑائی پر ایک تحریری نوٹ آگرا کے انٹیلی جنس مرکز کے انچارج سرویلیم میور (Sir William Mulre) کو یہ بتانے کیلئے اطلاعاً بھیجا کہ دشمن نے فائرنگ جاری رکھنے کا تاثر نہیں دیا۔ان کے پاس محاصرہ رکھنے کیلئے ایک توپ لگی ہوئی ہے۔چونکہ فائرنگ بند ہوگئی ہے جس کا مطلب ہے کہ ان کے پاس ایمونیشن کی کمی ہے۔اس نے مزید لکھا کہ کیپٹن ویلس (Captain Wallace) معمولی سے زخمی ہوئے ہیں۔

درونڈ (Durand) کے دستہ کے متعلق سنا کہ وہ دھار (Dhar) پر 24 اکتوبر کو تھا اور شمال کی طرف پیش قدمی کی۔آخری اطلاع یہ تھی کہ وہ انجیر (Anjiera) تھے اور جیسے ہی حالات مستحکم ہوئے منڈِسور کو روانہ ہونگے جو میواتیوں کا گڑھ ہے۔کیپٹن میکڈونالڈ کا کہنا ہے کہ نیمک پر باغیوں کی حرکات کا دیولی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

انٹیلی جنس کے مطابق ڈورند کا دستہ تقریباً 15 اکتوبر کوشار کی طرف (منڈِسور کو) چلے گا جو کچرود سے ہوتا ہوا جائے گا لیکن یہ جگہ منڈِسور کے میواتی باغیوں سے بھری ہوئی ہے۔مک فرسن (Macpherson) کا خیال ہے کہ ڈورنڈ کے وہاں پہنچنے پر کچرود خالی ہو جائے گا جو محسید پور چلے جائیں گے یہ اس وجہ سے ہے کہ مالواتی فوج کا کچھ حصہ طویل جاری لڑائی سے منڈِسور فوج کو چھوڑ جائے گا تاہم ان ناموافق حالات میں ایسا ہوسکتا ہے لیکن امید ہے ڈورند کی فوج منڈِسور اور نیچ کی طرف پیش قدمی میں تاخیر نہیں کرے گی۔

تمام مہید پور گھوڑسوار فوجی نیچ بر گیڈ کے آنے سے پہلے چھوڑ گئے۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مہید پور فوجی ساز وسامان نیچ بر گیڈ کے پاس ہو۔آغاز میں مہندر پور والوں کے پاس 2 توپیں 12 کے 24 کے اور چار نوبور کی تھیں۔پیدل فوجی 640 ہیں جو منڈِسور کے باغیوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ولیم میور نے گولیار کے ذرائع پر رپورٹ دی ہے کہ ڈروند کچرود سے مہند پور پہنچ گیا ہے مگر تھوڑا مشرق کی طرف جانے سے نیچ کے راستہ سے کچھ دور ہو گیا ہے اور اس کے دو افسر بھی مارے گئے ہیں۔

دیولی سے کیپٹن مکڈونالڈ نے پھر لکھا کہ 16 نومبر تک نیچ میں حالات ٹھیک تھے،دشمن نے فائرنگ ختم کردی ہے۔یہ امید کی جاتی ہے کہ ان کے پاس ایمونیشن کم پڑ گیا ہے۔دوسری طرف ان واقعات کی آزادی کی جنگ لڑنے والوں کی طرف سے تفصیلات نہ مل سکیں۔کیپٹن لائڈز (Lloyds) اور کیپٹن سمسن (Simpson) کی رپورٹ کے مطابق 21 نومبر کو منڈِسور کی طرف سے بہت بھاری توپوں کی لڑائی کی آوازیں سنی گئیں۔صاف ظاہر تھا ڈورند کالم (Durand Colme) وہاں میواتیوں کی سخت لڑائی میں تھا یہی وجہ تھی کہ بغیر شبہ کے محاصر فوج کو غیر متوقع طور پر پیچھے ہٹ کر اپنے چھوٹے قلعے میں جانا پڑا۔

لائڈز کے مطابق:''ہم نے بڑی جانفشانی سے کام کیا،گھروں اور دختوں کو صاف کیا جو ہمارے لئے انتہائی خطرناک تھے اور ممکنہ حد تک خندقوں کو بھی ختم کیا،رسد کی سپلائی کی تلاش میں کئی جماعتیں بھیجیں اس لئے کہ ہمیں پھر مقابلہ کرنا پڑ جائے''

سمپسن نے بمبئی کے تین سپاہیوں کو ترقی کے تمغے دیئے۔اس کے کہنے کے مطابق:

''آزادی پسندوں کی توپوں نے ہم پر بہت کم اثر کیا لیکن ان کے بندوق والوں نے ہماری ناک میں دم کر دیا جو خندقوں سے ہم پر وار کررہے تھے،ہمیں ایمونیشن چاہیئے اور کافی تعداد میں فوجی چاہئیں۔ہماری پارٹی کو چتوڑ کے قلعے میں مجبوراً پناہ لینی پڑی وہ اب نیچ (Neemuch) پہنچ سکتی ہے''

کیپٹن لائڈز نے ایک اور خط میں لکھا کہ:

''اُسے یقین کی وجہ یہ ہے کہ نیچ ضلع میں امن قائم کرنے میں کوئی مشکل نہ ہوگی اگر حملہ آور باغی وہاں سے نکال دیئے جائیں''۔عوام اُن سے بہت نالاں ہیں وہاں کا بڑا لیڈر نیم باڑا کا غلام محی الدین رہ چکا ہے جو اعلاناً نیم باڑا سے نکالنے پر بدلہ لینے کا عزم کرچکا تھا۔مکڈونالڈ نے 26 نومبر کو دیولی سے لکھا کہ وہاں سب کچھ ٹھیک ہے،نیچ بالکل خاموش ہے۔

میواتی قیدیوں کے اعضاکاٹ دیئے گئے!

28 نومبر کو ڈورانڈ نے اپنی کاروائیوں کے متعلق ایک مراسلہ بھیجا جس میں لکھا کہ منڈِسور سمیت اس کی کاروائیاں مکمل طور پر کامیاب رہی ہیں باغی بکھر گئے ہیں،وہ کہیں بھی ایک طاقت میں نہیں ہیں،ایک طاقتور قوت براستہ چندواس جھلرا پٹن اور کوٹہ کی طرف بھاگ گئی ہے۔21 نومبر کو شہزادہ نے کچھ فوجی جو نیچ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کو ساتھ ملایا اور منڈِسور کے جنوب میں چار میل کے فاصلے پر ہمارے کالم پر حملہ کیا وہ نقصان کے ساتھ پیچھے دھکیل دیئے گئے اور 22 نومبر کو ہم نے سونو اور یا بغیر مزاحمت کے پار کیا اور منڈِسور کے نزدیک ڈیرے ڈالے۔ہمارے گھوڑسواروں نے آزادی پسندوں کے گھوڑوں کا تعاقب کیا اور دس بارہ میل منڈِسور کے شمال میں گئے لیکن جب ان کی طاقتور فوج سے سامنا ہوا تو ہم واپس آ گئے۔

ہمارے حیدرآباد کے گھوڑسواروں کا مقابلہ راول کے مقام پر ماحید پور سے توپوں اور ایمونیشن لانے والے آزادی پسندوں سے پڑا۔ان پر یک دم دھوابول دیا کافی کاٹ دیئے گئے اور کئی قیدی بنالئے مالوا کی توپیں،اسٹور کا سامان اور ایمونیشن وغیرہ کے علاوہ مزید دو توپیں آزادی پسندوں کی لے لیں۔ دوسرے دن 23 نومبر کو ہم چار پانچ میل پھر اسی طرف بڑھے ہم نے پوزیشن لی تھی کہ آزادی پسند چڑھائی سے ہمارے سامنے آتے ہوئے نظر آئے۔

(جاری ہے)

ہمارا فخر

عکسِ حال
خالد حسین رضا میو
(پیر محل)
0300-9123849

پاک فوج ہمارا فخر ہے پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے جس کے قیام کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے بے مثال قربانیاں دیں۔اس پاک سرزمین کی حفاظت اور بقا کے لیے بھی ہر دور میں ایسے بہادر سپوت پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے وطن عزیز کا دفاع کیا۔میجر عزیز بھٹی شہید، میجر محمد اکرم شہید، کیپٹن کرنل شیر خان شہید، حوالدار لالک جان شہید، کیپٹن عبدالشکور شیرا میو اور دیگر بے شمار غازی و شہداء اسی قوم کے وہ روشن چراغ ہیں جن کی قربانیوں کی روشنی آج بھی ہمارے دلوں کو منور کرتی ہے۔قیام پاکستان کے بعد سے افواج پاکستان نے ہر مشکل گھڑی میں قوم اور ریاست کا ساتھ دیا ہے۔

تقسیم ہند کے وقت مہاجرین کے قافلوں کی حفاظت ہو، کشمیر کی جنگ ہو، 1965ء کا معرکہ حق ہو، 1971ء کے کٹھن حالات ہوں، سیاچن کے برف زار محاذ ہوں، کارگل کی بلند چوٹیاں ہوں یا دہشت گردی کے خلاف طویل جنگ، پاک فوج نے ہر میدان میں اپنی ذمہ داری کو پوری دیانت داری، جرات اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ نبھایا ہے۔یہ قربانیاں صرف فوجی جوانوں تک محدود نہیں رہتیں بلکہ ان کے خاندان بھی اس عظیم فریضے میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔کتنی ہی ماؤں نے اپنے جوان بیٹوں کو وطن پر قربان کیا، کتنی ہی بہنوں نے بھائیوں کی جدائی کا دکھ سہا، کتنی ہی بیویوں نے اپنے سہاگ وطن کی مٹی پر نچھاور کیے اور کتنے ہی بچوں نے اپنے والد کی شفقت سے محرومی برداشت کی۔شہداء کے اہل خانہ کی یہ قربانیاں بھی قوم پر ایک عظیم قرض ہیں جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

افواجِ پاکستان کے بارے میں میرا نقطہ نظر محض سنی سنائی باتوں یا دور سے کیے گئے مشاہدات پر مبنی نہیں بلکہ اس عظیم ادارے کے ساتھ وابستگی اور عملی تجربے کا حاصل ہے۔راقم کو تقریباً تین دہائیوں تک اس قابلِ فخر ادارے میں خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔اس طویل عرصے کے دوران میں نے فوجی زندگی کے نظم وضبط، ایثار، قربانی، حب الوطنی اور فرض شناسی کو نہ صرف قریب سے دیکھا بلکہ خود اس کا حصہ بھی رہا۔دورانِ خدمت ایسے کئی مواقع آئے جب موت کو انتہائی قریب سے دیکھا، خطرات کا سامنا کیا اور ان جوانوں کے ساتھ وقت گزارا جو وطن کی خاطر اپنی جانوں کی پروا کیے بغیر ہر لمحہ تیار رہتے ہیں۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ کس طرح ایک فوجی اپنی ذاتی خوشیوں، آرام اور بعض اوقات اپنے خاندان تک کو پسِ پشت ڈال کر وطن کے دفاع کو اپنی اولین ترجیح بناتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب میں افواجِ پاکستان کی قربانیوں، خدمات اور کردار کا ذکر کرتا ہوں تو یہ محض ایک جذباتی اظہار نہیں بلکہ ایک عینی مشاہدے اور ذاتی تجربے کی گواہی ہوتی ہے۔مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میری زندگی کے تیس قیمتی سال اس عظیم قومی ادارے کی خدمت میں گزرے اور میں آج بھی اپنے آپ کو اس ادارے کا ایک ادنیٰ مگر وفادار سپاہی سمجھتا ہوں۔آج کی پاک فوج صرف سرحدوں کی محافظ ہی نہیں بلکہ ایک جدید، منظّم اور پیشہ ور ادارہ بھی ہے۔

بدلتے ہوئے عالمی حالات اور جدید جنگی تقاضوں کے مطابق پاک فوج نے اپنی دفاعی صلاحیتوں میں مسلسل اضافہ کیا ہے۔جدید ٹیکنالوجی، سائبر سیکیورٹی، انٹیلی جنس، فضائی نگرانی اور دفاعی حکمت عملی کے میدان میں مسلسل پیش رفت پاکستان کے دفاع کو مزید مضبوط بنا رہی ہے۔دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاک فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ ہزاروں جوانوں اور افسروں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ملک کو دہشت گردی کے عفریت سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا۔شمالی وزیرستان، جنوبی وزیرستان، خیبر اور بلوچستان سمیت مختلف علاقوں میں دہشت گرد عناصر کے خلاف کامیاب کارروائیوں نے پاکستان کے امن کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔

آج بھی ہمارے جوان سرحدوں اور حساس مقامات پر دن رات اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں تاکہ قوم سکون اور اطمینان کے ساتھ زندگی گزار سکے۔قدرتی آفات اور ہنگامی حالات میں بھی پاک فوج ہمیشہ عوام کے شانہ بشانہ کھڑی نظر آتی ہے۔ سیلاب، زلزلوں اور دیگر آفات کے دوران پاک فوج کے جوانوں نے ریسکیو، امدادی اور بحالی کے کاموں میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔جب بھی قوم کسی مشکل میں گھری، فوج کے جوان سب سے پہلے متاثرہ علاقوں میں پہنچے اور اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر لوگوں کی مدد کی۔عالمی سطح پر بھی پاکستان کی مسلح افواج نے ملک کا نام روشن کیا ہے۔اقوام متحدہ کے امن مشنز میں پاکستانی فوجیوں کی خدمات کو دنیا بھر میں سراہا جاتا ہے۔مختلف ممالک میں امن کے قیام اور انسانی خدمت کے میدان میں پاکستانی امن دستوں نے ہمیشہ پیشہ ورانہ مہارت اور بہترین کردار کا مظاہرہ کیا ہے جس سے پاکستان کا وقار بلند ہوا ہے۔قومی سلامتی کسی بھی ملک کی بقا کی ضمانت ہوتی ہے۔ پاکستان ایک اہم جغرافیائی محل وقوع رکھتا ہے اور اسے مختلف داخلی و خارجی چیلنجز کا سامنا رہتا ہے۔ایسے حالات میں ایک مضبوط، منظّم اور پیشہ ور فوج ملک کے استحکام اور سلامتی کے لیے ناگزیر ہے

پاکستان کی دفاعی قوت، اس کی خودمختاری اور قومی وقار کے تحفظ میں افواج پاکستان کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔پاکستان کے عوام اور افواج پاکستان کا رشتہ اعتماد، محبت اور قربانی پر قائم ہے۔ اختلافِ رائے ہر معاشرے کا حصہ ہوتا ہے لیکن قومی سلامتی اور ملکی دفاع ایسے معاملات ہیں جن پر پوری قوم کا متحد ہونا ضروری ہے۔دشمن ہمیشہ یہ کوشش کرتا ہے کہ عوام اور ان کے محافظوں کے درمیان فاصلے پیدا کیے جائیں، مگر باشعور قومیں ایسی سازشوں کو سمجھتی ہیں اور اپنے قومی اداروں کے ساتھ کھڑی رہتی ہیں آج جنگوں کی نوعیت بدل چکی ہے۔اب صرف سرحدوں پر نہیں بلکہ اطلاعات، معیشت، سائبر اسپیس اور ذرائع ابلاغ کے میدان میں بھی جنگیں لڑی جاتی ہیں۔ایسے حالات میں قومی اتحاد، باہمی اعتماد اور اداروں کی مضبوطی پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہوگئی ہے۔پاکستان کے دشمن چاہتے ہیں کہ قوم میں مایوسی اور انتشار پیدا ہو لیکن ایک متحد اور باخبر قوم ان تمام سازشوں کو ناکام بنا سکتی ہے۔بلاشبہ پاک فوج نے سات دہائیوں سے زائد عرصے میں دفاع وطن، امن و استحکام اور قومی سلامتی کے لیے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے شہداء اور غازی قوم کا سرمایہ افتخار ہیں۔ان کی قربانیاں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ وطن کی محبت صرف ایک جذبہ نہیں بلکہ ایک ذمہ داری بھی ہے۔پاکستان کے عوام اپنے محافظوں کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے، افواج پاکستان کو مزید قوت، استقامت اور کامیابی عطا فرمائے اور ہمیں اپنے قومی مفادات، اتحاد اور یکجہتی کی حفاظت کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

☆☆☆☆☆

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
اگست 2026
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی 0321-4990135

انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن

برادری میں اختلافات کی نئی لہر سیاسی گروپ بندی اور کمیٹی کی جانبداری

ایک بھی امیدوار کبھی باقاعدہ انجمن کا حصہ نہیں رہا

چوہدری انور برادری سے زیادہ پی ٹی آئی اور راؤ سرفراز ن لیگ کے سرگرم رکن ہیں دونوں نے ممبرشپ کی ادائیگی اپنی جیب سے کی، فاروق جان، عدنان رحیم، چوہدری ارشد اور افتخار نتھی بھی مختلف پارٹیوں کے رکن ہیں

لاہور (نمائندہ صدائے میو) 16 اگست کو ہونیوالے انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن کیلئے کئی امیدوار میدان میں آ گئے۔تفصیلات کے مطابق چوہدری انور میو، راؤ سرفراز علی اور فاروق جان صدارت، عدنان رحیم میو جنرل سیکرٹری، چوہدری ارشد میو فنانس سیکرٹری اور افتخار احمد نتھی میو انفامیشن سیکرٹری کے امیدوار ہیں۔چوہدری انور برادری سے زیادہ پی ٹی آئی اور راؤ سرفراز ن لیگ کے سرگرم رکن ہیں جبکہ فاروق جان میو، عدنان رحیم میو، چوہدری ارشد میو اور افتخار نتھی میو بھی مختلف پارٹیوں کے رکن اور عہدار ہیں ابھی تک سامنے آنیوالے امیدواران میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو باقاعدہ انجمن کا حصہ رہا ہو۔صدارت کے امیدواروں کی سپورٹ میں ان کی سیاسی جماعتوں کے رہنما بھی سرگرم دکھائی دے رہے ہیں اور جن لوگوں کی وجہ سے کالج کا معاملہ اختلاف کا شکار تھا وہ بھی ایک امیدوار کے ساتھ کھڑے ہوگئے ہیں۔صدارت اور جنرل سیکرٹری کے مضبوط امیدواروں نے ہزاروں ممبرشپ کی فیس اپنی جیب سے ادا کی ہے اس صورتحال میں حیرت کی بات یہ ہے الیکشن کمیٹی کے سربراہ بریگیڈیئر (ر) بابر میو کے علاوہ عبوری صدر سمیت کمیٹی کے اکثر ممبران بھی جانبداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔برادری کی سب سے پرانی اور غیر فعال تنظیم کے الیکشن کے بعد نہ صرف کالج کا معاملہ مزید الجھن کا شکار ہوتا نظر آ رہا ہے بلکہ اختلافات کی بھی نئی لہر بھی جنم لے گی۔

ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں ہونیوالے تین روزہ تربیتی کنونشن میں شریک پاکستان صدائے میو فورم اور میو یوتھ ویلفیئر فورم اسلام آباد کے ذمہ داران کا گروپ فوٹو

فاروق جان میو | چوہدری انور میو | راؤ سرفراز علی میو

عدنان رحیم میو | چوہدری ارشد میو | افتخار احمد نتھی میو

معروف مصنف اور صدائے میو کے رائیٹر اعجاز خاں میو ہیڈ ماسٹر بن گئے

پسرور (نمائندہ صدائے میو) سیرت النبیؐ، خلفائے راشدین اور دیگر موضوعات پر 10 کتابوں کے معروف مصنف، ادبی و علمی شخصیت اور صدائے میو کے رائیٹر اعجاز خاں میو بی ایس 17 میں ترقی پا کر گورنمنٹ ہائی سکول چھور ضلع سیالکوٹ کے ہیڈ ماسٹر بن گئے۔ترقی پانے پر معززین برادری نے انہیں مبارکباد دی ہے۔

الٹرا کیمیکلز کے ایم ڈی نجم الحسن مسلسل چودھویں بار صدائے میو کے خصوصی ممبر بن گئے

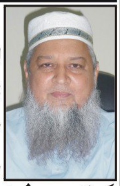

لاہور (نمائندہ صدائے میو) الٹرا کیمیکلز کمپنی لاہور کے مینجنگ ڈائریکٹر نجم الحسن میو ادارہ ماہنامہ صدائے میو سے مسلسل چودھویں بار 20 ہزار روپے کا تعاون کر کے سالانہ خصوصی ممبر (سرپرست) بن گئے۔ صدائے میو کی ٹیم نے ہمیشہ حوصلہ افزائی کرنے پر نجم الحسن میو کا شکریہ ادا کیا ہے۔

سلسلہ وار

گھر چڑھی میوخاں

گھر چڑھی اور امراؤ کو ٹکراؤ اور بوہری کو سُپنا

گذشتہ سُو پیوستہ

انت کو تریا جات جو میونی ۔تم نے تو سُپنا میں بی ڈر لگے ہے جب کہ ہم تو جاگتے بی ناہرن نے نہ گانٹھاں وانے موچھن کے اور بل دیا اور ہنس پڑو۔

گھر والی بولی:۔

’’توئے تو مجاک سُوج ری اے جب کہ میرو تو رات سُو ای دل دہلو جار واے۔نہ جانے کہا کوئی ان ہونی ہوئے گی‘‘۔

پھر بولی:

’’ایسے کرے ناں ٹُلّا جوتسی اے بلوا۔اُو یا بارا میں کچھ بتائے گو‘‘۔

پھر کہا ہوئے گو؟ امراؤ نے وائی طرے ہنس کے کہی۔

’’میرا من کو تسلی ہوجائے گی ۔وانے بڑی لجاجت سُو کہی‘‘۔

کائیں لُو یا سُپنا کی بات اے جی سُو لگاوا ہا۔کچھ نہ ہوسے میں جو ہوں؟۔

امراؤ نے وائی اداسُو کہی۔واکا مھوں پہ ہانسی کھنڈری ہی۔

’’پھر بی بُلوا کے پوچھ تو سہی ۔وانے وائی ردہائی پتّا سُو کہی‘‘۔

چل ایسی بات اے تو ہم ٹُلّا اے بلوالیں گا۔

وانے تسلی دی تو گھر والی بولی:۔

’’بلوائیں گا ناں ابھی بلوالے جاسُو میری تسلی ہوجاوے‘‘۔

امراؤ کی ہانسی وائی طرے رہی وانے اواج دی چھورا؟۔

ایک کمیر ودوڑ و آیو۔

’’جی مائی باپ‘‘

ملہار کا اے ٹُلا کے لابلکن ایسے کر کے ملہار سُو جاکے کہہ دے کہ اُو ٹُلا جوتسی اے یائی بکھت اپنی گیلے میرے پیئے لاوے، ہوا کا گھوڑا پہ سوار ہوکے جا اور دیر مت لگایو۔

ٹُلّا جات کو باہمن ہوا پر ودیا جانے ہو یا مارے ’’ٹُلّا جوتسی‘‘ کہواوے ہو۔گاؤں بستی کو کوئی مرد، بیر بانی کوئی ان ہُو یو سُپنہ دیکھے ہو تو وا کی تا بیر (تعبیر) بتاوے ہو جو سو لھے آنہ صحیح اور سچّی نکلے ہی یا مارے سارا مرزا پر میں وا کو بھرم بن روہو۔

ملہار کو مُکھیا کو آدیس لیر پہنچو تو ٹُلّا سمجھ گو کہ جرور کوئی سمسیا کھڑی ہوگی اے۔وانے پگڑی باندھی پوتھی سمالی اور قلم دوات لیر ملہار کے گیلے راؤلان میں آگو۔رام رام مہراج! وانے دونوں ہاتھ جوڑ کے پرنام کرو جن میں پوتھی اور دوات پکڑ راکھی ہی۔

ٹُلّا! تیری ججمان اے رات کوئی سُپنو دیکھوا ہے جاسُو واہے کچھ پریسانی سی ہوگی اے۔یا کو تابیر بتا کے تسلی دے دے۔اتنے میں کمیرا نے موڑھا اور پیڑھی لا کے دھر دیا۔ٹُلّا نے قلم دوات موڑھا پہ دھرا اور آپ پیڑھی پہ بیٹھ گو اور بولو:۔

’’جی میری ججمان کہا سُپنو ہو؟‘‘

میوات میں چمار، چوپڑا، نائی، میراسی، سقہ، دھوبی، کمہار، فقیر یہ ایسی جات ہی جو ہر بکھت میو گھرن میں آتی جاتی رہوے ہی یا مارے گھر کی بیر بانی اُن سُو گھونگھٹ نہ کرے ہی کیں کہ روج کے روج اِن سُو کام واسطہ پڑے ہا۔

ججمان نے اپنو پورو سُپنو ٹُلّا کو سُنا یو اور ای بی بتادی کہ وا کا دل پہ ایسی دہست چھائی کہ اُو پسینان میں نہا گی اور باقی رات سو بی نہ سکی۔

ٹُلّا بڑا دھیان سُو سُپنا اے سنتو رہو۔امراؤ چپ چاپ پلنگ پہ بیٹھ کے حقّہ پیتو رہو۔جب امراؤ کی گھر والی نے سُپنو سنا دیو تو جوسی نے پوتھی کھولی، پنّا پلٹا، قلم پکڑی دوات میں ڈبوئی اور پورو حساب کتاب لگان بیٹھ گو۔جب حساب کتاب کر چکو تو آنکھ اُٹھا کے پہلے امراؤ کے مہیں اور پھر بوہری مہیں دیکھی ۔دونون نے چپ چاپ وا کی آنکھن میں آنکھ گیری تو ٹُلّا بولو:

’’بوہری! سُپنو کہہ روا ہے کہ ججمان کائی آتما اے ناحق ستائے گو اور نتیجہ میں اپنو نقصان کرے گو‘‘۔

امراؤ گھمبیر تا سُو بولو:۔

’’ٹُلّا! میں گاؤں کو مُکھیا ہوں، دن رات جانے کس کس سُو پالو پڑے اے۔اب موہے کوئی سوںؔ آوے ہے کہ کونؔ حق پہ ہے اور کونؔ ناحق ہے‘‘۔

ججمان خدا نے عقل یائی مارے دی اے کہ اچھا بُرا کی پہچان راکھے۔ٹُلّا بولو تو امراؤ اے ای بات بری لگی بولو:۔

’’ارے عقل اے تو یا منڈی اے اُٹھائی ڈولوں ہوں، پرکھ پہچان ہے تو مہراج کا دربار میں کرسی ملی اے‘‘۔

ٹُلّا پہ یا بات کو کوئی جباب نہ ہو۔اُو بوہری سُو بولو:۔

’’بوہری تہاری تسلی ہوگی؟‘‘

اللہ ای جانے بوہری اتیک کہہ کے بھیتر چلی گی اپر وا کا من کو سانتی نہ ملی اور پھر وائی دن امراؤ گھر چڑھی کی کھٹ پٹ ہوگی ۔نوں انجانا میں وانے سوئیو سنگھ جگا دیو جاسُو وا کو بھاری نقصان ہویو۔اپر اُو کہن اے ناں کہ ’’میو کی اڑی، پہاڑ کی چڑھی‘‘ ایک برابر اے۔وانے اپنی گلتی نہ اوٹی اور پھندا تیار کرن لگ گو اور جب امراؤ کا بیٹا نے اپنی ما کو آر بتائی کہ کوئی ریوڑا میں آگ لگا گو ہے جاسُو بہت ساری بھیڈ بکری جل گی کہ بھگ گی اور بابا کو اونٹ بی مار دیو ہے۔تو ما ہے اپنو سُپنو سچو لگو کہ جرور لوگ نے کوئی سوو تو ناہر جگا دیو ہے جو اتیک بڑو نکسان اُٹھانو پڑو ہے۔وانے تو سُپنا میں بس ناہر کی دہاڑ سنی ہی ای نکسان ہو تو نہ دیکھو ہو۔وانے بیٹا سُو پوچھی:۔

’’بنگلہ میں آج کوئی مقدمہ تو نہا یو ہو؟‘‘

اُو سمجھی کہ کائی کے کھلاپ (خلاف) امراؤ کوئی گلت فیصلہ کر بیٹھو ہے جانے غصہ میں آر ای سب کھلواڑ کرواے۔بیٹا بولو:۔

’’مقدمہ تو کوئی نہا یو اپر کاکا خدا بخش کو چھوٹو چھورو بھائی گھر چڑھی آیو ہو‘‘

ای کہہ کے اُو چپ ہو گو تو ما نے پوچھی:۔

’’اُو کیں آیو ہو؟‘‘

بیٹا نے دبا دبا سامھوں سُو بتائی:۔

’’بابا سُو کوئی روپیہ مانگ روہو‘‘

کیسا روپیہ۔اُدھار؟

’’نہ تو وانے کوئی دو سو روپیہ کہیں بابا پہ دھروایا ہا‘‘

’’پھر؟‘‘

’’بابا نے کہی اب تو نہ ہاں پھر کدی اوجھو لے جایو‘‘ جھوٹ بولو اے تیرا بابا نے ۔گھر میں روپیہ ہر بکھت دھرا رہوا ہاں ۔اتنے میں امراؤ بی پہنچ گو۔گھر والی نے چھوٹتے ایں تان ماری:۔

’’دیکھ لیا اپنا جھوٹ اور بے ہی مانی کا نتیجہ حرام کا دو سے روپیان کے مارے ہجارین کو نکسان کروالیو‘‘۔

امراؤ کو توالی میں جو داؤ کھیل کے آیو ہو واسُو وا بے ایمان من کو بڑی تسلی اور سانتی ہی بولو:

’’بھلی مانس نفع نقصان جندگی کے ساتھ ای آں۔آج نکسان اے تو دھیرے نفع بی اے‘‘

لوگ! اپنی ہٹ دھرمی اے مت مانیو، اپنی بات پہ اڑو رہیو ای تو ابھی بسم اللہ اے آگے آگے جانے کہا کچھ ہوئے گو؟... موئے تو اب سُپنو یاد آوے ہے تو دل کانپ کانپ جاوے ہے۔وا ناہر کی دھاڑ سُو تو وال تھرا گی ہی اب نہ جانے کہا بنے گو۔

بالم

0300-4507208

قیس چودھری چھرکلوت میو

امراؤ تاؤ کھا گو۔اُو گھر والی کے آگے کچھ نہ پڑنو چاہے ہو اور وا کو اپنی وا بات اے بی نہ بتانو چاہے ہو جاہے اُو سکھ تھانیدار سُو کر آیو ہو۔تنک کڑ با سور میں بولو:

’’میں نے تو سُو کہہ دی اے ناں کہ شانتی سُو رہ کچھ نہ ہوسے‘‘

تو وا کا روپیان نے کیں نہ بگدا دیوا۔کہا گھر میں روپیہ نہ ہاں، دو سو روپیہ کی کہا او کھات اے۔

’’اِتنو بڑو گھاؤ کھا کے بی تو روپیہ بگدان کی بات کر ری آ؟ کہا موہے جان سُو مار گرائے گو‘‘

بیر بانی ڈھیلی پڑ گی اور بولی:۔

’’میں اپنے مہیں سُو بھجوادوں؟‘‘

بس اب تو جو ہونی ہی ہوگی۔اب میں جانوں اور خدا بخش کا جانا۔تو بیچ میں مت پڑ اور مت ای کوئی چنتا کر۔

کیسی بات کردی؟ میں گھر میں رہ کے چنتا نہ کروں؟ میری جوان اولاد اے، میرو سہاگ اے۔

’’کچھ نہ ہوسے بس تو دھرم ٹھکانے بیٹھی رہ‘‘

تیں نے تو کہہ دی۔میں اپنا دل اے کیسے سمجھاؤں؟۔

’’دیکھ میں نے پرسُو پوری با گھوڑا پال کی داوت کری اے۔وا میں بھائی خدا بخش بی بلوایو ہے وا کا دونوں تینوں بیٹا بی آئیں گا۔ساری پال کا بڑا بڑا لوگ آئیں گا۔میں سب کے آگے اُن کا دو سو دے دوں گو جاسُو ساری پال گواہ رہے‘‘۔

پھر ٹھیک اے۔ای تیں نے بہت اچھی بات سوچی۔۔۔پھر کچھ سوچ کے بولی:۔

’’اپنا نکسان اے اُن کے سِر مت پٹک دیو۔جے کوئی کچھ ہے بی تو کہہ دیو کہ پتونائے کون یا کام اے کر گو‘‘۔

تو بے فکر رہ ایسو کچھ بی نہ ہونا کو۔۔۔پھر کچھ اور بی بات بنائی کہ گھر والی کے تسلی ہوجاوے۔میں نے وا کو یائی مارے دو چار دن کہ کہی ہی کہ وانے تو موپہ چوری چھپے دھروایا ہا۔جے آج میں وا لُو دے دیتو تو کہا خبر دھیرے پھر آنگا دو کرتو۔میں نے سوچی کہ ساری پال کا بڑان کے آگے وا کو روپیہ دُوں جاسُو اُو اوجھو مانگنا کو نہ رہے۔

ای تیں نے بلکل صحیح سوچی۔پھر بولی:۔

’’جے تو یا بات اے واسُو کہہ دیتو تو کے تو اُو... امراؤ نے بات کاٹ دی‘‘ اور بولو:۔

جے میں واسُو کہتو کہ میں وا کی رقم اے ساری برادری کے آگے دوں گو تو اُو بر و نہ مانتو؟ تُوں نہ کہتو کہ میں نے کون سی برادری کے آگے رقم دی ہی جو ساری برادری کے آگے لُوں؟۔

’’ای بی تیری بات صحیح اے۔چل چھوڑ پرے۔اب تیں نے بلکل صحیح سوچی اے‘‘۔

پھر کچھ دیر سوچ میں ڈوبی رہی اور چونک کے بولی:

لوگ!؟۔

ہُوں۔

’’ایک بات بتا‘‘۔

کہا؟۔

’’جب تو ساری برادری کے آگے وا کُو روپیہ دیئے گو تو کہا اُو نہ کہے گو کہ میں نے کون سی ساری برادری کے آگے تو لُو رقم دی ہی جو تُو مولُو برادری کے آگے بگدا روآ؟‘‘۔

’’جب کی جب دیکھی جائے گی‘‘

یا بات اے ابھی کیں نہ سوچا؟۔

’’وا کی کون سی خون پسینہ کی کمائی ہی جا پہ اُو اتیک مان کرے گو۔تو سُو مو سُو لوٹا روپیہ ہا۔کسائی کو نجڑ امنیا اور رنڈی لوٹی ہی وانے ... وانے نہ بلکن اُن نے، دونوں بھائین نے اور ایک اور حرامی حرامی مینا اُن کے ساتھ رلن گوائے‘‘۔

اور اب تو وا لوٹ کا مال اے ساری برادری کے سامئیں اُن کو دیئے گو؟۔

’’کہا مطلب؟‘‘

اُن کی بھید اُڈائے گو کہ تیرا بھتیجا ڈاکو آں؟۔

’’جب ہاں تو پھر بھید کی کہا بات ہوئی؟‘‘

موئے تو تیری بات بلکل بی سمجھ نہائی؟۔

’’میں نے کہی اے ناں کہ تو چنتا مت کرا۔ای مردن کو کام اے مردن میں ای رہن دے‘‘

کیسے رہن دوں۔یا آگ کی لپیٹ میں تو موئے اپنو سارو گھر آتو دیکھ رواے۔

’’تو پھر تو آپ بجھالے یا آگ اے میں بیچ میں سُو نکل جاؤں گو‘‘۔

کیں نہ ایسے کرا کہ ابھی آدمی بھیج کے اُن باپ بیٹان نے بلوالے اور اُن کی رقم اے دے دے جاسُو پاپ کٹے۔

’’ٹھیک اے ایسے ای کروں گو‘‘

گھر چڑھی اے وال میں ٹھاکر لکھ دھیر سنگھ مل گو۔ای بس یج سبھاؤ ای ہویو۔ای جاٹ مہراج اور انگریج ریذیڈنٹ کو کچھ گھنو ای مُھوں چڑھو ہو۔وائے بی کہیں سُو سُوسلؔ (خبر اطلاع) مل گی ہی کہ کنچنی بائی ان بھائین نے لوٹی ہی۔اُو ایک جاگیردار ہو اور تنک مُھوں پھٹ ہو۔پل میں آدمی کی اُتار کے دھر دیوے ہو اور یا مارے کوئی بی وا کے مُھوں نہ لگے ہو۔بڑو آدمی ہو۔دربار میں کرسی ملے ہی۔جے کائی سُو ہانسی مجاک میں کہ پھر چھیڑ خانی میں کوئی اُلٹی سُلٹی ہینک دیوے ہو تو اگلو ڈر کے چُپ ہو جاوے ہو اور وا کی تان اور کڑبی باتن نے پی جاوے ہو۔

آج واہے پہلی بر خدا بخش کو سُتّ ملو۔اُو نہ جانے ہو کہ اُو کونؔ ہے اپر وا کا ڈیل ڈول اور چال ڈھال سُو وانے اندا جو لگا لیو کہ ای کہ تو گھر چڑھی اے کہ میوخاں۔دونون میں سُو ایک جرور اے کیں کہ پہاڑ پہ اُن کو بسیرا اے۔میوخاں تو تنک سودا سبھاؤ کو مانس ہو اپر گھر چڑھی تیج ہو اور پھر اُو امراؤ کا ریوڑا اے پھونک کے آیو ہو۔وا کو جھیتو اونٹ مارو ہو اپر وا کا بھیتر کی جوالا کم نہ ہوئی ہی۔ٹھاکر ناؤں سُو تو انجان ہو اپر برن سُو پہچان گو، اپنی ٹھکرائی کی ترنگ میں بولو:۔

’’ارے میوڑا! کوئی اور رنڈی نہ ملی کالوٹن کُو؟‘‘ اور بھیڑ دینی ہنس پڑو۔

گھر چڑھی نہ جانے ہو کہ ای کون اے۔وا کی بولی اور پہراؤ سُو جان گو کہ کوئی جاٹ اے اور جاٹ بی ایسو جو اُن نے جانے ہے۔جے واہے پتو ہوتو کہ ای لکھ دھیر سنگھ ٹھاکرا ے ریاست کو جاگیردار، راجہ اور انگریج کو مُھوں چڑھو۔تو بی اُو کون سو دب جاتو، کیڑی نگاہ سُو جاٹ مہیں لکھا یو اور پھر طور کطورا کر کے بولو:۔

’’رنڈی تیری ما، بہن کہ لگائی ہی؟ جا کا لُٹنا کو تو ہے اتیک دکھ ہے؟‘‘۔

ٹھاکر نے ساری جندگی اُونچو بولو ہو کدی کائی نے جاگیر میں وا کی بات کو پلٹ کے جباب نہ دیو ہو اور آج یا کال کا میو چیکلا نے رنڈی وا کی ما بہن بنا کے دھر دی۔دوسرے ای پل وانے تلوار سونت لی اور دھاڑ کے وا کے مہیں بڑھو:

’’حرام کا پلّا ڈھاڈی کھاتا میوڑا میری ما بہن تک پہنچا ہا؟‘‘

یا سُو پہلے کہ اُو تلوار کو وار کر کے گھر چڑھی اے گھائل کرتو کہ گُسا میں وا کی ناڑ اے کاٹ کے پھینک دیتو گھر چڑھی نے بجلی کی جُو ڈاب میں سُو چکّو نکالو، کھول کے اپنے مہیں آتا ٹھاکر کی چھاتی میں ایسے پھینک کے مارو کہ چکّو دستہ تک وا کی چھاتی میں گُھس گو۔اُو گھر چڑھی جو بندوق کی نال میں سُو گولی پار کر دیوے ہو وا کو نسانو کیسے چوکتو۔

گُسّا میں دُھت ٹھاکر کا دل میں چکّو گُھسو تو ایک دم لڑ کھڑا گو۔تلوار آپ ای آپ ہاتھ سُو نیچے گر پڑی۔اپر انت کو جاٹ اور جاگیردار ہو اتیک مجبور بی نہ ہو کہ ایک ای چکّو پیرانی بک دیتو۔کھڑے کھڑے چکّو نخ دینی کھینچ کے باہر نکالیو۔چکو کے ساتھ ای لوہی کی گرم دھار باہر نکلی۔وانے چکّو نیچے پٹک کے گھاؤ پہ ہتھیلی دھری، سِر پہ سُو پاگ اُتاری ایک پلّا مُھوں میں پکڑ کے ہاتھ کی کہنی سُو دابو اور باقی کا پھینٹا اے دوسرا ہاتھ سُو گھاؤ پہ دھر کے کسن لگ گو۔

گھر چڑھی اپنے جگے کھڑو چُپ چاپ کھڑو سب کچھ دیکھ رو ہو، واہے جاٹ کی جی داری اچھی لگی اپر جاٹ انت کو ہو تو مانس ای، نہ جھلی دھڑام سُو نیچے گرو اور گوڈہن کے بل جا پڑو۔گھر چڑھی اب بی کھڑو کھڑو واہے دیکھ رو ہو اپر جب کچھ دیر ٹھاکر یائی حال میں رہو تو دھیرے سُو چل کے وا کے پیئے آیو۔کندھا پکڑ کے بٹھایو تو ٹھاکر ڈھلک گو ۔وانے پران نخ دیا ہا۔گھر چڑھی نہ جانے ہو کہ مرن ہار کونؔ اے۔ای پہلو خون ہو جو انجانا میں واسُو ہویو۔وانے اپنو نیچے پڑو چکّو اُٹھایو ٹھاکر کا پھینٹا سُو خون صاف کرو پھر سُو ڈاب میں باندھ کے کھڑو ہو یو اور ٹھاکر کی لوتھ اور تلوار اے ہُونی چھوڑ کے بیج پاؤن سُو پہاڑ پہ اُوپر چڑھتو چلو گو اور چوٹی پہ جا پہنچو۔وانے مانس مار دیو ہو اپر وا کا دل میں اتیک بی ملال نہ ہو جیسے کہ کوئی چینٹی آ کے مسلی گئی ہووے۔

اُو ایک سیلا پہ بیٹھ گو اور دھیان پھر امراؤ وا کا مال پہ بے ہی مان (بے ایمان) کیں ہو گو؟۔ای تو نہ سمجھ آن والی بات اے۔اُو بچار کرتو رہو۔

(جاری اے)

میں گاؤں کو مکھیا ہوں، دن رات جانے کس کس سُو پالو پڑے موہے کوئی سوںؔ آوے ہے کہ کونؔ حق پہ اور کونؔ ناحق ہے

گھر چڑھی نہ جانے ہو کہ مرن ہار کونؔ اے پہلو خون ہو جو انجانا میں ہویو۔ٹھاکر کی لوتھ اور تلوار اے ہُونی چھوڑ کے پہاڑ پہ چلو گو

47ء میں میوات میں فساد کا آغاز

تحریکِ آزادی کے فراموش کردہ مناظر

اپریل 1947ء میں ضلع گوڑگاؤں اور ریواڑی میں ہندو مسلم کشیدگی شروع ہوگئی اور بڑے پیمانے پر آتشزنی، لوٹ مار اور قتل وغارت کے واقعات ہوئے۔ ان ہنگاموں کی ابتدا ایک معمولی واقعے سے ہوئی۔ تاؤڑو تھانہ کی حدود میں ہندو جاٹوں کی ایک گھوڑی چوری ہوگئی اور ایک رائفل چھین لی گئی جس کا الزام میوؤں پر لگا۔ اس واردات میں مالکان کو بھی زدوکوب کیا گیا تھا۔ کھوجیوں نے جیسے ہی بتایا کہ یہ میوؤں کی کاروائی ہے تو فوراً ایک منظّم ہندو دھاڑ نے میوات کی شمالی سرحد نزد سوندھ شریف تحصیل نوح کے دیہات موضع سکت پوری، گنگانی، بیری، ڈیری وغیرہ کو جلادیا۔ انتقامی کاروائی میں میوؤں نے بھی اگلے دن ہندوؤں کے گاؤں کوٹہ، لبّر، کھیڑی اور باگھنگی کو نذر آتش کردیا اسی طرح ضلع گڑگاؤں کے گاؤں نورنگ پور میں حالات اس وقت انتہائی کشیدہ ہوگئے جب درخت کاٹنے کے تنازعہ پر جاٹوں نے ایک میو کو زخمی کردیا اور بدلہ لینے کے لئے اردگرد کے دیہات سے میوا کٹھے ہوگئے۔

نوا گانواں سے ریاست بھرتپور کی افواج کی رُسوا کن پسپائی کے کچھ دن بعد نوگانواں کے میوؤں اور موضع نونیرہ کے جاٹوں کے درمیان زمین کا تنازعہ پیدا ہوگیا۔ طرفین میں لڑائی ہوئی دونوں طرف کے آدمی زخمی ہوئے مگر کسی فریق نے تھانہ میں رپٹ درج نہ کرائی۔ واقعہ کے دوسرے دن نونیرہ کے جاٹوں نے پنچایت کر کے چوڑیاں، ایک ڈوپٹہ اور کچھ روپے نوگانواں کے میو چودھری کے گھر بھجوادیئے۔ جاٹوں میں یہ چیزیں منگنی کی رسم کے طور پر لڑکی کے گھر بھیجنے کا رواج تھا۔ میو اس توہین کو برداشت نہ کرسکے اور دونوں گاؤں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی جس میں متعدد آدمی ہلاک وزخمی ہوئے۔ مارے جانے والوں میں زیادہ تعداد جاٹوں کی تھی۔ ہنگامے کی رپورٹ تھانہ میں ہوئی اور بھرتپور سے ڈی ایس پی رام سنگھ کے زیر کمان چار ٹرک پولیس بھیجی۔ نوگانواں آکر پولیس نے میوؤں سے گالم گلوچ کی جس سے میو مزید مشتعل ہوگئے اور بات یہاں تک بڑھی کہ پولیس نے گولی چلادی۔ میو بھاگنے کی بجائے مقابلے پر آگئے۔ لاٹھی اور رائفل کے درمیان جو ہونا تھا وہی ہوا۔ جو سامنے آیا پولیس کی گولی کا نشانہ بن گیا۔ اس قتل عام میں عورتوں اور بچوں سمیت تقریباً 250 میو شہید ہوئے۔ کئی کو گرفتار کرکے بھرتپور بھیج دیا گیا گرفتار ہونے والوں میں بہت سے زخمی بھی شامل تھے۔ بھرتپور میں فرقہ وارانہ بنیاد پر یہ پہلا قتل عام تھا جس میں میوؤں کی اتنی بڑی تعداد کو ریاستی پولیس نے شہید کیا۔ یہ قتل عام دراصل انتقامی کاروائی تھی جو ریاستی افواج کی کچھ دن قبل نوگانواں سے پسپائی کا بدلہ لینے کیلئے کی گئی۔ اس واقعہ کے بعد پورے میوات میں فسادات کی آگ بھڑک اُٹھی۔ ڈیگ سے پہاڑی، کاماں اور جریہڑا تک ریاستی پولیس اور افواج نے میو دیہات کو جلا ڈالا مہا سبھا کے کارکنوں نے بلوائیوں کے جتھے بنا کر میو دیہات میں خوب لوٹ مار اور قتل وغارت کی۔ عورتوں بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کو بلاتفریق قتل کیا۔ بہت سوں کو آگ میں زندہ جلا دیا گیا۔

میوات میں ہوئے مظالم اور اُس دور کے اخبارات!

1947ء کے فسادات کی ابتدا کے وقت تک میوات سیاسی طور پر غیر اہم اور فراموش کردہ علاقے کے طور پر موجود تھا جس کا بظاہر ہندوستان کی ہنگامہ خیز سیاسی جدوجہد میں کوئی واضح اور قابل ذکر کردار نظر نہ آتا تھا نہ تو ملکی سطح کا کوئی بڑا لیڈر میوؤں میں موجود تھا اور نہ ہی میوؤں کی کوئی نمائندہ تنظیم اس حد تک منظّم تھی کہ میوات کے گرد تنگ ہوتے ظلم کے گھیرے کو قبل از وقت بھانپ کر احتیاطی تدابیر کے طور پر کوئی لائحہ عمل ترتیب دیتی۔ ڈاکٹر کنور اشرف کے پال پردیش کے تصور اور آزادی کے بعد بھارت کے دارالحکومت سے ملحقہ اتنی بڑی مسلم آبادی کے خیال نے بہت سے ہندو لیڈروں کو متفکر کررکھا تھا اس لئے انہوں نے الور اور بھرتپور کے حکمرانوں کو اس بات پر قائل کرلیا کہ وہ میوؤں پر کاری ضرب لگائیں تاکہ پریشان حال بچے کھچے لوگوں کو میوات سے پاکستان دھکیلنے میں آسانی ہوجائے RSS نے اس منصوبے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

مقامی ہندو بالخصوص ریاست بھرتپور کے جاٹ اس سازش میں شامل ہونے کو فوراً تیار ہوگئے کیونکہ میوؤں کی ریاست سے بے دخلی کی صورت میں اُنہیں وسیع زمینیں ملنے کی توقع تھی اس مقصد کے لئے جاٹوں نے ایک پنچایت کی اور میوؤں کیخلاف بڑا لشکر تیار کرنے کیلئے دہلی اور پنجاب سے جاٹوں،

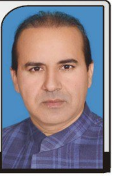

اقتباس
تقسیم ہند اور میوات
سردار عظیم اللہ خاں میو
(لاہور)
0302-8401299

ریواڑی سے اہیروں اور متھرا سے یادو قوم کے ہندوؤں کو مدد کے لئے بلایا گیا۔ عام ہندوؤں کو میوؤں کیخلاف لشکر کشی پر تیار کرنے کے لئے مذہبی نعروں کا سہارا لیا گیا اس طرح ایک سیاسی ومعاشی مفاد کی لڑائی مذہبی جنگ میں تبدیل کردی گئی۔ زمانہ ایسا تھا کہ پریس پر ہندوؤں کا خاصہ کنٹرول تھا اور جو چند اخبارات مسلمانوں کے پاس تھے تو اُن میں بھی غیر اہم میوؤں کی حالت زار بیان کرنے کا رجحان نظر نہیں آتا۔ میوات کا بڑا علاقہ الور اور بھرتپور ریاستوں کے زیر انتظام تھا جہاں پریس کی سرگرمیاں انتہائی محدود تھیں اور مقامی اخبار صرف حکومتی موقف ہی بیان کرسکتے تھے لہٰذا میوؤں کو ہمیشہ ظالم بنا کر پیش کیا گیا جبکہ باہر سے آنے والے اخبارات نے بھی اپنے ہندو مالکان کے زیر اثر میوؤں کا ایسا ہوّا کھڑا کیا کہ ہندو اکثریت میوؤں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے ہوگئی۔ میں نے اخبارات کے ذریعے میوات کے اس وقت کے حالات تک رسائی کی کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ مل سکی۔ کئی لائبریریاں دیکھیں مگر حیرت انگیز طور پر قدیم اخبارات کو محفوظ رکھنے کا رواج بہت کم پایا نیز جو کچھ محفوظ ہے اس میں میوؤں اور میوات کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔ شیل مایا رام نے Resisting Regiems میں ''اخبارات میں تشدد کا ذکر'' کے عنوان سے لکھا ہے کہ:

قومی اخبارات کا تشدد اور اس کے نظریہ کو پیش کرنے کا طریقہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ شہزادوں کی ریاستوں میں کثیرالاشاعت اخبارات کے ذریعے بہار اور بنگال میں کمزور ہندوؤں کیخلاف مسلمانوں کے مظالم کی یکطرفہ کہانیاں پھیلائی جاتی تھیں۔ ہندوستان ٹائمز میں ایک تذکرے میں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ میو اپنے لئے ایک علیحدہ آزاد ریاست کے قیام کی کوشش کررہے ہیں۔ خواتین کی عصمت دری کی جاتی ہے اور اُنہیں فی کس 15 روپے ٹیکس دینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جون میں بہت مختصر خبریں تھیں اور لکھا گیا کہ گوڑگاؤں میں اہیر، میو اور جاٹ لڑرہے ہیں اور ہندوؤں کو ایک مضبوط فوج تشکیل دینا چاہئے۔ میو اور جاٹوں کے درمیان جھڑپوں کو غیر منصفانہ طور پر پیش کیا گیا اور وجہ نہیں بتائی گئی کہ کیوں صرف جاٹ ہی گرفتار ہوتے ہیں۔ جولائی کی اشاعت میں بھرتپور کے شہری ودیہاتی علاقوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا ذکر آتا ہے جس کی وجہ سے 120 دیہات متاثر ہوئے۔ ریاستی رپورٹوں میں میوؤں کو جرائم پیشہ ثابت کرتے ہوئے اُنہیں ریاست دھولپور میں گھس کر گڑبڑ کرنے کا مرتکب قرار دیا گیا۔ میوؤں پر جارحیت اور فرقہ وارانہ فسادات کا الزام لگا کر اُن کیخلاف ہوئے ریاستی تشدد کو جاٹ میو کشیدگی کا نام دے کر چھپانے کی کوشش کی گئی۔ ان رپورٹوں میں میوات کے دیہاتی علاقوں میں میوؤں کیلئے اسلحہ کی ترسیل کا الزام لگا کر میوؤں کی دہشت گردی اور ''میوراج'' کے لئے مسلح جدوجہد کا ہوّا کھڑا کیا گیا۔

24 مئی کے دی پائینیر میں الزام لگایا گیا کہ تیس دیہات کو نیست ونابود کردیا گیا ہے اور بہت سے افراد مارے گئے ہیں، ہندوؤں کا کوئی پرسان حال نہیں، تباہی لوٹ مار اور آتش زنی کا بازار گرم رہا اور چونکہ جاٹ مارے گئے ہیں اس لئے حفاظت خود اختیاری کیلئے ایک جاٹ مورچہ (لشکر) تشکیل دیا گیا ہے۔ کنور اشرف کے حوالے سے بیان شائع کیا گیا کہ دو لاکھ میو آبادی میں سے نصف مسلح ہیں۔ 8 جون کی اشاعت میں ایک چشم دید بیان شائع ہوا کہ 250 میو جو جدید مہلک اسلحہ جس میں مارٹر، مشین گنیں، رائفل اور بندوقیں شامل تھیں سے مسلح ایک منظّم فوج کی صورت میں ضلع گوڑگاؤں کی حدود میں داخل ہوئے اور غیر میوؤں کو لڑائی کیلئے للکارا۔ ان رپورٹوں کو فضا میں حتمی سچ کے طور پر پیش کیا گیا۔ مسلم لیگ کو فرقہ واریت پر مبنی پروپگنڈا کے ذریعے میوؤں کے جذبات بھڑکانے اور اُنہیں اسلحہ فراہم کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ اخبار نے ان تمام خبروں کے لئے صرف چودھری شومنگل سنگھ پر انحصار کیا تھا تاہم ڈپٹی کمشنر گوڑگاؤں اور کمشنر انبالہ ڈویژن نے ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیا۔ اخباری رپورٹوں میں 1947ء کے وحشیانہ جرائم کا ذکر شاذونادر ہی ملتا ہے۔ لفظ ''فرقہ وارانہ فساد'' یکطرفہ کی بجائے باہمی کو ظاہر کرتا ہے اور لفظ بے دخلی کو سماجی تحریروں میں اس طرح استعمال کیا گیا کہ ریاست کا کردار غیر جانبدارانہ نظر آئے۔

(جاری ہے)

انجمن اتحاد وترقی میوات کا الیکشن تماشہ نہ بن جائے؟

نرمی اور اچھی نیت کا بدلہ نرمی اور اچھی نیت سے ملتا ہے پہلے ہمارا بھی یہی خیال تھا لیکن زندگی نے یہ سکھا دیا کہ لوگ اپنی فطرت کے مطابق چلتے ہیں یہ بات اس لئے کہی ہے کہ انجمن اتحاد وترقی میوات کی صدارت اور دیگر عہدوں کیلئے ایسے پیسے لٹائے جارہے ہیں جیسے اسمبلی کا الیکشن لڑا جارہا ہو۔ تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ کامیابی کیلئے وقت، جان اور مال کی قربانی دینی پڑتی ہے لیکن یہاں تو صرف مال ہی کی قربانی دی جارہی ہے وہ بھی چوہدراہٹ کیلئے اس لئے (اللہ نہ کرے) الیکشن کا رزلٹ بھی فارم 47 والا ہی سامنے آسکتا ہے۔ انجمن اتحاد وترقی میوات کے الیکشن کی ممبرشپ کی تاریخ میں توسیع سے ایسے لگتا تھا کہ ممبرشپ اتنی بڑی تعداد میں ہوگی کہ میو ٹیکنکل کالج کی تعمیر کیلئے کسی سے فنڈ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی لیکن یہ سب خام خیالی لگتا ہے کیونکہ بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے انجمن کی ممبرشپ کے پیسے ممبران سے ہی لئے ہوں۔ ایک اندازے کے مطابق پانچ سو ممبر بھی ایسے نہیں جنہوں نے خود فیس ادا کی ہو۔ پانچ سو کا مطلب پانچ لاکھ ہے اور جن لوگوں (امیدواروں) نے ممبرشپ کے پیسے اپنی جیب سے دیئے ہیں کسی صورت بھی تین ہزار سے زائد نہیں ہونگے۔ مان لیا کہ تین ہزار ہونگے مطلب 30 لاکھ جمع ہوئے ہونگے یا ہوجائیں گے۔ یقیناً 35 لاکھ میں سے پانچ چھ لاکھ روپے الیکشن کے اخراجات میں خرچ ہوجائیں گے اور انجمن کی رجسٹریشن کی رینول کرانے اور دیگر معاملات میں بھی لاکھوں خرچ ہونگے باقی پیسوں سے کیا کرنا ہے یہ تو اللہ ہی جانتا ہے لیکن برادری میں ووٹنگ سے الیکشن کے نتیجے میں جو گروپ آپس میں دست وگریباں ہونگے انہیں کنٹرول کرنا بھی بڑا چیلنج ہوگا۔

ہم الیکشن کمیٹی کے سربراہ برگیڈیئر (ر) ظفر لیٰسین بابر میو کی اس بات سے سو فیصد اتفاق کرتے ہیں کہ الیکشن تھرو سلیکشن ہونے چاہئیں اسی میں نہ صرف سب کی بھلائی ہے بلکہ اختلافات سے بچ کر بھائی چارہ کی فضا بھی قائم رہ سکتی ہے لیکن اس طرف کوئی جانے کیلئے تیار نہیں کیونکہ انجمن کی طرح امیدواروں کی بھی ایسی کوئی کارکردگی نہیں کہ انہیں یقین ہو کہ بغیر پیسے خرچ کئے لوگ اُن کے حق میں ہاتھ بلند کردینگے۔ کوئی بڑے پن کی بات نہیں لیکن اللہ کے فضل سے اتنا یقین ہے کہ ہم چاہیں تو اپنی جیب سے پیسے دے کر ممبر بنانے والوں سے زیادہ پیسے لے کر ممبر بنا سکتے ہیں لیکن میری اطلاع کے مطابق اجتماعی معاملے میں حالات کو دیکھ کر صدائے میو فورم کی ٹیم نے بھی کانوں کو ہاتھ لگالئے پھر بھی غیر سنجیدگی سے جو ممبر بنائے گئے ان کی فیس بھی ممبرز سے وصول کی گئی اور 16 جولائی کو 80 ہزار روپے عبوری صدر ممتاز شفیق کے اکاونٹ میں جمع بھی کرا دیئے گئے۔ تاریخ کی توسیع کے بعد بھی کافی ممبر بنائے گئے لیکن مزید فیس یا بک جمع کرائی جائے گی یا نہیں موجودہ تحریر تک اس کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔

انجمن کے الیکشن میں عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ صدائے میو فورم والے تو تنظیمی سرگرمیوں میں مصروف رہے لیکن میو اتحاد والے اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر صرف انجمن کی ممبرشپ میں

لگے رہے اور ایک گروپ کی طرف سے میولائرز فورم کو استعمال کیا گیا۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ انجمن سے کسی کو کوئی دلچسپی نہیں اور جو ممبر بن رہے ہیں اُن میں سے بھی اکثر انجمن کا پورا نام تک نہیں جانتے۔ پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے کرائی گئی ممبرشپ تو صرف کالج کیلئے کرائی گئی ہے اسی لئے اس تنظیم نے الیکشن میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا تھا لیکن دوسری تنظیموں کی طرف سے انجمن کی ممبرشپ کالج کی تعمیر کے لئے ہے یا پھر صرف عہدوں کے لئے یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے اگر کالج کیلئے کرائی گئی تو بہت اچھی بات ہے اور اگر انجمن کیلئے کرائی گئی ہے تو پھر الگ الگ تنظیموں میں رہنے کی بجائے ایک ہی تنظیم کا حصہ بن جانا چاہئے۔

انجمن کے الیکشن میں میو میڈیا والے غیر جانبدانہ کردار ادا کرنے کی بجائے اپنی اپنی بانسری بجارہے ہیں۔ کچھ تو خود الیکشن لڑرہے ہیں اور جو نہیں لڑرہے وہ برملا کسی نہ کسی امیدوار کی خوشامد میں سوشل میڈیا پر پوسٹیں چلانے میں مصروف ہیں اس لئے کوئی صرف اپنی بات کرے گا اور کوئی کسی دوسرے کی حمایت یا مخالفت میں مصروف نظر آئے گا اور الیکشن کمیٹی کا کیا رویہ ہوگا وہ امیدواروں کے پینل سامنے آنے کے بعد سامنے آئے گا لیکن ایک امیدوار سے بار بار کی مشاورت سے لگتا ہے کہ غیر جانبداری مشکوک ہوسکتی ہے اس معاملے میں برگیڈیئر بابر صاحب کا رویہ الیکشن کمیٹی کے اُن ممبران سے مختلف ہے جو کسی نہ کسی تنظیم کا حصہ ہیں دیکھتے ہیں وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہوتے ہیں یا پھر حالات کو دیکھ کر ہاتھ کھڑے کردیتے ہیں ویسے تو ان کی خواہش ہے کہ ہم کوئی ایسا کام کرجائیں جو ہمیشہ کے لئے برادری کی شناخت بن جائے لیکن ایسا کرنے کیلئے انہیں بہت کچھ برداشت کرنا پڑے گا کیونکہ ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے اللہ کرے کہ اس پارٹی کا انجام قوم کے اجتماعی مفاد میں سامنے آئے۔

ہماری قوم اور الیکشن کمیٹی میں بہت سے مخلص اور قابل لوگ بھی ہیں اسی لئے الیکشن کمیٹی کو ایک مشورہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہمارے خیال میں جو امیدوار بھی سامنے آئیں ان کا معیار مقرر کرنے کے بعد جو بھی میرٹ پر پورا اُتریں سب سے پہلے مسجد میں لے جاکر اُن سے حلف لیا جائے کہ وہ جیتے یا ہاریں الیکشن کے بعد تمام تر مخالفت کو بھلا کر ایک دوسرے کو گلے لگانے کے پابند ہونگے اور سب سے اہم اور قابل عمل بات یہ ہے کہ جو امیدوار بھی میدان میں رہ جائیں الیکشن سے ایسا پروگرام رکھا جائے جس میں امیدوار کالج یا میو مرکز کی تعمیر کیلئے اپنا منشور پیش کریں اور اس پروگرام میں صرف تقریریں ہی نہ کرائی جائیں بلکہ تمام ممبران کو شرکت کی دعوت دے کر انہیں امیدواروں سے سوالات کرنے کا ٹائم بھی دیا جائے عین ممکن ہے کہ اس پروگرام کے انعقاد سے مفت میں یا فیس بھر کے ممبر بننے والے اپنی رائے دہی کا اظہار کسی کے کہنے پر کرنے کی بجائے اپنے ضمیر کے مطابق کرنے پر مجبور ہوجائیں۔ کالج بنے گا یا پھر پرانی تاریخ دہرائی جائے گی برادری کو اس کا بھی بخوبی اندازہ ہوجائے گا۔ آخر میں بس اتنا ہی کہونگا کہ:

آپ بڑے ہیں بے شک صاحب آپ مگر یہ بھول گئے
عزت کروانے سے پہلے عزت کرنی پڑتی ہے

اہل وطن کو
جشنِ آزادی مبارک
دین محمد گروپ آف کمپنیز
(پرائیویٹ) لمیٹیڈ ملتان
0301-7814618
چوہدری دین محمد عارف میو
صدر پنجاب ٹیچر یونین ضلع ملتان
انجینئر آکاش عارف
انجینئر نعمان عارف

رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں
محمود اسٹیٹ
چوہدری سمیر خان پتھروڑیا
(مرحوم)
سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
0300-4403763
محمود خاں میو پتھروڑیا
(آف بدوکی)

ZOOM
حاجی نیاز
اینڈ عرفان
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ
پٹرولیم ضلع لاہور
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا
(شیر اپوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011

اسلم میو
ٹریڈرز
سبزی اینڈ فروٹ
کمیشن شاپ
شیڈ نمبر 219 فروٹ، سبزی منڈی لنک کاچھا منڈی لاہور
زیرسرپرستی
محمد اسلم میو
0300-8189154
ملک شاہد علی
0300,0323-4737059
پروپرائیٹرز
شانی میو
0307-4601674
حارث میو
0309-6307709

0315 8535755 عاطف ندیم 0301 4846133 طارق محمود
جشنِ آزادی مبارک
EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ
نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر
طارق محمود میو
0301-4846133
0315-8535755 عاطف ندیم

SHAMMAAS HONEY
100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے
شمّاس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شمّاس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خاں میو
0333-4921386

جشنِ آزادی مبارک
چوہدری
سعید اقبال میو
انشاءاللہ چیئرمین UC-270 آرائیاں

تمام اہل وطن کو
جشنِ آزادی مبارک
معیاری اور پائیدار تعمیرات کیلئے
آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار
محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر
پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

مختصر تحقیقی و تاریخی جائزہ

میو قوم، میوات، ضلع نوح اور غیاث الدین بلبن

برصغیر کی تاریخ میں میوات ایک منفرد خطہ رہا ہے جس نے اپنی جغرافیائی حیثیت، جنگجو مزاج، آزادی پسندی اور دینی وابستگی کی وجہ سے ہمیشہ مؤرخین کی توجہ حاصل کی۔ دہلی سلطنت، مغلیہ سلطنت اور برطانوی دور میں میواتیوں نے متعدد مواقع پر مرکزی حکومتوں کا مقابلہ کیا۔ اسی پس منظر میں سلطان غیاث الدین بلبن اور میواتیوں کی کشمکش برصغیر کی سیاسی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔

اس موضوع میں سب سے اہم سوالات یہ ہیں کہ

(1) میو قوم کا اصل نسب کیا ہے؟
(2) میوات کا نام کیسے پڑا؟
(3) ضلع نوح کی تاریخی حیثیت کیا ہے؟
(4) میوات میں اسلام کب پہنچا؟
(5) بلبن و میواتیوں کی جنگوں کی حقیقت کیا تھی؟

میو قوم کا تعارف اور نسب!

میو قوم ہندوستان کے قدیم باشندوں میں شمار ہوتی ہے۔ مؤرخین کی غالب رائے کے مطابق میو بنیادی طور پر مقامی راجپوت النسل قبائل کا مجموعہ ہیں جن میں بھٹی، چوہان، تومر، جادو یادو اور دیگر قبائل شامل تھے۔

مشہور مؤرخین نے میواتیوں کو راجپوت النسل مسلمان قرار دیا ہے۔ تاریخ فرشتہ میں میوات کے باشندوں کا ذکر دہلی سلطنت کے گردونواح میں آباد ایک مضبوط اور جنگجو قوم کے طور پر ملتا ہے۔ اسی طرح ضیاء الدین برنی نے "تاریخ فیروزشاہی" میں میواتیوں کو ایک طاقتور اور مزاحم قوم قرار دیا ہے جو اکثر دہلی کے سلاطین کے لیے چیلنج بنی رہی۔

جدید مؤرخہ شیل مایارام (Shail Mayaram) اپنی کتاب Retrospect A :Mewat میں لکھتی ہیں:

"میو ایک نسلی نہیں بلکہ تاریخی اور ثقافتی برادری ہے جس میں مختلف مقامی قبائل شامل ہو کر ایک الگ شناخت اختیار کر گئے۔"

(اردو ترجمہ:

"میو کوئی خالص نسلی گروہ نہیں بلکہ مختلف مقامی قبائل کا ایک تاریخی اور ثقافتی اتحاد ہے جس نے وقت کے ساتھ مستقل قومی شناخت حاصل کر لی۔"

(میری رائے یہ ہے کہ شاید میو کی بارہ پال اور گوتوں اور قبائل سے تعبیر کیا ہے) واللہ اعلم

کیا میو حضرت نوحؑ کی اولاد ھیں؟

اسلامی عقیدے کے مطابق طوفانِ نوح کے بعد دنیا کی موجودہ آبادی حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے پھیلی لیکن یہ دعویٰ کہ میو قوم براہ راست حضرت نوح علیہ السلام کے کسی خاص بیٹے کی نسل سے ہے، کسی مستند تاریخی یا نسبی دستاویز سے ثابت نہیں۔ اسی طرح یہ دعویٰ بھی ثابت نہیں کہ موجودہ میوات کے باشندے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے مسلسل اسی علاقے میں آباد چلے آ رہے ہیں۔ لہٰذا علمی دیانت کا تقاضا ہے کہ اسے مقامی روایت کہا جائے، قطعی تاریخی حقیقت نہیں۔

میوات اور ضلع نوح کی تاریخ!

میوات تاریخی طور پر موجودہ ہریانہ، راجستھان اور اتر پردیش کے بعض حصوں پر مشتمل ایک وسیع علاقہ تھا۔ موجودہ ضلع نوح (سابق ضلع میوات) اسی تاریخی خطے کا مرکزی حصہ ہے۔ عوامی روایت میں مشہور ہے کہ "نوح" کا نام حضرت نوح علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا لیکن مؤرخین کے پاس اس نسبت کا کوئی قطعی تاریخی ثبوت موجود نہیں۔ اسی لیے محققین عموماً لکھتے ہیں کہ:

"ضلع نوح کا نام حضرت نوح علیہ السلام سے منسوب ہونا ایک مقامی روایت تو ہو سکتی ہے جس کی تائید میں واضح تاریخی شہادت دستیاب نہیں۔"

میوات میں اسلام کی آمد!

میوات میں اسلام ایک ہی وقت میں نہیں آیا بلکہ تدریجاً پھیلا۔ تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ:

- مسلم تاجروں کی آمد
- صوفیائے کرام کی دعوت
- دہلی سلطنت کے سیاسی اثرات

ان تمام عوامل نے میوات میں اسلام کے فروغ میں کردار ادا کیا۔ خصوصاً خواجہ معین الدین چشتیؒ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ اور دیگر صوفیہ کے فیوض و برکات سے میوات میں اسلام مضبوط ہوا۔ مشہور مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ میوات کے تمام باشندے کسی ایک سلطان کے دور میں مسلمان نہیں ہوئے بلکہ یہ عمل کئی صدیوں تک جاری رہا۔

غیاث الدین بلبن کا تعارف!

غیاث الدین بلبن (1200ء–1287ء)

دہلی سلطنت کے غلام خاندان کے سب سے طاقتور حکمرانوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ اصل میں ترک النسل تھے۔ منگولوں نے کم عمری میں انہیں گرفتار کیا پھر غلاموں کی منڈیوں میں فروخت کیا گیا۔ بعد ازاں وہ سلطان شمس الدین التمش کے دربار تک پہنچے۔ اپنی

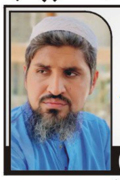

ندائے فطرت
ابوحمدان ابراہیم میو
(کراچی)
0321-2054970

قابلیت، انتظامی صلاحیت اور عسکری مہارت کی بدولت ترقی کرتے ہوئے پہلے امیر بنے، پھر ناصر الدین محمود کے نائب السلطنت اور آخر کار 1266ء میں دہلی کے سلطان بن گئے۔

برنی لکھتے ہیں:

"ناصر الدین محمود نے سلطنت کے بیشتر معاملات بلبن کے سپرد کر رکھے تھے۔" (تاریخ فیروزشاہی)

بلبن اور میواتیوں کی جنگیں!

بلبن کے دور میں میوات دہلی سلطنت کے لیے ایک مسلسل چیلنج تھا۔ برنی کے مطابق میواتی اکثر شاہی راستوں پر حملے کرتے، سرکاری قافلوں کو لوٹتے اور سلطنتی عمل داری کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔

بلبن نے اقتدار سنبھالتے ہی "خون اور لوہے" (Blood and Iron) کی پالیسی اختیار کی۔

اس نے:

- میوات کے جنگلات کٹوائے۔
- فوجی چوکیاں قائم کیں۔
- قلعے تعمیر کروائے۔
- باغی گروہوں کے خلاف سخت فوجی کارروائیاں کیں۔

برنی لکھتے ہیں کہ:

بلبن نے میواتیوں کے خلاف غیر معمولی سختی اختیار کی اور بڑی تعداد میں لوگ قتل ہوئے۔ تاہم یہ کہنا درست نہیں کہ تمام جنگیں مذہبی بنیاد پر تھیں۔ اکثر مؤرخین انہیں سیاسی اور عسکری نوعیت کی کارروائیاں قرار دیتے ہیں جن کا مقصد سلطنت کی عمل داری قائم کرنا تھا۔

میواتیوں کی مزاحمتی روایت!

بلبن کے بعد بھی میواتیوں کی مزاحمت ختم نہیں ہوئی۔ سلطنت دہلی، مغلوں اور بعد میں انگریزوں کے ادوار میں بھی میواتی اپنی آزادی پسندانہ روایت برقرار رکھتے رہے۔ انکی جنگجو طبیعت کا اعتراف مخالف مؤرخین نے بھی کیا ہے۔

راجہ حسن خان میواتی!

میوات کی تاریخ میں راجہ حسن خان میواتی کا نام غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ 1527ء میں جنگِ خانوا کے موقع پر انہوں نے رانا سانگا کا ساتھ دیا اور ظہیر الدین بابر کے خلاف جنگ لڑی۔ بابر نے اپنی تزک میں حسن خان میواتی کی قوت اور اثر و رسوخ کا ذکر کیا ہے۔ حسن خان میواتی اپنے بارہ ہزار ساتھیوں سمیت جنگ خانوا میں شہید ہوئے اور میواتی روایت میں آج بھی عزت و احترام کے ساتھ یاد کیے جاتے ہیں۔

1857ء کی جنگ آزادی میں میوات!

1857ء کی جنگ آزادی میں میوات نے نمایاں کردار ادا کیا۔ برطانوی سرکاری ریکارڈ اور گزٹیئرز سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح، پنہانہ، فیروزپور جھرکہ اور تاوڑو کے علاقوں میں انگریز حکومت کے خلاف شدید مزاحمت کی گئی۔ اس کے نتیجے میں متعدد بستیاں تباہ کی گئیں اور بہت سے افراد کو سزائیں دی گئیں۔ برطانوی حکام نے اپنی رپورٹوں میں میواتیوں کو "باغی اور مزاحم قوم" قرار دیا۔

تبلیغی جماعت اور میوات!

بیسویں صدی میں میوات ایک نئے دینی باب کا مرکز بنا۔ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے دعوت و اصلاح کا کام میوات سے شروع کیا ان کی محنت سے میوات میں دینی شعور بیدار ہوا اور یہی خطہ بعد میں تبلیغی جماعت کی ابتدائی سرگرمیوں کا اہم مرکز بن گیا۔

تمام کا ماحاصل یہ ھوا کہ :

(1)۔ میو قوم بنیادی طور پر مقامی راجپوت اور دیگر قبائل کے مجموعے سے وجود میں آئی۔
(1)۔ حضرت نوح علیہ السلام سے براہ راست نسب کا کوئی مستند تاریخی ثبوت موجود نہیں۔
(3)۔ ضلع نوح کا نام حضرت نوح علیہ السلام سے منسوب ہونا ایک مشہور مقامی روایت ہے، قطعی تاریخی حقیقت ثابت نہیں۔
(4)۔ میوات میں اسلام تدریجاً صوفیائے کرام، تاجروں اور مسلم حکومتوں کے اثر سے پھیلا۔
(5)۔ غیاث الدین بلبن نے میواتیوں کے خلاف سخت فوجی مہمات چلائیں جن کا بنیادی مقصد سلطنت کی عمل داری قائم کرنا تھا۔
(6)۔ میواتیوں نے صدیوں تک آزادی اور مزاحمت کی روایت برقرار رکھی۔
(7)۔ راجہ حسن خان میواتی جنگ آزادی 1857ء اور بعد میں تبلیغی جماعت کے ساتھ وابستگی میو قوم کی تاریخ کے نمایاں ابواب ہیں۔

اھم مراجع!

(1) تاریخ فیروزشاہی — ضیاء الدین برنی
(2) تاریخ فرشتہ — محمد قاسم فرشتہ
(3) طبقات ناصری — منہاج السراج
(4) تزک بابری — ظہیر الدین بابر
- Annals and Antiquities of Rajasthan — کرنل ٹاڈ
- Retrospect —A:Mewat شیل مایارام
- پنجاب و راجپوتانہ گزٹیئرز
- برطانوی سرکاری ریکارڈ برائے 1857ء

مری کا تربیتی کنونشن اور اس کی اہمیت

کارگزاری
چوہدری سرور شاہین میو
(رائیونڈ)
0333-4426402

میں صدائے میو کا باقاعدہ رائیٹر تو نہیں لیکن موقع کی مناسبت سے کبھی کبھی لکھنے کی کوشش کرتا ہوں اور پاکستان صدائے میو فورم کا مرکزی سیکرٹری جنرل ہونے کے ناطے میری ذمہ داری بنتی ہے کہ مری میں ہونے والے تین روزہ تربیتی کنونشن کے بارے میں بتاؤں کے اس کا مقصد کیا تھا اور اس طرح کے پروگرامز کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔ جب سے میں صدائے میو فورم کا حصہ بنا ہوں میں نے دیکھا کہ اس تنظیم کے چند افراد کے اجلاس سے لے کر بڑے پروگرام تک کہیں بھی مل بیٹھنا بے مقصد نہیں ہوتا شاید اسی لئے برادری کے سنجیدہ لوگ نہ صرف اس تنظیم کو سنجیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ اس ٹیم پر اعتماد بھی کرتے ہیں۔

صدائے میو کے پلیٹ فارم سے ہونے والے پروگرامز اجتماعی شادی، میو سپوت ایوارڈ، میو طلبہ کنونشن، میو بیٹھک کے پروگرامز کے بارے میں یقیناً سب ہی لوگ جانتے ہیں لیکن مری میں تین روزہ تربیتی کنونشن کا جو سلسلہ 2023ء میں شروع کیا گیا تھا اس کے مقاصد کے بارے میں کسی نے شاید اس لئے نہ سوچا اور سمجھا ہو کیونکہ مری کا نام آتے ہیں سیر و سیاحت کا تاثر ابھرتا ہے اور ہر کوئی یہی سمجھتا ہے کہ دن میں گھومنے پھرنے اور رات میں گپ شپ کا پروگرام ہوتا ہوگا۔ ایسا بالکل بھی نہیں مری اور سیر و سیاحت تو لازم ملزوم ہیں مگر صدائے میو فورم کی طرف سے تربیتی کنونشن کا جو پروگرام رکھا جاتا ہے اس کا پہلے سے ہی شیڈول جاری کر دیا جاتا ہے اور اسی شیڈول کے مطابق سیر و سیاحت والے دن بھی صبح ناشتے کے بعد اور رات کو ڈنر کے بعد بھی تربیتی نشست منعقد کی جاتی ہے اور ہر نشست کے مقرر کو پہلے سے ہی موضع دے دیا جاتا ہے۔

میں پہلے کنونشن میں تو شریک نہ ہو سکا لیکن دوسرے دونوں پروگرامز کا حصہ رہا۔ مجھے اس کوشش میں ایک چیز بہت اچھی لگی کہ یہاں کسی کیخلاف کوئی بات نہیں کرتا سب ہی اپنی اصلاح اور کام میں بہتری لانے کی بات کرتے ہیں، اپنی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ کے لائحہ عمل پر غور و فکر ہوتا ہے۔ اس بار مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ نے "تنظیمی معاملات کا جائزہ اور آئندہ کا لائحہ عمل"، مرکزی سینئر نائب صدر پروفیسر سرفراز احمد میو نے "نفسا نفسی کے دور میں تنظیمی کام کی اہمیت" صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق نے "بہت سی میو تنظیمات کی موجودگی میں فورم کے قیام کی وجہ اور اس کے اثرات" پر تفصیلی لیکچر دیا اور اپنی بات دلائل کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی۔ بحیثیت مرکزی سیکرٹری جنرل مجھے "تنظیم کے مالی معاملات اور ریکارڈ کی اہمیت" کا موضع دیا گیا تھا جبکہ مجلس شوریٰ کے سربراہ چوہدری اقبال سحر خاں نے تنظیم کی افادیت اور میزبان چوہدری صابر حسین بلا میو نے اپنی ٹیم کی طرف سے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور میو یوتھ ویلفیئر فورم اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر عامر اسرار میو جو راؤ عمران مقبول اور عامر بشیر کے ہمراہ تشریف لائے انہوں نے بھی صدائے میو فورم اور اپنی تنظیم کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ماشاء اللہ سب ہی مقررین نے اپنے اپنے انداز میں کمال کے لیکچر دیئے۔

میں جو بات کرنے لگا ہوں وہ اس لئے نہیں کرر ہا کہ میں صدائے میو فورم کا ذمہ دار ہوں بلکہ میو قوم کا ایک فرد ہونے کے ناطے سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنی برادری میں بہت کچھ دیکھا اور کچھ نہ کچھ کرنے کا موقع بھی ملا مگر صدائے میو فورم جیسی ہر معاملے میں شفافیت اور ایک دوسرے پر اعتماد برادری کی کسی اور تنظیم میں نہیں دیکھا۔ ہر تنظیم کے لوگ دوسری تنظیم کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن صدائے میو کے بارے میں کوئی مثال بھی نہیں دے سکتا کہ اس کے کسی ذمہ دار نے کسی دوسری تنظیم کے بندے کو کہا ہو کہ بھائی اس تنظیم کو چھوڑیں ہماری تنظیم کا حصہ بن جائیں اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہماری تنظیم کے ایجنڈے میں عملی کام کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ صدائے میو فورم میں بھی بہت سی کمی کوتائیاں ہونگی، کسی کے بارے میں ایسے کمنٹس بھی کیئے جاتے ہونگے جو دوسرے کو ناگوار گزرتے ہوں مگر ایسے کسی معاملے کو اہمیت نہیں دی جاتی جس کا تعلق برادری کی کسی بھی تنظیم سے ہو جبکہ معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ باقی تنظیمیں کام کو اہمیت دینے کی بجائے دوسری تنظیم کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں ہی زیادہ وقت صرف کرتی ہیں جو کہ پوری قوم کیلئے نقصان کا باعث بن رہا ہے اور انہی حالات کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ لوگ میو تنظیمات سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

آخر میں برادری کی تمام تنظیمات کو مشورہ دینا چاہونگا کہ کوئی برادری ایسی نہیں جس میں ایک دوسرے کی مخالفت نہ کی جاتی ہو لیکن میو قوم ایک خاندان اور قبیلے کی مانند ہے۔ کسے کے کتنے ہی اختلاف کیوں نہ ہوں کہیں نہ کہیں غمی خوشی میں ایک دوسرے سے ملاقات ہونی ہی ہوتی ہے اس لئے ہمیں اپنی سوچ بلدنی چاہیئے اور تربیتی پروگرام کر کے اپنے اپنے ذمہ داران اور کارکنان کو سمجھانا چاہیئے کہ ہمارا کام ایک دوسرے کی مخالفت کرنا نہیں اپنی قوم میں بھائی چارہ کی فضا قائم کرنا ہے تاکہ سب تنظیموں کے کام میں بہتری آسکے اور اُن سے وابستہ لوگ اپنی لیڈر شپ کی سوچ پر فخر کر سکیں۔

ابن اُمِّ مکتومؓ! سب سے زیادہ نیابتِ رسول ﷺ کا اعزاز

عظیم المرتبت ہستی، عزم و استقامت کی روشن مثال، قدیم الاسلام اور سابقون اوّلون، سیدہ خدیجہؓ کے ماموں زاد بھائی، پیدائشی نابینا ہونے کے باوجود بڑے پرعزم اور باہمت، ظاہری بصارت سے محرومی کے باوجود، نورِ بصیرت سے منور۔ دیدار نبی ﷺ نہ ہوا مگر دل نے سمجھ لیا، مدینہ طیبہ ہجرت کرنے والی دوسری شخصیت، حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن میں ذکر ہونے کا شرف، تیرہ مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی نیابت کا اعزاز، نابینا مگر قادسیہ میں بطور علم بردار شریک، موذن رسول ہونے کا خطاب، مسجد نبوی میں امامت کی نیابت کا شرف اور آپ کے مقام و مرتبہ کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نابینا صحابی کے حق میں اپنے محبوب ﷺ کو تنبیہ فرمائی۔

یہ جلیل القدر صحابی جن کی شان میں حضرت جبرائیلؑ اللہ رب العزت کے حکم سے آسمان سے وحی لے کر نازل ہوئے۔ یہ خوش نصیب صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ ہیں جن کا اصل نام عبداللہ تھا اور کنیت ابو عبداللہ۔ ایک روایت کے مطابق والدین نے آپ کا نام الحصین رکھا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کا نام بدل کر عبداللہ رکھ دیا۔

آپؓ کے والد کا نام قیس (یا عمرو) تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام حضرت عاتکہ تھاؓ جن کی کنیت اُمِّ مکتوم تھی۔ اسی نسبت سے آپؓ ابنِ اُمِّ مکتوم (یعنی اُمِّ مکتوم کا بیٹا) کہلائے۔ انہیں ام مکتوم اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے ہاں سیدنا عبداللہؓ نابینا پیدا ہوئے تھے۔

عرب معاشرے میں یہ انداز نسبت غیر معمولی نہیں تھا لیکن سیدنا عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ کے معاملے میں یہ نسبت محض تعارف نہ رہی بلکہ عزت و توقیر کی علامت بن گئی۔ یوں ایک ماں کی کنیت بیٹے کی شناخت بن گئی اور تاریخ اسلام میں آپؓ ہمیشہ اسی نام سے یاد کیے گئے۔ آپؓ قریش کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ پیدائشی نابینا تھے مگر ایمان کی بصیرت سے مالا مال تھے۔ جب مکہ میں اسلام کا نور چمکا تو وہ فوراً آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور دین حق قبول فرمایا۔ سیدنا عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ اسلام کے شیدائی اور نبی کریم ﷺ سے شدید محبت کرنے والے تھے۔ اسی لیے مختلف اوقات میں آپ ﷺ سے ملنے کے لیے حاضر رہتے اور دین کی خدمت میں لگے رہتے۔

سیدنا عبداللہ بن ام مکتومؓ کو جب علم ہوا کہ رسول کائنات ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی ہے تو آپؓ بلا تاخیر اپنا وطن، برادری اور گھر بار چھوڑ کر مدینہ طیبہ جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ سیدنا مصعب بن عمیرؓ کے بعد سیدنا عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ دوسری شخصیت ہیں جنہیں ہجرت مدینہ کا شرف حاصل ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے آپؓ کو بعض ایسے اعزازات سے نوازا جو بہت کم صحابہ کرامؓ کو حاصل ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کئی غزوات کے موقع پر مدینہ منورہ کا قائم مقام حاکم بھی مقرر فرمایا جو ان کے بلند مقام کی دلیل ہے۔

آپ غزوات یا دوسرے اُمور کے لئے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو مدینہ شریف میں انہیں اپنا قائم مقام مقرر کر کے جاتے۔ جب جنگ ہوتی ہے تو سارے لوگ تو جنگ پر نہیں جا سکتے۔ ان میں بیمار ضعیف، بوڑھے، بچے عورتیں سبھی شامل تھے۔ مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے بھی بعض صحابہ کرامؓ کو چھوڑا جاتا تھا۔ ان کو نمازیں پڑھانے کے لئے سیدنا عبداللہ بن ام مکتومؓ کو مقرر کیا جاتا تھا۔ مدینہ طیبہ میں بطور امام ان کی تقرری سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مدینہ ایک ریاست تھی جس کے سربراہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ تھے۔

سیدنا عبداللہ بن ام مکتومؓ کو اذان دینا بے حد محبوب تھا۔ آپؓ نے عرض کیا:

”یارسول اللہ ﷺ! مجھے موءذن بنا دیجئے۔“

اور یوں وہ اسلام کے اولین موذنوں میں شامل ہوئے۔ مسجد نبوی کے سب سے پہلے موذن سیدنا بلال بن رباحؓ تھے۔ یہ دونوں حضرات باری باری اذان اور اقامت کہتے۔ اگر اذان سیدنا عبداللہؓ دیتے تو اقامت سیدنا بلالؓ کہتے۔ اسی طرح اگر اذان سیدنا بلالؓ دیتے تو اقامت سیدنا عبداللہؓ کہتے۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اذان کہے، وہی اقامت کہنے کا زیادہ حق دار ہے۔“

رمضان المبارک کے دوران سحری کی پہلی اذان سیدنا بلال بن رباحؓ دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب بلالؓ اذان دیں تو سحری کھانا شروع کر دیا کرو، جب سیدنا عبداللہ بن ام مکتومؓ اذان دیں تو کھانا پینا چھوڑ دو کیونکہ سحری کا وقت ختم ہو گیا۔“

ایک مرتبہ رسول کائنات ﷺ روسائے قریش کو تبلیغ فرما رہے تھے۔ بعض روایات میں آیا ہے وہ لوگ عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل ابن ہشام، امیہ بن خلف اور حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ سیدنا ابن ام مکتومؓ آ گئے۔ آپؓ حضور اکرم ﷺ سے کچھ عرض کرنا چاہتے تھے لیکن حضور ﷺ ان لوگوں کو سمجھانے میں اتنا منہمک تھے کہ توجہ نہ دے سکے اور سیدنا ابن ام مکتوم کو آپ ﷺ کا اس طرح خطاب کرنا نہ گوار لگا۔ جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو آثار وحی ظاہر ہوئے اور سورہ عبس کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں:

ترجمہ: ”محمد ﷺ! جب تمہارے پاس نابینا آیا تو تم ترش رو ہوئے اور منہ موڑ لیا اور تم کیا جانو کہ عجب نہیں وہ تمہاری تعلیم سے پاک ہو جائے یا نصیحت سنے اور اس کو وہ نصیحت فائدہ بخشے، لیکن جو شخص بے

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو
(سیہو وال پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

توجہی کرتا ہے اس کی طرف تم خوب توجہ کرتے ہو، حالاں کہ وہ اگر درست نہ ہو تو تم پر کوئی الزام نہیں اور جو تمہارے پاس خدا کے ڈر سے دوڑتا ہوا آتا ہے تو تم اس سے بے اعتنائی کرتے ہو۔“

ان آیات کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ خاص طور پر سیدنا ابن ام مکتومؓ کا لحاظ رکھتے تھے اور کاشانہ نبوی میں ان کی بڑی خاطر مداری ہوتی تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ آپ کو لیموں اور شہد کھلایا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ نزول آیات کے بعد یہ سیدنا ابن ام مکتومؓ کی روزانہ کی خوراک ہے (مستدرک حاکم)

ناگواری کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سیدنا ابن ام مکتومؓ پکے مسلمان تھے وہ دوسرے اوقات میں بھی سوال پوچھ سکتے تھے برخلاف روسائے قریش کے جو ہر وقت آپ ﷺ کی خدمت میں نہ آتے تھے۔ اس وقت یہ لوگ آپ ﷺ کی بات سن رہے تھے جس سے ان کے ایمان لانے کی توقع کی جا سکتی تھی مگر آپ ﷺ کے اس عمل کو ناپسندیدہ قرار دے کر آپ ﷺ کو ہدایت کی گئی کہ یہ صحابیؓ جو کچھ دریافت کر رہا ہے اس کا اثر یقینی ہے جب کہ غیروں سے گفتگو کا اثر یقینی نہیں۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی دو بیویوں حضرت ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک سیدنا عبداللہ ابن مکتومؓ آ گئے حضور ﷺ نے فرمایا:

”ان سے پردہ کرو۔“

انہوں نے عرض کیا:

”یارسول اللہ ﷺ! یہ تو نابینا ہیں۔“

حضور ﷺ نے فرمایا:

”تم تو نابینا نہیں ہو۔“ (جامع الترمذی)

سیدنا ابن ام مکتومؓ کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا۔ راستہ میں جھاڑیاں پڑتی تھیں، کوئی راہ نما بھی نہ تھا۔ ان تمام دشواریوں کے باوجود سیدنا ابن ام مکتومؓ ہمیشہ مسجد نبوی میں نماز پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ رسول کائنات ﷺ سے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت چاہی لیکن اذان اور اقامت کی آواز ان کے گھر تک جاتی تھی اس لیے آپ ﷺ نے اجازت نہ دی۔ چناں چہ اسی حالت میں چھڑی سے ٹٹولتے مسجد آتے تھے۔

سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے زمانے میں ان کو راہ نما دیا تھا۔ (ابن سعد)

سیدنا ابن مکتومؓ کا سب سے منفرد امتیاز تو یہی ہے کہ ان کو 13 مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی نیابت کا اعزاز ملا جس میں وہ مسجد نبوی کی امامت کرتے تھے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کے حافظ تھے اور مدینہ آنے کے بعد لوگوں کو قرات سکھاتے تھے۔ (ابن سعد)

سیدنا عبداللہ بن ام مکتومؓ غور و فکر میں ڈوب جاتے ہیں:

”اللہ کی راہ میں نکلنا، جہاد کرنا، پھر غازی بن کر واپس آنا یا شہادت کے بلند مقام پر فائز ہونا سبحان اللہ! کیا اس سے بڑھ کر کوئی سعادت ہو سکتی ہے؟ انہیں نبی کریم ﷺ کا فرمان یاد آ جاتا کہ شہید کو قیامت کے روز بہت سے اعزازات سے نوازا جائے گا۔ خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

سیدنا عبداللہ بن ام مکتومؓ نے دنیا میں کسی عورت کو تو دیکھا نہیں کہ وہ دنیا میں آنکھوں کی بینائی سے محروم تھے مگر تمنا اور خواہش تھی کہ جنت میں حوروں کو دیکھ سکیں گے۔ حور کے بارے میں انہیں معلوم تھا کہ اس کے سر کی چادر دنیا جہان کے قیمتی خزانوں سے بہتر ہو گی۔ شہید کو قیامت کے روز وقار کا تاج پہنایا جائے گا۔ انہی خیالوں میں گم سم سیدنا عبداللہ بن ام مکتومؓ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی مجلس میں پہنچے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں مرحبا کہا:

”اھلا و سھلا عبداللہ بن ام مکتوم! فرمائیں آپ کا میرے پاس کیسے آنا ہوا؟“

سیدنا ام مکتومؓ نے فرمایا:

”امیر المومنینؓ! میں نے سنا ہے آپ مجوسیوں سے ٹکر لینے کے لیے قادسیہ کے میدان میں تیاری کر رہے ہیں۔“

سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا:

”ہاں! عبداللہ! آپ نے درست سنا ہے۔“

سیدنا ام مکتومؓ نے فرمایا:

”میں بھی اس لشکر کے ساتھ جانا چاہتا ہوں زرہ پہنا کر صفوں کے درمیان کھڑا کر دیں اسلام کا جھنڈا میرے ہاتھ میں پکڑا دیں میں تو نابینا ہوں اپنی جگہ پر ڈٹا رہوں گا اس سے مجاہدین کو حوصلہ ملے گا۔“

امیر المومنین سیدنا عمر فاوقؓ ان کے دلائل کے سامنے خاموش ہو گئے یوں بھی وہ کوئی عام صحابی تو نہیں سابقون اولون میں سے تھے اور ان کے لئے قرآن پاک میں سورۃ عبس کی ابتدائی آیات نازل کی گئی تھی۔

سیدنا عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ امیر المومنین سیدنا عمر فاوقؓ کی اجازت سے ۱۴ ہجری میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ تین دن تک ایرانیوں سے معرکہ آرائی ہوتی رہی۔ انھوں نے زرہ پہنی ہوئی اور علَم تھام رکھا تھا۔ تین دن بعد جب مسلمان فتح سے ہم کنار ہوئے تو مسلمان غازیوں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ شہادت کے رتبہ سے سرفراز ہو چکے ہیں اور آپؓ نے علَم اسی طرح سے اپنے ہاتھوں سے تھام رکھا تھا۔ واقدی کے بیان کے مطابق ان کی وفات مدینہ میں ہوئی لیکن زبیر بن بکار کی روایت کی رو سے قادسیہ میں شہادت پائی۔ (ابن سعد)

سیدنا انسؓ فرماتے ہیں:

سیدنا ابن ام مکتومؓ قادسیہ کی لڑائی میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی ماتحتی میں شریک ہوئے اور آپؓ کے ساتھ سیاہ جھنڈا تھا اور آپؓ کے بدن پر زرہ تھی اور اسی معرکہ میں شہادت نوش فرمائی۔

(المستدرک، اسد الغابہ)

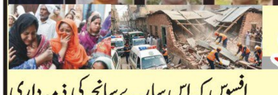

سانحہ کاہنہ نو

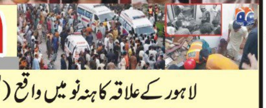

لاہور کے علاقہ کاہنہ نو میں واقع (بستی عید گاہ) میں واقع ایک انتہائی افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ ایک گھر کی چھت گرنے سے 20 بچوں سمیت ایک ٹیچر شدید زخمی ہوئیں اور واقعے کے نتیجے میں 14 بچے دنیا فانی سے رخصت ہو گئے اور جو باقی بچے تھے وہ کم یا زیادہ زخمی ہوئے۔ ان بچوں کو پڑھا رہی تھیں (حمیدہ بی بی) وہ بھی اس گرنے والی بدقسمت چھت کے ملبے تلے آ کر شدید زخمی ہوئیں اس کے ساتھ ساتھ اس کی ایک بیٹی بھی اس واقعے میں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سارے سانحہ کی زمہ داری آخر کس پر عائد ہوتی ہے حکام بالا پر، مالک مکان پر، غربت اور بیروزگاری اس سب کی زمہ دار ہے یا پھر وہ بدقسمت استانی جو اپنی محنت کے ساتھ غریب بچوں کو معقول فیس کے ساتھ علم کی روشنی فراہم کر رہی تھی؟ بدقسمتی سے حسب معمول تحقیقاتی اداروں کی رپورٹ آ چکی ہے جس میں ٹھیکیدار، مالک مکان اور مزدوروں کو ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ مالک مکان کا کہنا ہے کہ بارش کی وجہ سے گھر کی چھت ٹپکتی تھی۔ ہمارا گزر بسر بڑی مشکل سے ہوتا ہے اور میری بیوی میرا ہاتھ بٹانے کے لئے گھر میں بچوں کو ٹیوشن پڑھاتی ہیں میں خود ایک پھل فروش ہوں اس طرح بڑی مشکل سے ہماری فیملی کا گزر بسر ہو رہا تھا۔

مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے حکمران کب ہوش کے ناخن لیں گے۔ ایک وقت تھا جب حضرت عمر فاروقؓ کا دور حکومت تھا۔ تو خوف خدا اس قدر تھا کہا گیا کہ!

دریائے فراط کے کنارے اگر کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا تو اس کا جواب دہ بھی میں ہوں

ہمارے ہاں تو اتنی بے حسی ہے کہ ساری کی ساری ذمہ داری انہیں لوگوں پر ڈال دی جاتی ہے جو پہلے ہی اپنی زندگی بڑی مشکل سے گزار رہے ہوتے ہیں۔ افسوس اس بات پر ہے کہ قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں لیکن بجائے امداد کرنے کے الٹا محنت کرنے والوں کو قصوروار قرار دیا گیا۔ اس بات سے کوئی انکار

نادان
ندیم مشتاق میو
(لاہور)
0323-4835673

نہیں ہے کہ ان مزدوروں کو کام سے پہلے گائیڈ کیا جاتا اور حفاظتی اقدامات اٹھائے جاتے تو بہت سی قیمتی جانیں بچ جاتیں۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ادارے غفلت کی نیند سو رہے ہیں کیا ہمارے اداروں کا کام نہیں ہے کہ وہ تمام بلڈنگ کا معمول کے مطابق معائنہ کریں؟ ایسا کیوں ہے کہ جب بھی کوئی اس طرح کا واقع رونما ہوتا ہے تو فوری طور پر سب ادارے حرکت میں آ جاتے ہیں اور کیا ان اداروں کا کام نہیں ہے کے بروقت اس کے لئے حفاظتی اقدامات اٹھائیں تا کہ اس طرح کے جانی اور مالی نقصانات سے بچا جا سکے۔

افسوس کہ اس سارے سانحہ کی ذمہ داری بجائے ذمہ دار لوگوں پر ڈالنے کے الٹا اس غریب فیملی پر ڈالی جا رہی ہے جو پہلے سے غربت اور بھوک سے جنگ لڑ رہے ہیں اس کے علاوہ جو ٹیچر ہے وہ بھی شدید زخمی ہے اور زندگی موت کی جنگ لڑ رہی ہے انہیں اس واقعہ کا زمہ دار قرار دینا انتہائی افسوسناک عمل ہے۔ ایک تو غریب بھوک سے مر رہا ہے اوپر سے یہ ظلم ان لوگوں کو جینے نہیں دیتا۔ تعلیم یافتہ افراد کی شرح پہلے ہی بہت کم ہے جس کی بنیادی وجہ بے جا فیس اور ناقص تعلیمی نظام ہیں ایسے میں اگر کوئی انسان اپنی مدد آپ کے تحت غریب کے بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے کوشش میں لگا ہے تو اسے مجرم بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میری حکومت وقت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ ان لوگوں کو مجرم نہ بنایا جائے یہ ایک آزمائش تھی جو اللہ کی طرف سے ہم پر آئی اس آزمائش سمجھ کر آئندہ کے لئے فوری حفاظتی اقدامات کئے جائیں۔

میں کہیں بھوک سے نہ مر جاوں اے امیر شہر
گر مستقبل ہوں تمہارا تو بچا لو مجھ کو

میری سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے درخوست ہے کہ جہاں تعلیم کی بنیادی ضروریات موجود نہیں ہیں وہاں فوری طور پر انکی فراہمی یقینی بنائی جائے اور ایسے لوگ جو اپنی مدد آپ کے تحت معاشرے میں علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں انہیں مجرم نہ بنانے کی بجائے اُن کے مسائل پر توجہ دیجائے تا کہ اُن کی بھی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

آزادی صرف جشن نہیں، ذمہ داری کا نام ہے!

قوموں کی زندگی میں بعض دن اس قدر اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کہ انکا تذکرہ دلوں کو ایمانی جوش و خروش سے بھرپور کر دیتا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں 14 اگست کا دن ایسی ہی اہمیت کا حامل ہے۔ چودہ اگست محض ایک دن نہیں بلکہ تحریکِ پاکستان کے مجاہدین کے بے مثال جذبہ قربانی کا پیغام بھی ہے۔ اس دن کی تاریخی عظمت کو بیان کرنے کیلئے ایک رائٹر کی حیثیت سے یہ لکھنا ضروری سمجھوں گی کہ قلم ایک امانت ہے اور قلم کار اسکا نگہبان، ایک مخلص قلم کار نہ صرف لفظوں کو ترتیب دیتا ہے بلکہ قوموں کے ضمیر کو بھی جگانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسکی تحریر چراغِ روشن کے طور پر آنے والی نسلوں کیلئے فکری سرمایہ چھوڑ جاتی ہے، اسکا قلم صرف روشنائی نہیں بہاتا بلکہ سوچ کو جلا بخش کر حق و باطل کے درمیان حدِ فاصل بھی کھینچتا ہے۔ اسی طرح میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ وہی لکھوں جو قوم کی اصلاح اور آنے والی نسلوں کی رہنمائی کا سبب بنے۔

جشن آزادی کے اس شمارے میں ایک قلم کی ذمہ داری مجھے یہ یاد دلانے پر مجبور کرتی ہے کہ آزادی ایک عظیم نعمت اور عام انسانیت کیلئے قدرت کا سب سے بڑا انعام ہے، آزادی صرف ایک لفظ نہیں زندگی کا افتخار ہے۔ آزادی کی قیمت ان محکوم قوموں سے پوچھیں جو غلامی کی تاریک راتوں میں سفر کرتے کرتے تھک گئی ہیں جن کے افراد آزادی کی شمع کی روشنی کیلئے ترس رہے ہیں۔

قارئین اکرام! تحریک پاکستان پہ ایک نظر ڈالتے ہی ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہمارے اسلاف نے آزادی پاکستان کیلئے ہر قسم کی قربانی سے کام لیا۔ انہوں نے آگ و خون کے سمندر عبور کیے، لاکھوں معصوم بچے کرپانوں کی نوکوں پر اچھالے گئے، بے شمار عورتوں نے اپنے سہاگ پاکستان کے نام پر قربان کر دیئے، لاتعداد جوان سینہ تان کر ہندوؤں اور سکھوں کی گولیوں کا نشانہ بنے، ابلیس رقص کرتا رہا، انسانیت پردوں میں منہ چھپاتی رہی لیکن پھر بھی ان شہداء کے لبوں پر تبسم تھا، یہ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے جاں نثار تھے، یہ کاروانِ آزادی کے وفادار تھے انکے مقدس لہو کا ایک ایک قطرہ چودہ اگست کی حرمت کی قسم کھا کر اعلان کر رہا تھا کہ:

ملی نہیں ہمیں ارضِ پاک تحفے میں
جو لاکھوں دیپ بجھے تو یہ چراغ جلا

یومِ آزادی ہر مرتبہ ہمارے لیے آزادی کی اہمیت اور قدر و قیمت کا پیغام لیکر آتا ہے۔ یہ دن پیغام بھی ہے اور یوم احتساب بھی۔ اس دن ہمیں دیکھنا ہوگا کہ عالمِ اسلام کے بطلِ جلیل قائداعظم محمد علی جناح نے آزادی کے نام پر پاکستان کی صورت میں جو امانت ہمیں سونپی تھی ہم نے اس کی کس حد تک حفاظت کی ہے تو ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے کیونکہ وطنِ عزیز میں تو صوبائی و لسانی عصبیت کو ہوا دی جا رہی ہے، بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے، مسلمان، مسلمان کے لہو سے کھیل رہا ہے، اسلامی ملک میں زنا و ریپ کے بعد قتل کیا جانا معمول بن چکا ہے، چوری و ڈکیتی کی وارداتیں سرِ عام ہو رہی ہیں، انصاف بک رہا ہے ظالم کو آزادی اور مظلوم پہ مزید ظلم کیا جا رہا ہے۔

ہر سال اگست کا مہینہ آتے ہی وطنِ عزیز کے گلی کوچے سبز ہلالی پرچموں سے سج جاتے ہیں۔ فضائیں ملی نغموں سے گونج اٹھتی ہیں اور دلوں میں وطن سے محبت کی نئی لہر دوڑ جاتی ہے۔ یہ منظر یقیناً خوش آئند ہے مگر ایک سوال ہمارے ضمیر کو ضرور جھنجھوڑتا ہے کہ کیا آزادی صرف ایک دن کا جشن منانے کا نام ہے یا پھر یہ ایک ایسی مسلسل ذمہ داری ہے جو ہر پاکستانی کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ آزادی ہمیں حقوق دیتی ہے مگر انہی حقوق کے ساتھ فرائض بھی وابستہ کرتی ہے۔ اگر ہم صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کریں اور اپنی ذمہ داریوں سے غافل رہیں تو آزادی کا حقیقی مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ قائداعظمؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ "اتحاد، ایمان اور نظم و ضبط ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہیں۔" یہ الفاظ آج بھی اتنے ہی مؤثر ہیں جتنے قیامِ پاکستان کے وقت تھے۔ افسوس کہ ہم نے جشن منانے کی روایت تو اپنالی مگر ان سنہری اصولوں کو اپنی عملی زندگی میں پوری طرح جگہ نہ دے سکے۔

آج اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو محسوس ہوتا ہے کہ آزادی کے ثمرات سے بھرپور فائدہ اٹھانے

میں ہماری اپنی کمزوریاں بھی رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ ایک زندہ قوم صرف دشمن سے نہیں اپنی غلط عادتوں سے بھی جنگ لڑتی ہے اسی لئے شاعر مشرق نے کہا کہ:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

اس میں ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ قوم کی ترقی صرف حکمرانوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر شہری کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ قومیں اسلحے کی طاقت سے کم، اپنے نوجوانوں کے کردار سے زیادہ محفوظ رہتی ہیں۔ نوجوان اگر علم، شعور، دیانت، اتحاد اور قومی غیرت سے آراستہ ہوں تو آزادی نسلوں تک محفوظ رہتی ہے اور اگر وہ اپنے مقصد اور اپنی شناخت سے غافل ہو جائیں تو آزادی کا وجود خطرات سے دوچار ہو جاتا ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے نوجوانوں کو شاہین سے تشبیہ دے کر ایک پیغام دیا کہ نوجوان کی پرواز بلند ہو، اس کی نگاہ وسیع ہو اور اس کا مقصد ذاتی مفاد نہیں بلکہ قومی ترقی ہو۔ آج ہمارے نوجوان جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل دنیا کے دور میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں وہ طاقت ہے جو قوم کو ترقی بھی دے سکتی ہے اور اگر غلط سمت اختیار کی جائے تو نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ اس لیے آزادی کی حفاظت آج صرف سرحدوں پر نہیں بلکہ ذہنوں، کرداروں اور نظریات میں بھی کی جا رہی ہے۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا: "آپ پاکستان کا مستقبل ہیں، اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیے اور اپنے کردار کو بلند کیجیے۔"

یہ الفاظ آج بھی ہر نوجوان کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آزادی کا سب سے مضبوط قلعہ باکردار نوجوان ہیں کیونکہ کردار سے خالی قومیں آزادی حاصل تو کر لیتی ہیں مگر اسے زیادہ دیر برقرار نہیں رکھ سکتیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج دشمن صرف سرحدوں پر حملہ آور نہیں بلکہ افکار، اخلاق اور نظریات پر بھی حملہ آور ہے۔ جھوٹ، نفرت، فرقہ واریت، تعصب، بدعنوانی، بے مقصد تفریح، وقت کا ضیاع اور سوشل میڈیا پر منفی رویے ہمارے نوجوانوں کو ان کے اصل مقصد سے دور کر رہے ہیں۔ آزادی کی حفاظت اس وقت ممکن ہوگی جب نوجوان ان فکری حملوں کو پہچانیں اور اپنی توانائیاں تعلیم، تحقیق، اختراع، خدمتِ خلق اور قومی تعمیر میں صرف کریں۔

حضرت علیؓ کا قول ہے: "جس قوم کے نوجوان باکردار ہوں اس قوم کا مستقبل محفوظ ہوتا ہے۔"

آج کا نوجوان اگر اپنے اسلاف کی قربانیوں کو یاد رکھے، قائدِ اعظم کے اصول "اتحاد، ایمان، تنظیم" کو اپنی زندگی کا شعار بنائے، اقبال کے خودی کے فلسفے کو سمجھے، قانون کا احترام کرے، سچ بولے، دیانت داری اپنائے اور اپنے وطن کو اپنی ذات پر مقدم رکھے تو پاکستان کا مستقبل یقیناً روشن ہوگا۔ یہاں صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ آزادی کا پرچم صرف ہاتھوں سے نہیں بلکہ کردار سے بلند رہتا ہے۔ اگر ہماری نوجوان نسل اپنے علم کو ہتھیار، اپنے اخلاق کو پہچان، اپنے کردار کو سرمایہ اور اپنے وطن کو اپنی پہلی محبت بنا لے تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کی آزادی، خودمختاری اور وقار کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

آیئے! جشنِ آزادی کے اس مبارک موقع پر ہم اپنے نوجوانوں کو صرف مبارکباد نہ دیں بلکہ ان کے دلوں میں یہ احساس بھی بیدار کریں کہ وہ اس وطن کے وارث ہی نہیں اس کے محافظ بھی ہیں کیونکہ آزادی کی حقیقی حفاظت توپوں اور بندوقوں سے پہلے کردار، علم، اتحاد، اخلاص اور ذمہ داری سے ہوتی ہے اور یہی اوصاف ایک عظیم قوم کی پہچان ہوتے ہیں۔

"وطن کی مٹی گواہ رہے گی کہ جن قوموں کے نوجوان بیدار ہوں ان کی آزادی کبھی غلامی میں تبدیل نہیں ہوتی۔" آزادی کا اصل جشن تب ہوگا جب ہمارا قلم سچ لکھے، ہمارا ضمیر زندہ رہے، ہمارے ہاتھ تعمیر کریں، ہماری زبان نفرت کے بجائے محبت بانٹے اور ہمارا کردار پاکستان کی پہچان بن جائے۔ کیونکہ وطن صرف زمین کا ٹکڑا نہیں ہوتا، یہ آنے والی نسلوں کی امانت ہوتا ہے اور امانت کا حق صرف جشن سے نہیں بلکہ ذمہ داری سے ادا کیا جاتا ہے۔

خود بخود ٹوٹ کے گرتی نہیں زنجیر کبھی
بدلی جاتی ہے، بدلتی نہیں تقدیر کبھی

موثر تعلیمی اصول

وقت ضائع ہونے سے کیسے بچائیں؟

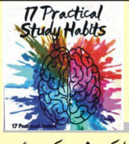

تمام طالب علموں کو یہ علم ہونا چاہیئے کہ ان کا پرائم ٹائم کونسا ہے؟ (وہ وقت جس میں ان کو انرجی، فوکس، قوتِ ارادی زیادہ ہوتی ہے ڈسٹریکشنز کم ہوتی ہے) چاہے آپ کو صبح سویرے پڑھنا پسند ہو چاہے رات کو۔ تحقیقات کہتی ہیں کہ "سو کر اُٹھنے کے بعد دو گھنٹے آپ کے قیمتی ترین گھنٹے ہوتے ہیں" کیونکہ آپکا دماغ اس وقت Peak پر کام کر رہا ہوتا ہے اور آپ کی Coagnative Thinking اس وقت عروج پر ہوتی ہے۔ اب یہاں سونے کے بعد اُٹھنا کسی بھی وقت کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر چار بجے اُٹھتے ہیں تو چار سے چھ آپ کے Coagnative hours ہیں اگر آپ گیارہ بجے دوپہر سو کر اُٹھتے ہیں تو گیارہ سے ایک بجے تک کا وقت آپکا Power time ہوگا۔

سو کر اُٹھنے کے بعد آپ جو پہلا کام کرتے ہیں، آپ وہی ہیں!

بالکل آپنے درست پڑھا۔ سو کر اُٹھنے کے بعد آپ کا دماغ بھرپور کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، آپ کی قوتِ ارادی مضبوط ترین ہوتی ہے، آپ جو کام کرنا شروع کرتے ہیں اس کام میں زیادہ دیر تک توجہ بنائے رکھ سکتے ہیں۔ سو کر اُٹھنے کے بعد موبائل اُٹھانا یا کوئی بھی دوسرا کم اہم یا غیر اہم کام کرنا آپ کے وقت کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ سو کر اُٹھنے کے بعد کے ٹائم کو آپ لازمی پڑھائی کے لئے وقف کر دیں۔ سو کر اُٹھتے ہی کتاب اُٹھائیے، سو کر اُٹھنا Decisive Moment (فیصلہ کن لمحہ) ہوتا ہے یعنی یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ آپ اگلے ایک دو گھنٹے وہی کام کرتے رہیں گے جو آپ نے شروع کیا ہے یعنی اگر آپ نے موبائل اٹھا لیا تو آپ کا دماغ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ آپ اگلا ایک دو گھنٹہ موبائل پر سکرولنگ کرتے ہوئے گزاریں۔ اگر آپ نے کتاب اُٹھالی تو آپ کا دماغ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اگلے ایک دو گھنٹے آپ کتاب پڑھتے ہوئے گزاریں۔

کوئی بھی کام جو آپ کو مشکل ترین لگتا ہو جس کو ٹالنے کی عادت ہو اُسے فوراً سو کر اُٹھنے کے بعد کرنا شروع کرنے کی عادت اپنالیں۔ جو سبق آپ کو مشکل ترین لگتا ہو جس کو آپ زیادہ ٹائم دینا چاہ رہے ہوں اُٹھ کر سب سے پہلے اس سبق، اس چیپٹر کو کرنے کی عادت بنانا آپ کے لئے حیران کن نتائج لائے گا۔ اس وقت میں صرف اہم ترین کام کرنا شروع کر دیں۔ اس وقت میں اگر آپنے غیر اہم کام کرنا شروع کئے (موبائل کا استعمال، گھر یا بازار کا کوئی کام) تو آپ گھاٹے کا سودا کریں گے، سارے کم اہم کاموں کو اہم ترین کام مکمل کرنے کے بعد اس وقت کریں جب آپ کا دماغ پڑھنے کے لئے فوکسڈ نہ ہو۔

ایک مثال سے سمجھیں!

آپ نے ملتان سے بہاولپور جانا ہے۔ آپ کی ٹرین صبح چھ بجے ملتان سے نکلتی ہے اور آٹھ بجے بہاولپور پہنچا دیتی ہے۔ اب آپ کے پاس دو آپشن ہیں ایک یہ کے سو کر اٹھتے ہی چھ بجے فوراً ٹرین میں بیٹھ جائیں سکون سے سفر انجوائے کریں آٹھ بجے عزت کے ساتھ اسٹیشن پر اُتر جائیں۔ دو گھنٹے میں سفر مکمل کر لیں۔ دوسرا آپشن چھ بجے آپ اُٹھے ہوئے ہوں پر آپ ٹرین پکڑنے کی بجائے دوسرے غیر اہم کام یا کم اہم کام کرنا شروع کر دیں۔ آپ موبائل چلانا شروع کر دیں، جم چلے جائیں، گھر کی صفائی میں لگ جائیں، کسی سے گپ شپ میں لگ جائیں۔ آٹھ بجے تسلّی سے سارے غیر اہم کاموں سے فارغ ہو کر (جو کہ آپ کی قوتِ ارادی چوس چکے ہونگے) آٹھ بجے ٹرین کے لئے پہنچیں۔ آپ کو علم ہوگا کہ وہ تو جا چکی ہے پھر آپ سامان کھینچتے لاری اڈے پہنچیں، ایک گھنٹہ لاری کا انتظار کریں، اس کے آنے کے بعد ایک گھنٹہ چلنے کا انتظار کریں پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی رکتی رہے آپ پریشان ہوں کہ میں اِدھر کیوں آ گیا پھر آخر کار وہ آپ کو ساڑھے بارہ بجے بہاولپور پہنچا دے اور آپ وہاں سے رکشہ پکڑ کر ایک بجے اپنی منزل مقصود پر پہنچیں۔ دو گھنٹے کا سفر چار پانچ گھنٹوں میں مکمل ہوا اور جو خواری ہوئی وہ علیحدہ۔

فصیلِ اُمید
ڈاکٹر فیصل سعید میو
شجاع آباد
0300-0692466

اب آپ اس مثال کو پڑھائی کے حساب سے دیکھیں!

اُٹھنے کے بعد سارے کم اہم اور درمیانے اہم آسان کاموں کو نہ پڑھائی شروع کر دینا ٹرین پکڑنے کے مترادف ہے۔ اُٹھتے ہی کتاب پکڑیں آرام سے پڑھیں۔ اس وقت توجہ ارتکاز، قوتِ ارادی بھرپور ہوگی۔ دو گھنٹے میں آپ اہم ترین پورشن مکمل کر چکے ہونگے۔ اب جو دوسرے کام کرنا چاہیں کر لیں۔ اُٹھنے کے بعد پڑھائی کے علاوہ دوسرے کم اہم کام کرنا ایسا ہی ہے کہ آپ اپنی ٹرین چھوڑ رہے ہیں۔ دو گھنٹے بعد جب آپ پڑھنے کے لئے بیٹھیں گے تو آپ کی قوتِ ارادی کی بیٹری پہلے ہی ختم ہو چکی ہوگی۔ اب آپکا دماغ ٹال مٹول کرنا شروع کرے گا۔ اس کی انرجی اور ارتکاز کم ہو جائے گا۔ اب آپ کو مشقت بھری لاری کا سفر کرنا پڑے گا۔ اب آپ پڑھنا چاہیں گے بھی تو مگر ہمت نہیں مل رہی ہوگی، تھکن محسوس کر رہے ہونگے۔ خیر آپ روتے پیٹتے چار گھنٹے پڑھ لیں گے لیکن پھر بھی زیادہ مشقت، زیادہ وقت لگا کر آپ اس سے کم ہی پڑھ پائیں گے جو آپنے سو کر اُٹھتے ہی باقی سارے کاموں کو نظر انداز کر کے پڑھ لینا تھا اس لئے لازمی، لازمی، لازمی سونے سے پہلے ذہن کو تیار کر کے سوئیں کہ اُٹھتے ہی (پھر چاہے صبح چھ بجے اُٹھیں یا دس بجے) سب سے پہلا کام کتاب اُٹھا کر پڑھنا شروع کرنا ہے۔

پڑھائی کرتے کرتے تھک جائیں تو خود کو ری چارج کیسے کریں؟

۱) ری چارج ہونے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بیس یا تیس منٹ کا Nap لے لیں۔ بستر پر کسی کو یہ کہہ کر لیٹ جائیں کہ تیس منٹ بعد آ کر مجھے جگا دے یا اپنی اسٹیڈی ٹیبل پر الارم لگا کر یا سر ٹیبل پر رکھ کر ستا لیں۔ تھوڑی دیر کا Nap آپ کے دماغ میں کام اور تھکاوٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والے زہریلے مادوں کو Detoxify کر دے گا۔ آپ کی قوتِ ارادی کی بیٹری کو پھر سے چارج کر دے گا اور آپ کو اگلے ڈیڑھ دو گھنٹوں کا Power boost دے دے گا۔

۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جسم کی ہلکی پھلکی سٹریچنگ کی جائے، ہلکی سی واک یا ورزش کی جائے۔ اگر زیادہ ہی انرجیٹک ہونا ہے تو پھر کوئی ایسی ورزش کی جائے جس سے سانس اور دل کی دھڑکن میں اضافہ ہو۔ یہ چیزیں آپ کے دماغ میں نئے کیمیائی مادے خارج کرتی ہیں۔ ورزش کے بعد آپ کی coagnative power بڑھ جاتی ہیں اور آپ زیادہ اچھا پڑھ سکتے ہیں (اس ٹاپک پر ایک مکمل کتاب Spark کے نام سے موجود ہے کہ کس طرح ورزش آپ کی پڑھائی میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

۳) تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے لمبے گہرے سانس لینا شروع کریں، تین سے چار منٹ اس مشق کو دہرائیں۔ لمبے گہرے سانس لینے کی مشقیں آپ کے Parasympathatic system کو ایکٹیویٹ کر کے آپ کو پڑھائی کے دباؤ سے بچائیں گی، انرجی کو بحال کریں گی، دماغ میں نئی چیزیں راسخ کرنے کے لئے جگہ بنائیں گی۔

۴) چوتھا یہ کہ مناسب مقدار میں پانی پینا ایسی چیز کھانا جس میں گلوکوز ہو جو آپ کی ذہنی توانائیاں بحال کرے لیکن پڑھائی کے دوران پیٹ بھر کر کھانے سے اجتناب کریں۔

حاصل کلام!

۱) سو کر اُٹھنا ایک فیصلہ کن لمحہ ہے جو اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ آپ اگلے دو گھنٹے کیسے گزاریں گے اگر آپ کتاب اُٹھا لیں گے تو اگلے دو گھنٹے پڑھتے گزاریں گے اگر کوئی دوسرا کم اہم کام کرنا شروع کریں گے تو اگلے دو گھنٹے اسی کام میں گزر جائیں گے۔

۲) اپنے Power hours کو منتخب کریں جن میں آپ کی قوتِ ارادی، انرجی فوکس سب سے زیادہ ہوتا ہے اور اس میں پڑھائی کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہ کریں۔

۳) Nap (بیس تیس منٹ) لینا، سٹریچنگ، ورزش، لمبی گہری سانس کی مشقیں، پانی، توانائی دینے والی خوراک کا استعمال کرتے رہنا، پڑھنے کے پراسس میں اپ کو زیادہ آسانیاں دے گا، انشاءاللہ۔

چوہدری عمران ایڈووکیٹ | شازیہ کوثر میو | محمد سلیم میو | مولانا محمد اسلم میو | مولانا محمد ناصر میو | راؤ محمد سلیم میو | ڈاکٹر محمد ہارون | عبدالوحید میو | چوہدری آس محمد | چوہدری ممتاز میو | محمد شاہین میو | محمد شاہین پارس | چوہدری سلیم یونس

ماسٹر محمد اکرم میو | آغا خاں میو | محمد سلیم میو | الحاج فاروق احمد | عبیدالرحمٰن میو | چوہدری محمد رضوان

امان اللہ خاں | ڈاکٹر محمد شکیل راؤ | چوہدری برکت علی | راؤ محمد عدن میو | محمد معاذ آزاد میو | محمد سلیم پاہٹ

جولائی میں جوہر آباد (خوشاب) اور دیگر علاقوں سے بننے والے ''صدائے میو'' کے نئے ممبران

سالانہ خصوصی ممبر

نجم الحسن میو (ایم ڈی الٹرا کیمکلز) لاہور......20000/

سالانہ ممبران جوہر آباد

(1) چوہدری عمران میو ایڈووکیٹ (میو موٹرز) جوہر آباد
(2) الحاج محمد فاروق میو (آئیڈیل فیبرکس) جوہر آباد
(3) محمد سلیم میو (سلیم الیکٹرونکس) جوہر آباد
(4) چوہدری سلیم یونس میو (نیو میو موٹرز) جوہر آباد
(5) محمد سلیم میو (میو برادرز آٹوز سروسز) جوہر آباد
(6) محمد شاہین پارس (شاہین اکیڈمیز) جوہر آباد
(7) مولانا محمد ناصر میو (مفتی محمود مرکز) سٹلائٹ ٹاؤن
(8) چوہدری ممتاز احمد (آشیانہ ہاؤسنگ سکیم) جوہر آباد
(9) شازیہ کوثر میو (چک 63/10 ایم بی) جوہر آباد
(10) راؤ محمد سلیم میو (بسم اللہ آٹوز) سیکسر روڈ جوہر آباد
(11) مولانا محمد اسلم میو (چک 63/10 ایم بی) جوہر آباد
(12) عبدالوحید میو (چک نمبر 63/10 ایم بی) جوہر آباد
(13) ڈاکٹر ہارون میو (63/10 ایم بی) جوہر آباد
(14) چوہدری آس محمد (حمزہ پبلک سکول) چک 63/10
(15) امان اللہ میو (چک نمبر 63/10 ایم بی) جوہر آباد
(16) راؤ آغا خاں (چک نمبر 63/10 ایم بی) جوہر آباد
(17) ماسٹر محمد اکرم میو (ڈیرہ یٰسین خاں) 63 ایم بی
(18) چوہدری حنیف سودان (چک نمبر 63/10 ایم بی)
(19) محمد شاہین میو (چک نمبر 63/10 ایم بی) جوہر آباد
(20) عبیدالرحمٰن ایڈووکیٹ (چک نمبر 63/10 ایم بی)
(21) چوہدری رضوان میو ایڈووکیٹ (63/10 ایم بی)
(22) چوہدری جیت محمد میو (چک نمبر 63/10 ایم بی)
(23) نمبردار چوہدری انور میو (چک 56/3) جوہر آباد
(24) حاجی علی محمد میو ((چک 56/3 ایم بی) جوہر آباد
(25) صوبیدار یوسف میو (چک 56/5) جوہر آباد
(26) ڈاکٹر محمد شکیل راؤ (چک 62/9 ایم بی) جوہر آباد
(27) محترمہ فاطمہ آزاد (چک 62/9 ایم بی) جوہر آباد
(28) چوہدری برکت علی میو (چک 62/9 ایم بی)
(29) راؤ محمد عدن میو ایڈووکیٹ (چک 62/9 ایم بی)
(30) محمد سلیم پاہٹ درزی (چک 62/9 ایم بی)
(31) سیّد نجم الحسن شاہ (چک 52/13 ایم بی) جوہر آباد
(32) چوہدری حنیف میو (چک 52/13 ایم بی)
(33) حاجی محمد ایوب میو (چک 52/13 ایم بی) جوہر آباد
(34) حاجی محمد اصغر میو (چک 52/13 ایم بی) جوہر آباد
(35) چوہدری آس محمد (چک 52/13 ایم بی) جوہر آباد
(36) چوہدری سبحان خاں ممبر (چک 39/15 ایم بی)
(37) حسن عباس میو (چک 39/15 ایم بی) جوہر آباد

رائیونڈ کے سالانہ ممبران

(1) ماسٹر سعید اختر میو (مدینہ ٹاؤن) رائیونڈ شہر
(2) ماسٹر محمد ابراہیم میو (مدینہ ٹاؤن) رائیونڈ شہر
(3) چوہدری رحمت علی ممبر میو (آرائیاں) رائیونڈ
(4) ماہین رمضان میو (پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی) لاہور

ماسٹر سعید اختر میو | چوہدری رحمت علی ممبر | سید نجم الحسن شاہ | چوہدری محمد حنیف | حاجی محمد ایوب میو | حاجی محمد اصغر میو | چوہدری آس محمد میو | صوبیدار محمد یوسف | نمبردار انور میو | حاجی علی محمد میو | سبحان خاں ممبر | حسن عباس میو | جیت محمد میو | چوہدری حنیف میو

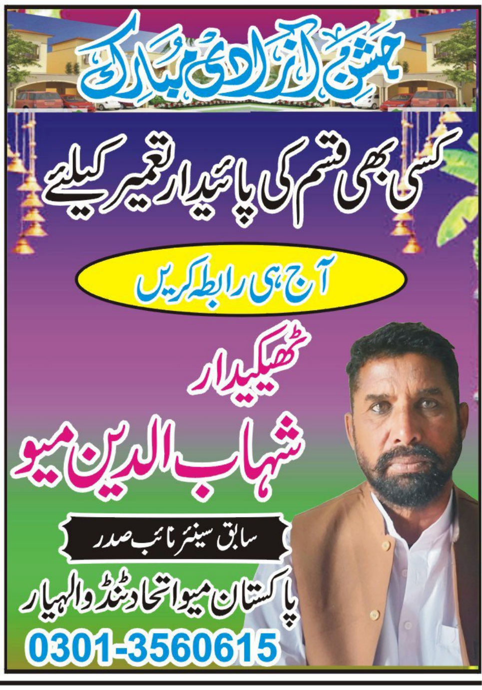

موروثی خدشات اور نفسیاتی المیے

افکار عامرانہ
ڈاکٹر عامر اسرار میو
(اسلام آباد)
0313-7373737

میو قوم اپنی صدیوں پرانی روایات، منفرد ثقافت اور مضبوط معاشرتی نظام کے حوالے سے ایک ممتاز اور تاریخ ساز شناخت رکھتی ہے۔ اس برادری کا ایک سب سے بڑا اور منفرد خاصہ ان کا 'پال' اور 'گوترا' کا نظام رہا ہے۔ اس روایتی ضابطے کے تحت میو برادری میں ایک ہی گوت کے لوگوں میں شادیوں کی سختی سے ممانعت کی جاتی رہی ہے۔ یہ اصول محض کوئی اتفاقی رسم نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک گہری سماجی حکمت، دوراندیشی اور غیر شعوری سائنسی اپروچ چھپی ہوئی ہے۔ روایتی طور پر، مختلف پالوں اور گوتوں کے درمیان شادی کے بندھن قائم کرنے کا مقصد سماجی رابطوں کو وسعت دینا اور برادری کے اتحاد کو مضبوط بنانا ہے۔ جب رشتے خاندان سے باہر کے لوگوں میں ہوتے ہیں تو اس سے مختلف خاندانوں کے درمیان اطوار و نظریات کا تبادلہ ہوتا ہے۔ جس سے باہمی تعاون، اخوت، سماجی و علمی ہم آہنگی کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ یہ نظام برادری میں کسی بھی قسم کے خاندانی انتشار کو روکنے اور یکجہتی برقرار رکھنے کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ تاہم بدلتے ہوئے عصری تقاضوں، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور جدید طرزِ زندگی کے زیرِ اثر حالیہ دور میں میو قوم کے اس مضبوط سماجی ڈھانچے میں ایک واضح تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ برادری کے اندر بھی اب 'کزن میرجز' کا رجحان تیزی سے بڑھنے لگا ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ قدم وقتی آسانی اور مالی و سماجی مجبوری کی بنا پر اٹھایا جا رہا ہے لیکن حقیقتاً طبی، سماجی اور نفسیاتی نقطہ نظر سے یہ ایک تشویشناک اور نقصان دہ رجحان ہے۔ جینیاتی سائنس کے مطابق قریبی رشتہ داروں میں مسلسل شادیوں کے نتیجے میں جینیاتی تنوع میں شدید کمی واقع ہوتی ہے۔ پاپولیشن جینیٹکس کے اصولوں کے مطابق جب ایک ہی خاندان کے اندر نسل در نسل شادیاں ہوتی ہیں تو پوشیدہ یا غیر فعال جینیاتی نقص متحرک ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ذاتی مشاہدات کے علاوہ بھی متعدد عالمی تحقیقی مقالہ جات، بشمول دی لیسنٹ اور جرنل آف کمیونٹی جنیٹکس میں شائع ہونے والی رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ کزن میرجز کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں میں موروثی اور جینیاتی خرابیوں کے خطرات عام بچوں کی نسبت دوگنا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان بیماریوں میں خون کی جان لیوا بیماری 'تھیلیسیمیا'، خاندانی اندھا پن، بہرا پن اور دیگر سنجیدہ ذہنی و جسمانی معذوریاں شامل ہیں۔

خوش قسمتی سے میو برادری کا روایتی پال نظام غیر شعوری طور پر ان تمام طبی پیچیدگیوں کے خلاف ایک قدرتی ڈھال کا کام کر رہا ہے جو دراصل جینیاتی صحت کو برقرار رکھنے کا ایک بہترین فارمولا ہے اور میو قوم کی غیر معمولی تخلیقی و جسمانی صلاحیتوں کی ایک ناقابلِ فراموش وجہ رہا ہے۔ بات صرف طبی مضمرات تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کے نفسیاتی اور رومانوی اثرات بھی انتہائی گہرے ہیں۔ ایک مشہور انگریزی مقولہ ہے: *"Familiarity breeds contempt"* یعنی بہت زیادہ اور دیرینہ واقفیت بیزاری اور رشتوں کے درمیان کشش کے خاتمے کا باعث بنتی ہے۔ نفسیات میں ایک اور مسلمہ نظریہ ہے جسے "ویسٹر مارک اثر" کہا جاتا ہے۔ جس کے مطابق جو بچے بچپن میں ایک ساتھ وقت گزارتے اور اکٹھے بڑے ہوتے ہیں ان کے درمیان بلوغت کے بعد ایک قدرتی "جنسی کشش" یا رومانوی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ قدرت نے انسان کے اندر یہ نظام غیر شعوری طور پر موروثی امراض سے بچنے کے لیے رکھا ہے۔ جب ایسے کزنز کی آپس میں شادی کر دی جائے جو بچپن میں ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے اور لڑتے آئے ہوں تو ان کی ازدواجی زندگی میں وہ رومانوی کشش اور تازگی مفقود ہوتی ہے جو دو اجنبیوں کے ملاپ میں ہوتی ہے۔

شادی ایک رسمی ضرورت تو بن جاتی ہے لیکن وہ ایک غیر رومانوی اور بیزار کن بندھن بن کر رہ جاتی ہے، جہاں دونوں پارٹنرز ایک دوسرے کے لیے میاں بیوی سے زیادہ "بچپن کے ساتھی" ہی رہتے ہیں۔ اس معاملے کا ایک اور انتہائی حساس اور بھیانک رخ وہ معاشرتی خطرہ ہے جس پر عام طور پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ جن خاندانوں میں کزن میرج کا رواج عام ہوتا ہے وہاں بچپن ہی سے کزنز کے ذہنوں میں آپس میں شادی کے امکانات آ جاتے ہیں یا ڈال دیے جاتے ہیں۔ جبکہ کزنز میں عمومی بے تکلفی، آزادانہ آمد و رفت اور حد سے زیادہ میل جول ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اکثر اکھٹے، ایک چار دیواری میں بڑے ہو رہے ہوتے ہیں۔

موجودہ دور میں میڈیا اور انٹرنیٹ کے پھیلاؤ کی وجہ سے بچوں میں بلوغت کے اثرات وقت سے پہلے ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں جہاں گھر کے بڑے ہر وقت نگرانی نہیں رکھ سکتے، کزنز ہونے کے ناطے ان کے اکٹھے بیٹھنے یا کھیلنے کو عام بات سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حد سے زیادہ بے تکلفی اور بڑوں کی غفلت کے باعث بچوں میں بہت کم عمری میں ایسے جنسی یا رومانوی تعلقات قائم ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جو ان کی ذہنی اور اخلاقی نشوونما کو تباہ کر دیتے ہیں۔ یہ مہم جوئی اکثر مستقل نفسیاتی الجھنوں یا خاندانی رسوائی کا سبب بنتی ہے۔

خاندان کے اندر ہونے والی شادیوں کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ میاں بیوی کا باہمی تعلق کبھی بھی آزادانہ یا ذاتی نہیں رہتا۔ ان کے درمیان ہونے والا معمولی سا جھگڑا بھی میاں بیوی تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ دونوں ماؤں، خالاؤں یا چچاؤں کا تنازع بن جاتا ہے اور پورا سماجی ڈھانچہ اس ایک رشتے کی وجہ سے داؤ پر لگ جاتا ہے۔ طلاق یا علیحدگی کی صورت میں صرف ایک جوڑا الگ نہیں ہوتا بلکہ دو سگے بھائیوں یا بہنوں کے خاندان عمر بھر کے لیے ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ برادری کے دانشور، سماجی رہنما اور نوجوان نسل اس سنگین معاملے پر سنجیدگی سے غور کریں۔ ہمیں اپنے پرانے روایتی طریقوں کی افادیت کو جدید سائنس اور نفسیات کی روشنی میں سمجھنا اور اجاگر کرنا ہوگا۔ اگر ہم نے اس گرتے ہوئے سماجی ڈھانچے کو نہ سنبھالا، تو ہم نہ صرف اپنی ثقافتی یکجہتی کھو دیں گے بلکہ ہماری آنے والی نسلیں موروثی بیماریوں اور نفسیاتی بحرانوں کا شکار ہو کر کمزور ہو جائیں گی۔ ایک صحت مند اور متوازن معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی اس قیمتی روایت کا احیاء کریں اور خاندانی رشتوں کے انتخاب میں دوبارہ وسعت پیدا کریں۔

خاموشی Silent

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

خاموشی صرف آواز کا نہ ہونا نہیں۔ یہ ایک کیفیت ہے، ایک زبان ہے اور بعض اوقات سب سے زوردار چیخ بھی۔ خاموشی کی 4 قسمیں ہیں. 1۔ جسمانی خاموشی* منہ بند ہے، آواز نہیں نکل رہی۔ یہ سب سے سادہ قسم ہے۔ نماز میں، لائبریری میں، یا رات 2 بجے گھر میں یہی خاموشی ہوتی ہے۔

2۔ ذہنی خاموشی* منہ چل رہا ہے مگر دل چپ ہے۔ یا منہ بند ہے مگر دماغ میں ہزار سوچوں کا شور ہے۔ یہ سب سے تھکا دینے والی خاموشی ہے۔ ڈپریشن میں اکثر یہی ہوتی ہے۔

3۔ روحانی خاموشی* جب انسان اللہ کے سامنے ہوتا ہے۔ سجدے کی خاموشی۔ وہاں لفظ نہیں ہوتے بس دل بولتا ہے۔ اسی کو قرآن میں "فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ" کہا گیا۔ خوبصورت صبر، یعنی بغیر شکوے کی خاموشی۔

4۔ زبردستی کی خاموشی* جب ڈر، غصہ یا مجبوری سے بندہ چپ ہو جائے۔ "بولوں گا تو مسئلہ بن جائے گا"۔ یہ خاموشی اندر سے کھاتی ہے۔ *خاموشی کیا کرتی ہے؟

1۔ سکون دیتی ہے* شور دماغ کو تھکاتا ہے۔ 10 منٹ کی خاموشی، موبائل بند کر کے بیٹھ جانا، دل کی دھڑکن خود نارمل کر دیتی ہے۔ اسی لیے اللہ نے رات بنائی "_لِتَسۡكُنُوۡا فِیۡهِ_" تاکہ تم سکون پاؤ۔

2۔ سننے کا موقع دیتی ہے* جب ہم بول رہے ہوتے ہیں تو صرف اپنا جواب سوچ رہے ہوتے ہیں۔ خاموش ہونے سے دوسرے کو سمجھتے ہیں اور خود کو بھی۔

3۔ جواب بھی ہے* کبھی لفظ جواب نہیں دے پاتے۔ کسی کے جانے پر، کسی ظلم پر، کسی بڑے صدمے پر۔ وہاں خاموشی ہی سب سے بڑا جواب ہوتی ہے۔

4۔ طاقت دیتی ہے* غصے میں جو چپ رہ گیا وہ جیت گیا۔ فتنے میں جو خاموش رہا، وہ بچ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "_جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ یا تو اچھی بات کرے یا خاموش رہے*_"

خاموشی کا منفی پہلو* ہر خاموشی اچھی نہیں* دبائی ہوئی خاموشی*: جب حق پر چپ ہو جاؤ، تو دل بیمار ہو جاتا ہے۔-*اکیلے پن کی خاموشی*: ڈپریشن میں بندہ سب سے کٹ کر چھپ ہو جاتا ہے۔ یہ خاموشی سکون نہیں، قید ہے۔-*انا کی خاموشی*: ناراض ہو کر بات نہ کرنا۔ یہ رشتے توڑ دیتی ہے۔-*خاموشی اور ڈپریشن کا تعلق* ڈپریشن والا بندہ دو طرح چپ ہوتا ہے:

1۔ اس لئے کہ بولنے کی ہمت نہیں۔

2۔ اس لیے کہ لگتا ہے کوئی سمجھے گا نہیں۔ اس لیے معاشرے کو چاہیے کہ وہ خاموش لوگوں کی خاموشی توڑے، نہ کہ اسے "نخرہ" سمجھے۔ خاموشی خلا نہیں ہے یہ ایک مکمل دنیا ہے۔ کبھی یہ اللہ سے بات ہے، کبھی خود سے بات ہے، کبھی دنیا کو جواب ہے۔ فرق صرف نیت کا ہے: تم خاموشی میں سکون ڈھونڈ رہے ہو یا درد چھپا رہے ہو؟ تمہارے لیے خاموشی کا مطلب کیا ہے؟ خاموشی بعض اوقات ادب کیلئے، بعض دفعہ غصہ دبانے کیلئے اور کبھی رشتہ نبھانے کیلئے ہوتی ہے بہادر کی خاموشی اور بزدل کی خاموشی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اندر کی آواز سننے اور احساس کو محسوس کرنے کیلئے خاموشی بہترین ہتھیار ہے خاموشی ضمیر کی آواز سننے اور بعض اوقات بڑے فیصلوں کی سوچ و بچار میں رول ادا کرتی ہے۔ خاموشی بہت بڑا ہتھیار ہے ظلم کے سامنے، ناانصافی کے سامنے، غصے کے سامنے، فکر و آگہی علم و دانش اور عرفانیت، ظاہر و باطن اور بصیرت کی چابی ہے، تہہ در تہہ چھپے راز و نیاز اور اسرار و رموز کی حقیقت پرکھنے اور جانچنے کیلئے خاموش تنہائی منزل میں معاون ہے۔

☆☆☆☆

میو تاریخ
کانمہ!

بڑی میوات کے ضلع بھرتپور میں ایک پرانا قصبہ ہے۔ ایک مورخ نے لکھا ہے کہ اس قصبے کی آبادی بہت پرانے زمانے سے ہے۔ ست جگ کے زمانے میں اسکا نام پر ''ہم پورتھا'' دواپر میں اس کو ''سنگ پور'' بھی کہتے تھے۔ ترتیا میں اس کا نام ''کامک'' رکھا گیا اور کُل جگ میں ''کانمہ'' یا ''کام بن'' کہلاتا ہے۔ یہ قصبہ ایک دھار مک ستھان مانا جاتا ہے کیونکہ اس قصبہ کو شری کرشن جی مہاراج کے نانا کا گاؤں ہونے کا فخر حاصل ہے۔ یہ برج کے حدود میں داخل ہے۔

کرشن جی اور اس کے نانا کے زمانے کا بنایا ہوا مکان چوراسی کھمبہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں 84 کنویں، تالاب اور 84 مندر بھی تعمیر کئے گئے تھے جن کے نشانات اس قصبہ میں پائے جاتے ہیں۔ قصبہ میں قدیم عمارات بھی موجود ہیں۔

اس قصبہ کی زبان برج بھاشا نما ہے۔ یہاں آس پاس میں بڑی تعداد میں میو آبادی ہے اور ان کی بسواداری ہے۔ قصبہ کے اردگرد عموماً پاہٹ، بالوت اور نیائی میو آباد ہیں۔ یہاں ہر سال ایک بہت بڑا میلہ ''پرگمہ'' کا لگتا ہے جس میں لاکھوں افراد شریک ہوتے ہیں جس کی شہرت اس طرح ہے کہ ''آج کال کانمہ کے بھر پر گمہ''۔

(اقتباس: تاریخ میو چھتری)

جی ھاں! "میں متفق ہوں آپنی بات سے"

منظر!
آمنہ بہادر میو (لاہور)

وراثت کے بعد سب سے بڑی آزمائش ''اولاد کے رشتے'' ہیں۔ یہاں ذرا سی بے احتیاطی پوری زندگی کا سکون برباد کر دیتی ہے۔

بیٹی، بیٹے کے رشتے: اشتہار نہیں، عزت کے ساتھ *

آج کل رشتوں کے لیے گروپ، اشتہار، ویب سائٹ کا دور ہے۔ پر کیا یہ طریقہ ہماری غیرت، خودداری اور دین کے مزاج سے میل کھاتا ہے؟

مسئلہ کیا ھے؟

1۔ عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے۔

جب بیٹی یا بیٹے کی تصویر، تعلیم، تنخواہ، "ڈیمانڈ" کتنے بہن بھائی ہیں۔ والد کتنا کماتا ہے۔ والدہ حیات ہے یا نہیں، والد حیات ہے یا نہیں، جب یہ سب باتیں سب کے سامنے اشتہار بن کر لگ جائے تو یہ کاروبار لگتا ہے، رشتہ نہیں۔ عزت دار گھرانے کی بیٹی "پروڈکٹ" نہیں کہ ہر گروپ میں ڈال دی جائے اور نہ ہی بیٹا پروڈکٹ ہے کہ اشتہارات چلائے جائیں۔

2۔ بے پردگی اور فتنہ۔

تصاویر، تفصیلات سینکڑوں انجان لوگوں تک جاتی ہیں۔ کل کو انکار ہو جائے تو باتیں بنتی ہیں۔ "فلاں کی بیٹی یا بیٹے کا رشتہ نہیں ہوا"۔ یہ تذلیل ہے۔

.3۔ غیر سنجیدہ لوگوں کا ہجوم۔

اشتہار لگتے ہی 50 لوگ "ہائے" کرتے ہیں۔ 90% ٹائم پاس۔ اصل سنجیدہ گھرانے اس دلدل میں آتے ہی نہیں۔ مجھ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ پروفائل بنا کر دے دو یہ لفظ اتنے بھاری لگے کے پوری تحریر کی صورت میں لکھ دیا ہے۔

رشتہ کاروبار نہیں کہ منڈی میں لگے
بیٹی امانت ہے، بازار کی زینت نہیں بنے

حل کیا ہے؟ میرے خیال سے، طریقہ۔ "فیس ٹو فیس اور باوقار طریقے سے بات کی جائے" "اسلام اور ہمارے بزرگوں کا یہی طریقہ تھا۔

1* جان پہچان والے واسطے *

اپنے قریبی رشتہ دار، دوست، عالم، استاد، مسجد کے امام سے ذکر کریں۔ "آپ کی نظر میں کوئی مناسب گھرانہ ہو تو بتائیے گا"۔

2* دو فیملی کا براہِ راست رابطہ *

جب ایک طرف سے ہاں ہو تو دونوں فیملیز خود ملیں۔ نہ کوئی میڈیا، نہ کوئی واٹس ایپ گروپ۔ بات نجی رہے۔ اگر انکار ہو بھی دو گھروں میں ہی بات رہے پورے واٹس ایپ گروپوں میں تذلیل نہ ہو کہ فلاں کے بیٹے یا بیٹی کے رشتے کو انکار ہو گیا ہے یہ بات خودداری سے جینے والے افراد برداشت نہیں کر سکتے۔

3* مناسب سوجھ بوجھ *

جلدی نہ کریں۔ لڑکا، لڑکی کا مزاج، دین، سوچ، فیملی بیک گراؤنڈ دیکھیں۔ دو چار ملاقاتیں محرم سے کروائیں، فیصلہ عزت سے کریں۔

فائدہ کیا ہوگا؟

-*سیلف ریسپکٹ مجروح نہیں ہوگی بیٹے بیٹی کی عزت محفوظ رہے گی۔

-*راز داری* رہے گی۔ بات بنی تو ٹھیک، نہ بنی تو کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوگی۔

-*برکت* آئے گی۔ کیونکہ طریقہ شرم و حیا والا ہے۔

-*معاشرے میں سدھار* آئے گا۔ جب ہم اشتہار بند کریں گے تو دوسرے بھی شرمائیں گے۔

خلاصہ: رشتہ ڈھونڈنا عبادت ہے، اشتہار بازی نہیں جس طرح ہم وراثت چھپا کر نہیں بانٹتے اسی طرح رشتہ بھی ڈھنڈورا پیٹ کر نہیں ڈھونڈتے۔ اللہ ہماری بیٹیوں اور بیٹوں کے نصیب اچھے کرے۔ اور ہمیں وہ طریقہ اپنانے کی توفیق دے جس میں عزت بھی ہو اور برکت بھی۔

* متفق ہوں تو سسٹم کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں *

خوشاب کی میو آبادی اور مسائل

صدائے میو 03002481227

ضلع خوشاب کے 9 چکوک میں آباد میو برادری کی تعلیمی، کاروباری، سیاسی وسماجی اور بھائی چارہ کی موجودہ صورتحال

پنجاب میں سرگودھا ڈویژن کے ضلع خوشاب کی چار تحصیلیں ہیں جن میں خوشاب، قائد آباد، نور پور تھل اور نوشہرہ شامل ہیں اور اس ضلع کا سب سے مشہور شہر جوہر آباد ہے کیونکہ تمام ضلعی ہیڈ کواٹر اسی شہر کے اطراف میں موجود ہیں۔ جوہر آباد کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح کراچی کے بعد جوہر آباد کو ملک کا دارالخلافہ بنانے کی سوچ رکھتے تھے اوراس پر کام بھی شروع کر دیا گیا تھا اسی لئے جوہر آباد میں ضلعی دفاتر کی تمام عمارتیں دوسرے اضلاع سے کہیں بہتر اور وسیع ہیں۔ جنرل ایوب خاں نے بانی پاکستان کی سوچ کو اہمیت دینے کی بجائے ملک کا دارلخلافہ اسلام آباد کو بنا دیا جو کہ اس وقت ایبٹ آباد کے علاقہ کہلاتا تھا۔

ضلع خوشاب کی تین تحصیلوں میں میو آبادی پائی جاتی ہے۔ یہاں میو برادری کے 9 گاؤں جنہیں آپ چک بھی کہہ سکتے ہیں موجود ہیں۔ میو آبادی کے کیا مسائل ہیں، تعلیم، روزگار اور بھائی چارہ کی کیا

عبدالوحید میو — نمبردار چوہدری انور — ڈاکٹر محمد شکیل راؤ

صورتحال ہے اس بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوسکا قارئین کی معلومات پیش خدمت ہے۔

چک 56/3 ایم بی

یہ چک جوہر آباد سے 12 اور خوشاب سے 11 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 87 اور صوبائی حلقہ پی پی 81 میں شامل چک 56/3 ایم بی میں میو برادری کے 70 گھر ہیں یہاں کے ووٹوں کی تعداد 1200 ہے جن میں سے 450 ووٹ میو برادری کے ہیں۔ نمبردار چوہدری انور میو کے مطابق میو برادری سے 5 سرکاری ٹیچر، 4 نوجوان پاک آرمی اور 2 پولیس میں ہیں، کچھ نوجوان مختلف ممالک میں برسرِ روزگار ہیں باقی زمیندارہ سے وابستہ ہیں۔ یونین کونسل 63/10 ایم بی میں شامل اس گاؤں کی برادری کا بھائی چارہ بہتر ہے۔ نمبردار کی کوششوں سے یہاں گورنمنٹ گرلز اور بوائز ہائی سکول موجود ہیں جن کی وجہ سے ابتدائی تعلیم کیلئے کوئی پریشانی نہیں البتہ گھریلو استعمال کا میٹھا پانی 400 فٹ گہرائی میں ہے اس کے علاوہ کوئی قابل ذکر مسئلہ نہیں۔ 3 چک میں چھرکلوت، ڈھنگل، باگھوڑیا، سینگل، ڈیمروت اور دیڑوال پال کے لوگ آباد ہیں جبکہ دیگر برادریوں کی آبادی میں گوجر، جٹ، آرائیں، راجپوت اور اعوان شامل ہیں۔

چک 58/5 ایم بی

یہ چک جوہر آباد سے 12 اور خوشاب سے 9 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یونین کونسل 63 ایم بی، قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 87 اور صوبائی حلقہ پی پی 81 میں شامل 5 چک میں کل 104 گھر ہیں جن میں سے ایک کے علاوہ سارے ہی میو برادری کے ہیں۔ تعلیمی صورتحال بہت زیادہ اچھی نہیں البتہ قوم کی بیٹیاں تعلیم میں آگے ہیں۔ 20 فیصد لوگ سرکاری اور 25 فیصد پرائیویٹ اداروں میں ملازم ہیں۔ صوبیدار (ر) محمد یوسف کے مطابق اس چک میں میو برادری کے 727 ووٹ ہیں، آپس کا بھائی چارہ قابل تعریف نہیں۔ گاؤں میں سب سے بڑا مسئلہ پینے کے پانی کا ہے 700 فٹ بور کیا جائے تو میٹھا پانی میسر آتا ہے ورنہ کھارا پانی ہی پینا پڑتا ہے۔ گاؤں میں سب سے زیادہ گھر ڈھنگل، دوسرے نمبر پر سینگل، تیسرے نمبر پر چھرکلوت گوت کے ہیں اور چند گھر باگھوڑیا گوت کے بھی ہیں۔ 5 چک کی برادری کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے۔ نہر کے پانی کی کمی کے باعث زمیندار اکثر پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔

چک 62/9 ایم بی

اس چک کی مکمل آبادی میو برادری کی ہے۔ قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 87، صوبائی حلقہ پی پی 83 اور یونین کونسل 63 ایم بی میں شامل چار مربعہ رقبہ پر مشتمل 9 چک میں ٹوٹل 600 گھر ہیں، 3000 سے زائد میو ووٹوں والے اس گاؤں کی تعلیمی صورتحال قابل تشویش نہیں لیکن آپس کا بھائی چارہ کچھ خاص نہیں۔ ڈاکٹر شکیل میو کے مطابق بک فاؤنڈیشن کے سابق سیکرٹری محمد اسلم راؤ، اسلام آباد بار کے سابق سیکرٹری عمران شوکت ایڈووکیٹ، ایڈیشنل ڈائریکٹر مائی گریشن راؤ کامران شوکت اور ڈپٹی ڈائریکٹر نادرا راؤ امجد میو کا تعلق بھی اسی گاؤں سے ہے لیکن وہ عرصہ دراز سے اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ اس چک میں ایک میو ایم بی بی ایس ڈاکٹر 2 ٹیچر، 3 پولیس، دو دو اٹامک، ریسکیو اور ریونیو میں ہیں، ایک وکیل اور دو ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی ہیں۔ ڈیمروت پال کے اس گاؤں میں چند گھر ہی شاہ جی اور باگھوڑیاؤں کے ہیں صرف ایک گھر لوہار برادری کا ہے اور وہ بھی میو ہی سمجھے جاتے ہیں۔ 9 چک سے عمران شوکت راؤ ناظم، راؤ قمرالدین اور اس کا بیٹا فہد قمر وائس چیئر مین رہ چکے ہیں۔

چک 63/10 ایم بی

63 ایم بی انڈین میوات کے 86 گاؤں کے لوگوں پر مشتمل ضلع خوشاب میں میو برادری کا سب سے بڑا گاؤں ہے یہاں کم وپیش ایک ہزار (ٹوٹل) میو برادری کے گھر ہیں صرف ایک گھر ہی لوہار برادری کا ہے۔ ماہنامہ صدائے میو کے نمائندہ عبدالوحید میو کے مطابق 63 ایم بی میں 7 میو بچے بچیاں ایم بی بی ایس ڈاکٹر، 5 وکیل، 10 ٹیچر، 6 واپڈا، 9 پولیس میں اور پورے ضلع کے واحد میو بیرسٹر بابر میو (برطانیہ) اور میو پٹواری کلام الدین کا تعلق بھی اسی گاؤں سے ہے۔ 1200 ایکٹر پر مشتمل یہ گاؤں جوہر آباد سے ڈیڑھ کلومیٹر اور خوشاب سے 7 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے اس گاؤں کے لوگ اسلام آباد میں سب سے زیادہ اور بڑے پیمانے پر دودھ کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ تعلیمی اعتبار سے بہتری کی طرف گامزن اس گاؤں میں گرلز اور بوائز

حافظ سلمان طارق میو

ہائی سکولز کے ساتھ ساتھ حمزہ پبلک ہائی سکول اور مریم پبلک سکول بھی میو برادری کے لوگوں کے ہی ہیں۔ سیاست کی بات کی جائے تو اس گاؤں سے چوہدری نور محمد میو چیئر مین، وائس چیئر مین، حاجی محمود میو نائب ناظم، راؤ شہباز خاں نائب ناظم، اسپیکر تحصیل اسمبلی، دو بار ڈسٹرکٹ بار کے جنرل سیکرٹری اور نائب صدر اور چوہدری عمران میو ایڈووکیٹ بار کے فنانس سیکرٹری رہے جبکہ محترمہ شازیہ کوثر میو نے صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی پڑا۔ اس چک کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ گاؤں میں پانچ مساجد ہیں لیکن جمعہ کی نماز ایک ہی جامع مسجد میں ادا کی جاتی ہے اور اسی گاؤں کے مولانا محمد شریف کے ایک بیٹے کے سوا تمام بچے اور بچیاں عالم دین ہیں اور جوہر آباد میں مفتی محمود مرکز کا انچارج مولانا ناصر کا تعلق بھی اسی گاؤں سے ہے۔ جوہر آباد میں مشہور موٹر سائیکل شورومز، پینٹ، کلاتھ، ٹیلر، الیکٹرک سٹورز، آٹوز، ملک شاپ کا کاروبار کرنے والے اور ضلع کچہری میں اسٹام پروش باپ بیٹوں کا تعلق بھی 10 چک سے ہی ہے۔ چک کے نواح میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم، یوسف کالونی، ڈیرہ یٰسین، ڈیرہ لطیف، حاضر کالونی، شبیر کالونی وغیرہ میں بھی بڑی تعداد میں میو آباد ہیں۔ اس گاؤں میں سب سے زیادہ ڈیمروت اس کے بعد چھرکلوت، پاہٹ، دولوت، ڈھنگل، سینگل اور باگھوڑیا گوت کی آبادی ہے۔ یہاں کی اکثریت زمیندارہ سے وابستہ ہے۔ سب ہی لوگ اپنی مادری زبان بولتے ہیں۔ میو برادری کی سب سے بڑی اس آبادی کا مین مسئلہ یہ ہے کہ گیس کی لائن اس کے بالکل قریب سے گزرتی ہے مگر سیاستدانوں کے بار بار کے وعدوں کے باوجود آج تک گیس کی سہولت نہ مل سکی اور آدھے گاؤں میں پینے کا پانی بھی کھارہ ہے جو کہ سب کیلئے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس چک میں میو برادری کے پانچ ہزار سے زائد ووٹ ہیں لیکن الیکشن میں اپنی طاقت کا لوہا منوانے کی بجائے گروپوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔

چک 52/13 ایم بی

جوہر آباد سے 5 اور خوشاب سے 12 کلومیٹر کے فاصلے پر مظفر گڑھ روڈ پر واقع اس چک میں میو برادری کے کم وپیش 500 گھر ہیں۔ تعلیمی اعتبار سے پسماندہ اس گاؤں کے 80% لوگ بیروزگار ہیں۔ سید نجم الحسن شاہ کے مطابق قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 88، صوبائی حلقہ پی پی 83 اور یونین کونسل 18/51 ایم بی میں شامل اس چک کے کل ووٹ 2400 ہیں جن میں 900 ووٹ میو برادری کے ہیں۔ آپس کا بھائی چارہ مناسب ہے زیادہ اختلافات نہیں، گاؤں میں پاسبان گرائمر سکول (نجم الحسن) اور مثالی گرائمر سکول (عامر حمید) میو برادری کے لوگوں کے پرائیویٹ سکول ہیں۔ میولی، چھرکلوت، ڈھنگل، دیڑوال اور باگھوڑیا گوت کے اس گاؤں میں دیسی، کشمیری، بلوچ، آرائیں اور گھنجیرہ برادری کے لوگ بھی آباد ہیں

چک 39/15 ایم بی

13 چک کے بعد مظفر گڑھ روڈ پر ہی واقع جوہر آباد سے 20 اور خوشاب سے 27 کلومیٹر کی دوری پر واقع اس چک کی 150 گھروں کی ٹوٹل آبادی میو برادری پر مشتمل ہے۔ قابل تحسین میو سٹوڈنٹ ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر ابرار میو ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور مختلف اداروں میں تین سرکاری اور کچھ پرائیویٹ کمپنیوں میں ملازم ہیں۔ گاؤں کی اکثریت زراعت سے وابستہ ہے۔ چوہدری سبحان خاں ممبر کے مطابق گاؤں کی تعلیمی صورتحال بہتر ہے، گاؤں میں گرلز اور بوائے ایلمنٹری سکول ہیں، آپس کے تعلقات بھی بہتر ہیں۔ گاؤں میں سب سے زیادہ

صوبیدار محمد یوسف میو — سیّد نجم الحسن شاہ — سبحان خاں میو ممبر

ڈھنگل اس کے بعد دیڑوال، باگھوڑیا، دولوت، سینگل اور نیائی گوت کے لوگ آباد ہیں۔ قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 88، صوبائی حلقہ پی پی 83 اور یونین کونسل 19/50 ایم بی میں شامل 15 چک کے 1100 ووٹ ہیں جو کہ سارے ہی میو برادری کے ہیں۔ یہ گاؤں ابھی تک بنیادی سہولتوں سے محروم ہے

تحصیل قائد آباد اور تحصیل نور پور تھل!

خوشاب کی تحصیل قائد آباد کا چک 1-T.D.A مکمل میو آبادی پر مشتمل ہے۔ یہاں کی تعلیمی اور معاشی صورتحال بھی مایوس کن نہیں۔ تحصیل نور پور تھل کے چک 42-D.B میں بیس فیصد اور چک 52-D.B میں 40 فیصد آبادی میو برادری کی ہے چونکہ صدائے میو کی ٹیم کوشش کے باجود ابھی تک قائد آباد اور نور پور تھل کے ان چکوک کا دورہ نہیں کرسکی اس لئے یہاں کون کونسی گوت کے لوگ آباد ہیں اور ان کے مسائل کیا ہیں اس بارے میں کوئی حتمی رائے نہیں دی جاسکتی۔ مختصراً جو لکھا گیا ہے یہ بھی عبدالوحید میو کی معلومات کا نتیجہ ہے جنہوں نے پورے ضلع خوشاب کی میو برادری کی صورتحال پر تفصیل سے لکھ کر پاس رکھا ہوا ہے۔

خوشاب کی برادری کے جتنے بھی مسائل ہیں اس کی وجہ وہ خود ہیں کیونکہ سب ہی چکوک میں آپس کا میل جول تو رہتا ہے لیکن الیکشن میں ایک ہوکر اپنے مطالبات منوانے کی بجائے الگ الگ گروپوں میں بٹ کر سیاستدانوں کو کچھ نہ کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں خاص طور پر میو برادری کے سب بڑے گاؤں 63 ایم بی کی برادری چاہے تو اپنا ہر مطالبہ تسلیم کرواسکتی ہے لیکن اجتماعی مفاد کیلئے ایک دوسرے کو برداشت کرنا ضروری ہے۔ ضلع خوشاب میں کسی وقت آغا خاں میو، عبدالوحید میو، مرحوم محمد اسلام اور دیگر کی وجہ سے میو اتحاد کا وجود موجود تھا لیکن اب یہاں ''صدائے میو'' کے علاوہ ملک بھر کی برادری سے آگاہی کا کوئی ذریعہ نہیں اور مقامی سطح پر بھی ایسا کوئی سسٹم نہیں جس کے ذریعے کسی کے مسئلے کیلئے قوم کو متحد کیا جاسکے۔

صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو جوہر آباد شہر اور چک 63 ایم بی، چک 62 ایم بی، 3 چک اور 13 چک کی معروف میو معززین سے ملاقات کرتے ہوئے

جوہر آباد میں سلیم الیکٹرک سٹور پر سلیم میو، امان اللہ میو اور میو موٹرز پر چوہدری عمران ایڈووکیٹ سے ملاقات

چک 52 ایم بی میں حاجی ایوب اور علی میو سے ملاقات

چک 15 میں سبحان خاں ممبر اور دیگر سے ملاقات

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے چیف ایگزیکٹو چوہدری ممتاز میو کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں نوجوانوں کے ہمراہ

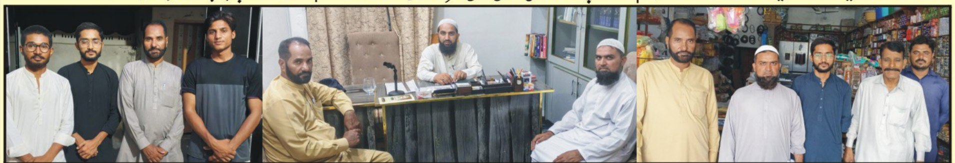

صدائے میو کے چیف ایڈیٹر چک 62 ایم بی، چک 63 ایم بی میں نوجوان میو وکلاء اور مفتی محمود مرکز جوہر آباد میں مولانا ناصر میو/مولانا اسلم سے ملاقات کرتے ہوئے

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

اللہ کرے بر گیڈیئر بابر صاحب کی خواہش پوری ہو، شگفتہ میو

محترم حافظ سلمان! ہم جب بچے تھے تو کبھی کبھی گھر میں بدو کی کالج کی باتیں سننے کو ملتی ہیں لیکن اب ہمارے بچے بڑے ہورہے ہیں مگر آج تک کالج بننے کی خوشخبری سننے کو نہیں ملی۔ جولائی کے شمارے میں انجمن اتحادو ترقی میوات کی الیکشن کمیٹی کے سربراہ بر گیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر صاحب کا انٹرویو پڑھا انہوں نے الیکشن کے طریقہ کار اور کالج کے حوالے سے جو باتیں کی ہیں وہ قابل توجہ ہیں۔ اللہ کرے کہ اُن کی جو خواہش ہے ہمیں ''صدائے میو'' کے ذریعے ہی اپنی زندگی میں اس کی تکمیل کی خبر بھی مل جائے۔

آپکی بہن، شگفتہ وسیم میو (پرانا کاہنہ) لاہور

شگفتہ بہن! بر گیڈیئر صاحب یقیناً انجمن کے الیکشن اور کالج کی تعمیر کے معاملے میں بہت سنجیدہ ہیں لیکن دونوں راستے پل صراط کی مانند ہیں اور ہم بر گیڈیئر صاحب کی اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ یہ آخری موقع ہے اگر اس بار بھی کالج کے معاملے کا کوئی حل نہ نکلا تو پھر ہمیں اس پر فاتحہ پڑھ لینی چاہئے۔

تربیتی کنونشن کی ویڈیو دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی، محمد سرور میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! میں دبئی میں ہونے کی وجہ سے مری میں ہونیوالے تربیتی کنونشن کا حصہ تو نہ بن سکا لیکن میں سوشل میڈیا پر تمام مقررین کے لیکچر سُنے تو انتہائی خوشی ہوئی کسی بھی بھائی نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو اجتماعی مفاد میں نہ ہو۔ حالات اور مسائل کے تناظر میں جتنی بھی باتیں کی گئیں سبھی قابل تقلید اور لائق تحسین تھیں۔ برادری کی باقی تنظیموں کو بھی صدائے میو فورم کی طرح تربیتی پروگرامز کرنے چاہئیں۔

آپکا بھائی، محمد سرور میو (حال دبئی) سیالکوٹ

سرور بھائی! ہماری کوشش کو سرہانے کا شکریہ۔ الحمد اللہ ہم ایسا کوئی بھی پروگرام نہیں کرتے جس کا مقصد کسی کو نیچا دکھانا یا انفرادی فائدے کا ہو اسی لئے ہر جگہ وہی باتیں کی جاتی ہیں جو قوم کے مفاد میں ہوتی ہیں۔

میو بچیوں کے قتل پر قوم کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے، آمنہ آصف

محترم حافظ سلمان بھائی! ہمارے گھر صدائے میو تو بہت عرصہ سے آرہا ہے جس پر ہم بہنیں بھی سرسری نظر ڈال لیتی ہیں۔ گذشتہ زمارے میں قوم کی تین بچیوں کے قتل کی خبر سے زیادہ اس بات پر افسوس ہوا کہ چلو سسرار میں مبینہ طور پر قتل ہونے والی باتوں میں تو تضاد ہوسکتا ہے لیکن کنگرہ موڑ کے ہسپتال میں جس بچی کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا اس پر پوری قوم خاص طور پر میو تنظیموں کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے۔ ہماری سمجھ میں تو یہ نہیں آتا کہ ڈھیر ساری تنظیمیں بنی کس لئے ہوئی ہیں ہمیں تو انکا ایسا کوئی کام بھی نظر آتا جس پر خوشی کا اظہار کیا جاسکے۔

آپ کی بہن، آمنہ آصف (ہنجرائے کلاں) پتوکی

آمنہ بہن! ہر ماہ ایسے ایسے واقعات ہورہے ہیں جنہیں شرمندگی کے باعث اخبار میں شائع بھی نہیں کرسکتے۔ باقی رہی تنظیموں کی بات تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے انکا کام اچھل کود کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سوشل میڈیا پر پوسٹ چلا کر سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے بس اتنی سے کہانی ہے۔

برادری میں الیکشن فائدے کا باعث نہیں ہوسکتا، عبید اللہ

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! آج کل سوشل میڈیا پر انجمن اتحادو ترقی میوات کے الیکشن کا بہت چرچا اور کچھ لوگ بغیر فیس لئے دھڑا دھڑ ممبر بنارہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے امیدوار برادری کی خدمت یا کالج کی تعمیر کیلئے ذاتی چوہدراہٹ کیلئے الیکشن لڑرہے ہیں ویسے بھی برادری کی کسی بھی تنظیم میں الیکشن فائدے کا باعث بننے کی بجائے اختلافات اور گروپ بندی کو جنم دیتے ہیں۔ انتخاب ووٹنگ سے نہیں رائے سے ہونا چاہئے۔ آپ دیکھ لینا الیکشن کے بعد جو کھینچا تانی ہوگی وہی کالج کی تعمیر میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوگی۔

منجانب، عبد اللہ میو (نشاط کالونی) لاہور

عبید اللہ بھائی! آپ کی بات میں دم ہے برادریوں میں الیکشن نے باہم مشاورت سے سلیکشن کی جاتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انجمن اتحادو ترقی میوات میں آج تک سوائے الیکشن کے کچھ بھی نہ ہوسکا۔ اللہ کرے کہ اس بار جیتنے والے امیدوار چوہدری بننے کی بجائے قوم کے خادم بن کر سامنے آئیں۔

گوجرانوالہ بورڈ کا میو طلبہ کنونشن کب ہوگا۔ محمد یوسف میو

محترم حافظ بھائی! ماشاء اللہ آپ لوگ بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ صدائے میو کی طرف سے میو طلباء کی حوصلہ افزائی کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔ میری بیٹی نے اس بار میٹرک کا امتحان دیا ہے امید ہے وہ بورڈ میں پوزیشن نہیں تو کم ازکم برادری کا ایوارڈ ضرور جیتے گی اسی لئے پوچھنا چاہتا ہوں کی نارووال میں گوجرانوالہ بورڈ کا جو میو طلبہ کنونشن کا پروگرام ہوتا ہے وہ کس تاریخ کو ہوگا برائے مہربانی اس بارے میں ضرور بتائیں۔ شکریہ

آپکا بھائی، محمد یوسف میو (سراج) نارووال

یوسف بھائی! ہماری کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنے کا شکریہ۔ بھائی! ستمبر میں لاہور بورڈ، اکتوبر میں گوجرانوالہ بورڈ اور نومبر میں جنوبی پنجاب کے پروگرامز ہونگے۔ تاریخوں کا اعلان جلد کردیا جائے گا۔

میو تاریخ

راسینہ

بڑی میوات میں راسینہ ایک بہت مشہور اور تاریخی گاؤں ہے جو دراصل کشواہہ نسل میوؤں کی ڈھنگل پال کے پابھ کا گاؤں ہے جو ہمیشہ سے بہادر گاؤں تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ یہ گاؤں بھونڈسی کے نزدیک اراوَلی بر پت کے نزدیک واقع ہے۔ 1857 میں یہاں کے میوؤں نے بڑی ہمت اور بہادری سے انگریزی فوج کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک افسر کو جان سے ماردیا تھا اور انگریزی گوروں کو پکڑ کر اُن کو گھاٹے میں جوڑ کر کانٹوں کی باڑ گھوائی تھی۔ 1857ء کی جنگ آزادی کی پہلی لڑائی اسی مقام پر ہوئی اس کے بعد نوح میں ہوئی۔ گوڑ گاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹر میں راسینہ میں میوؤں کے پسپا ہونے کا ذکر کیا ہے کیونکہ انگریزی افسروں نے یہاں قتل عام کروایا اور امن بحال ہونے کے بعد اس موضع کی زین بحق سرکار ضبط کرکے اُسے بھونڈسی کے انگریز پرست راجپوت اور سوہنہ کی کائستھ برادری کو انعام میں دے دیا تھا۔ بعد میں یہی زمین بادشاہ پور کے مشہور سیٹھ لالہ نانگ رام نے راجپوتوں سے 12 ہزار میں رہن لے لی تھی جو اُن کے پاس ساٹھ ستر سال تک رہی مگر جب سر چھوٹو رام آنجہانی نے قانون اور اراضیات رہن بنا کر لاگو کیا تو یہ زمین لالہ جی کے پاس سے نکل گئی۔ راسینہ کے میو اس زمین کو بطور مزارعہ کاشت کرتے تھے۔ 1947ء میں راسینہ کے لوگ پاکستان ہجرت کرگئے۔ راسینہ میں 1957ء کی جنگ آزادی کے حالات بیان کرتے ہوئے میو شاعر نے کہا:۔

بَنگلہ میں من نا لگے سونی دِیکھاں سیج
راسینہ کا گور میں دیکھا ہِنا سیس انگریج

میواتی ثقافت

دلہا کا پہلا پہلا سلام!

پھوپی کا نیگ ادا ہوا تو اب دلہا اپنے پلنگ پر کھڑا ہو کر حاضر عورتوں کو سر جھکا کر سلام کرتا ہے۔ اس موقع پر سب سے پہلے اُس کی ماں اُس کو سلام کے جواب میں اپنا ممتا بھرا پیار پیش کرتی ہے۔ اپنے ہاتھ اس کے کاندھوں پر پھیر کر اپنی محبت کا اظہار کرتی ہے اور اس کی سلامی کا روپیہ دیتی ہے۔ اس موقع پر نائی نے اپنی چادر پلنگ پر پھیلائی ہوتی ہے۔ نوسہ کی ماں اس میں سلامی کا نیگ ڈالتی ہے جو روپیہ یا دو روپیہ جیسی بھی اس کی حیثیت ہے ہوتا ہے۔ پھر دادی، پھوپی، کاکی، تائی، مامی، بہنیں، بھابیاں اور دوسری عورتیں یہ رسم ادا کرتی ہیں اور نیگ نائی کا نیگ چادر میں ڈالتی جاتی ہیں نوسہ صرف ایک بار ہی سلام کو کھڑا ہوتا ہے پھر وہ بڑے اطمنان سے بیٹھے بیٹھے ہی سلامی وصول کرتا ہے۔ اس موقع پر گاؤں کا باہمن بھی چار پائی / پلنگ کے ایک کونے پر بہی لے کر بیٹھا ہوتا ہے۔ جو عورت آتی ہے سلامی ادا کرتی ہے۔ اس کا شوہر کا نام باہمن بہی میں لکھ کر اُس کی سلامی کی رقم اُس کے سامنے لکھتا ہے۔ باہمن کا کپڑا ابھی اسی چار پائی پر بچھا ہوتا ہے۔ سلامی دینے والی ہر عورت جو نیگ نائی کو دیتی ہے وہی رقم باہمن کو بھی دیتی ہے اور پھر وہ دلہا کی مٹھی یا رومال میں رکھی ہوئی رقم گنتا ہے۔ یقیناً یہ رقم اُس کی میزان کی ہوئی رقم کے برابر ہوتی ہے۔ وہ یہ ساری رقم دلہا کی ماں کو دیتا ہے ایک نیگ سنبھال کر اپنے قبضے میں لے لیتا ہے۔ یہ کھیل ختم ہوتے ہی نوسہ کو کوئی میٹھی چیز کھانے کو دی جاتی ہے، باراتیوں کی ملی جلی آوازیں گونج رہی ہوتی ہیں اور کچھ دیر بعد ہی بارات کی روانگی کا اعلان ہوتا ہے۔

بزمِ ادب

بٹوارو!

ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

انگریج کا کہنا پہ جب دیس کو بٹوارو ہو یو
گلی گلی میں خون بہو ہو دیس کو ہر مانس رویو
چار چو فیرے بھگدڑ مچ گی دیس کا یا بٹوارہ میں
کتنی خلقت کٹ کٹ مرگی دیس کا یا بٹوارہ میں
جانے کیسی نفرت پھیلی سب آپس میں بٹ گا ہا
پریم پیت سُو رہون والا دین دھرم پے کٹ گا ہا
بٹوارہ میں کٹ کے مرگا چاچا، چاچی، تائی سب
کیں نہ رووان جن کا مرگا بھائی، باہن، مائی سب
ہر اِک دین سُو کتنا مانس چھین لیا بٹوارہ نے
اپنا اپنا دین پہ کتنا جین دیا بٹوارہ نے
جن کا گھر میں آدھا مانس بٹوارہ میں کٹ گا ہا
اپنا اپنا دین پہ وہ بھی سینو تان کے ڈٹ گا ہا
پریم پریت کا دشمن ہا وہ جن نے دھرتی بانٹی ہی
آج بھی ہم نے لوٹ کے کھاواں جن نے دھرتی بانٹی ہی
اُن کے ساتھ یا لُوٹ میں شامل فادر، پنڈت، قاضی بھی
لوٹ میں اُن سُو پیچھے نہ ہاں حاکم، منصف، غازی بھی

کیسو بکھت آگو؟

احمد فہیم میو (لاہور)

ہارا گُو ای کون بتاوے کیسے جیتو جاوے ہے
ہیں تو دنیا گر جن کی جو مرا گوش اے کھاوے ہے
دور پرے کی بات جے ہوئے تو دل اے سمجھا لیواں
ہیں تو بھائی مار کے بھائی اپنو تنت بناوے ہے
میوون میں ای بات بری اے حسد کراہاں نہ جاناں
اک دوجا اے دیکھ جلٰے جو اُو پیچھے رہ جاوے ہے
قابلیت کی کہا چلے ہیں رشوت اور سفارش ہے
جو دے دیوے نوٹ بڈا بڈا وہی ترقی پاوے ہے
میو کی حالت دیکھ کے واڑی سوں چبھ ری اے دل میں
اے پرای مورکھ ہے پھر بِی سُو دی گیل نہ جاوے ہے
تیری کہا اوکھات، یہ احمد تیری بات نہ مانن گا
واکے آگے بنتی کر جو دنیا اے سمجھاوے ہے

غزل

ریاض رومانی میو (مرحوم)

خواب آجائیں گے میری دسترس میں دیکھنا
سیکھ لوں گا یہ ہنر بھی کچھ برس میں دیکھنا
جان لینا دشت سے مہمان آیا ہے کوئی
پھر وہی وحشت اگر تارِ نفس میں دیکھنا
یہ علامت ہے کہ تم بھی ظلم کی بیعت میں ہو
پھڑ پھڑاتے پنچھیوں کو یوں قفس میں دیکھنا
کب تلک یہ دل ہمیں بھٹکائے گا رستے سے یوں
کر ہی لیں گے اس کو اک دن اپنے بس میں دیکھنا
اتنی جلدی کب بھلا ظاہر ہوا کرتا ہے یہ
اس برس کا عکس تم اگلے برس میں دیکھنا
اک جھلک دیکھئے پر یہ دیوانگی اچھی نہیں
ہو سکے تو اُس کو اُس کے پیش وپش میں دیکھنا

غزل

اسد اللہ ارشد میو (لاہور)

خزاں رسیدہ چمن کو سنوارنا ہوگا
وطن کی مٹی کا قرض اُتارنا ہوگا
ہوں جس کے دم سے زمانے کی مشکلیں آسان
ہمیں اے دوستو وہ رُوپ دھارنا ہوگا
نظامِ کُہنا نے نفرت کے بیج بوئے ہیں
نیا نظامِ اخوت اُبھارنا ہوگا
اندھیری رات سے آگے نیا سویرا ہے
یہ وقت مل کے سبھی کو گزارنا ہوگا
رِیا کا ناگ مُروّت کو ڈس رہا ہے یہاں
خود اپنے ہاتھ سے یہ سانپ مارنا ہوگا

غزل

کلیم خاں کلیم میو ایڈووکیٹ

اس قدر وحشت زدہ ہیں گھر کی ویرانی سے ہم
دیکھتے ہیں اپنے سائے کو بھی حیرانی سے ہم
ایک ہی ضد ہے کہ کوئے یار میں ڈیرہ رہے
تنگ آئے ہیں بہت اس دل کی من مانی سے ہم
کیوں ہماری خامشی پر اس قدر خوش ہے عدو
ہارنے والے نہیں ہیں اتنی آسانی سے ہم
دیکھ کر احباب جس کو دل پکڑ کر رہ گئے
روز کرتے ہیں وضو اس آنکھ کے پانی سے ہم

عشقِ توحید

ڈاکٹر آصفہ عالم میو (لاہور)

دل میرا ذات واحد کا ارادہ رکھتا ہے
ہر پل اُسی کی رضا کا تقاضہ رکھتا ہے
دنیا پلٹ جائے تو بھی نہ بدلے کبھی
وفا کی راہ میں جو فنا کا ارادہ رکھتا ہے
گِر کر بکھر جانا مقدر ہے ہم جیسوں کا
اُٹھ کے پھر چلنے کا حوصلہ سدا رکھتا ہے
لاکھ جفائیں سہہ کر بھی شکوہ نہ کریں لب
خاموشی میں بھی صبر کا پتہ رکھتا ہے
مانگے بغیر جو دے دے وہی تو رب ہے
بند آنکھوں میں بھی خواب سجانے کا ارادہ رکھتا ہے

شبِ یار!

خالد حسین رضا میو (پیر محل)

شبِ ہجر تنہائی میں روتا ہوں اکثر
تصویر تیری گلے سے لگاتا ہوں اکثر
معلوم تو نہیں ہے لوٹ کر آنے والا
امید کی شمعیں راہوں میں جلاتا ہوں اکثر
انتظار شوق ختم ہو نہ جائے کہیں
سوکھی ہوئی ٹہنی میں پھول سجاتا ہوں اکثر
گنگناتا ہوں کبھی بے نام خط لکھتا ہوں
کئی طریقوں سے دل اپنا بہلاتا ہوں اکثر
بلکتا ہوں روتا ہوں دوڑتا ہوں رضا
اپنی بربادی پہ آنسو بہاتا ہوں اکثر

HAM گروپ آف کمپنیز کی طرف سے
تمام اہل وطن کو
جشنِ آزادی مبارک
HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

جانوروں کی تمام ادویات، ویکسین اور پولٹری کی میڈیسن کا مرکز
الحافظ فارمیسی
برلب نہر کوٹ میناں روڈ کوٹرادھا کشن
پروپرائیٹر حافظ محمد انور میو
0321-7626056,0325-6163744

ایم کے گروپ آف کمپنیز پتوکی کی طرف سے
جشنِ آزادی مبارک
MK
MK GROUP OF COMPANIES
MK Developers
MK Traders
MK Petroleum Services
MK Bricks Corporation
MZ Textile Private Limited
MK Livestock and Dairy
CEO
MUDASSAR IQBAL KHAN
0300-4710361

گلہ روبی فین بلمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
جشنِ آزادی مبارک
الحاج غلام نبی خاں میو
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
0300-6401996